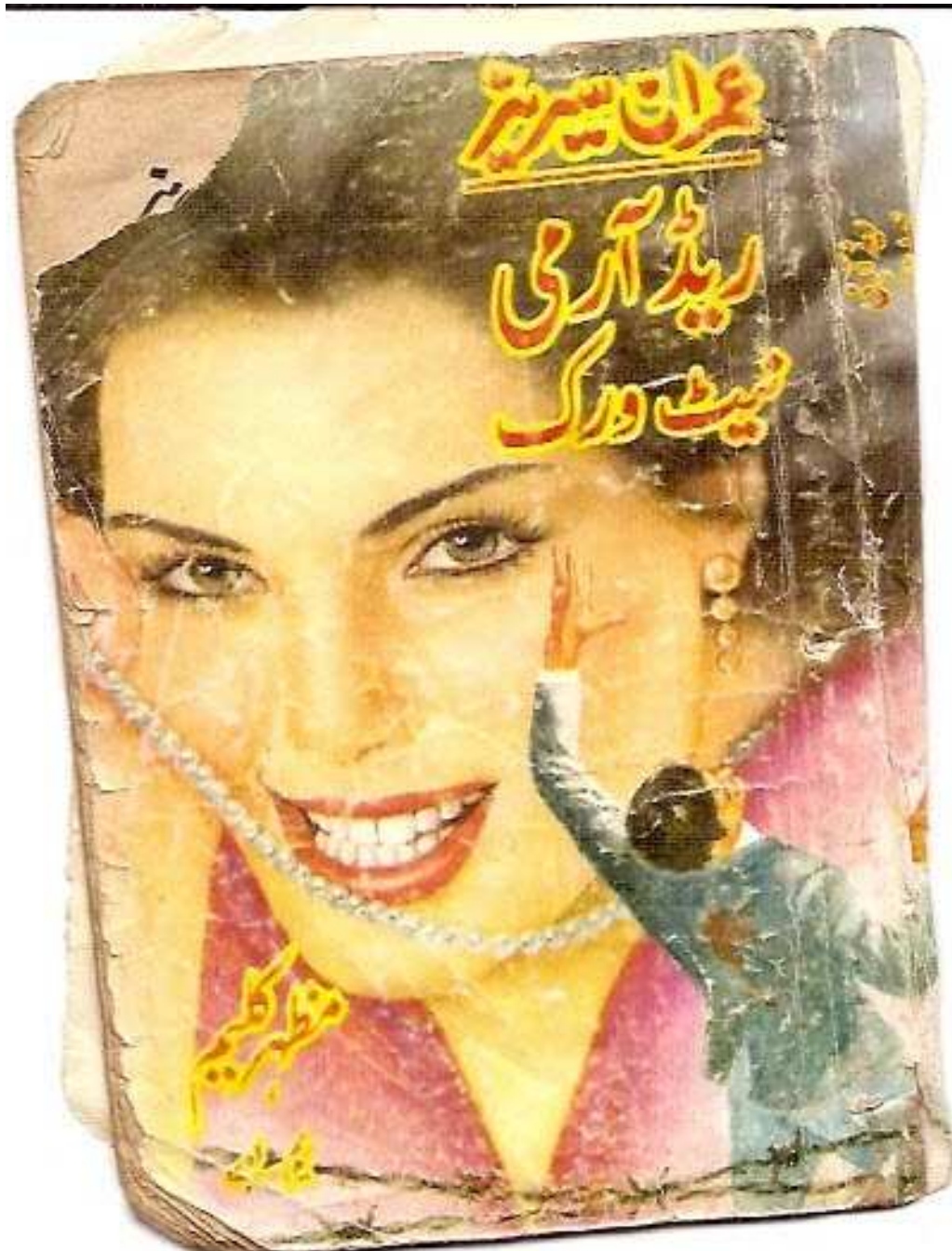




اس ناول کے تمام تمام نظام کردار واقعات اور پیش کردہ جو کچھ عقلی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اللہ ہی ہوگی جس کے لئے پیشتر مذکور مکتبہ پرنٹرز قلعی ذمہ دار نہیں ہوتے۔

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ ریڈ آری سے شروع ہونے والا سلسلہ اس ناول میں مزید گھر کر سلسلے آ رہا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس بار جس انداز میں جدوجہد کرنا پڑی ہے اس انداز میں انہیں پہلی بار اپنی بے بسی کا احساس ہو رہا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ سلسلہ آپ کو یقیناً ہر لحاظ سے پسند آئے گا۔ اپنی آراء سے ضرور مطلع کیجئے گا اللہ بہ حسب دستور اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ بھی کسی صورت کم نہیں ہیں۔

جیسا کہ ہم نے مضمون لکھتے ہیں۔ آپ کے ناول مجھے بے حد پسند ہیں۔ مجھے روحانیت کے موضوع سے بے حد دلچسپی ہے اس لئے آپ برائے کرم مجھے پہلی پتھی، پتنازم اور ایسے ہی دیگر علوم کی معیاری کتب کی فہرست ضرور بھجوائیں۔

محترم محمد رمضان صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ پہلی پتھی اور پتنازم روحانیت کے موضوع نہیں ہیں۔ یہ تو وہ علوم ہیں جنہیں "اکٹ سائنس" کہا جاتا ہے۔ روحانیت تو ان سے یکسر ہٹ کر ہے اور جہاں تک ان پر معیاری کتب کا تعلق ہے تو ایسے موضوعات پر تقریباً ہر زبان میں بے شمار کتب موجود ہیں لیکن ان میں سے معیاری اور غیر معیاری کا

ناشران۔۔۔۔۔ اشرف قریشی

یوسف قریشی

پرنٹر۔۔۔۔۔ محمد یونس

طابع۔۔۔۔۔ ندیم یونس پرنٹرز لاہور

قیمت۔۔۔۔۔ 50/- روپے



انتخاب تو آپ کی ان علوم پر موجود استعداد سے ہی ہو سکتا ہے کیونکہ جو آدمی ان علوم کو سیکھنے کی استعداد کرے گا اس کے لئے اچھائی کتب ہی معیاری ہوں گی جبکہ جو آدمی ان علوم میں کافی آگے بڑھ چکا ہو اس کے لئے یہ اچھائی کتب معیاری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے آپ اگر ان علوم کو واقعی سیکھنا چاہتے ہیں تو صرف کتابوں پر ہی اکتفا نہ کریں بلکہ کسی ماہر کو تلاش کر کے اس کی باقاعدہ شاگردی اختیار کریں اور پھر اپنے استاد کے مشورے سے کتب کا انتخاب کریں۔ امید ہے آپ سمجھ گئے ہوں گے اور آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

جہانیاں سے رفیق الرحمان بھٹی لکھتے ہیں۔ آپ کے ناول بے حد پسند ہیں اللہ سبحانہ سے ہمیں بے حد شکریہ ہے کہ وہ عمران کا بالکل خیال نہیں رکھتا۔ آپ عمران کی اماں بی سے کہہ کر اسے ذرا یوں پر لے آئیں کیونکہ اب وہ عمران کا باوجودی کم اور اس کا مالک زیادہ بن گیا ہے۔

محترم رفیق الرحمان بھٹی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے عمران کی اماں بی کے ذریعے سلیمان کو یوں کرانے کی تجویز پیش کی ہے تو محترم آپ کو تو معلوم ہے کہ سلیمان بھی عمران کے گھر میں ہی پلا بڑھا ہے اور عمران کی اماں بی عمران سے زیادہ سلیمان کی سائیڈ لپٹی ہیں اور سلیمان جب خالص دودھ کا گلاس اماں بی کو پیش کر دیتا ہے تو آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ اماں بی کے یوں کریں گی سلیمان کو یا عمران کو۔ اس لئے عمران کی بہتری اسی

محترم رانا محمد جمیل شہزاد صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے جس لکھن کا ذکر کیا ہے اس بار سے میں تفصیلی وضاحت کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ اس حصے کو دوبارہ غور سے پڑھیں گے تو آپ خود سمجھ جائیں گے کہ پروفیسر ٹرانس میں نہ آنے کے باوجود عمران کی ہدایات پر عمل کرتا ہے کیونکہ پروفیسر خود یہی چاہتا تھا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

ذریعہ اسماعیل خان سے نظام الدین قریشی لکھتے ہیں۔ آپ کا ناول "شودرمان" بے حد پسند آیا ہے لیکن ایک بات نے مجھے شدید لکھن

میں ہنسا کر رکھا ہے کہ آپ اور دیگر مصنفین بھی مکڑی کو یا اس کے جالے کو شیلان یا اس کی ذریات یا اس کی طاقت کی علامت کے طور پر قہر کرتے ہیں جبکہ مکڑی شریعت کی رو سے طلال ہے۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے۔

محترم نظام الدین قریشی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکر ہے۔ محترم آپ کی ہفتن ایک غلط فہمی کی وجہ سے ہے جس مکڑی کو طلال کہا گیا ہے وہ یہ جالے والی مکڑی نہیں ہوتی بلکہ اسے اردو میں ٹڈی کہتے ہیں جو اڑنے والی ہوتی ہے۔ آپ نے ٹڈی دل تو سنا ہوگا۔ جو مکڑی یا ٹڈی سبزہ کھاتی ہے وہ مکڑی طلال ہوتی ہے اور اسے جھینگے کے انداز میں تیار کر کے تل کر کھایا جاتا ہے جبکہ جالے والی مکڑی ٹڈی نہیں ہوتی اور نہ ہی طلال ہوتی ہے۔ امید ہے آپ کی ہفتن دور ہو گئی ہوگی اور آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام
مظہر کلیم ایم اے

عمران اور اس کے ساتھی کپڑے بھرے پر کرشل ہوش کے مہمانوں کے طور پر موجود تھے لیکن کرشل ہوش نے مشین دوم انچارج میجر ہنری کے ذریعے سازش کرتے ہوئے انہیں مخصوص درجے سے بے ہوش کر دیا تھا تاکہ دوسرے روز کرشل ہوش کے کپڑے آنے پر وہ ان کا خاتمہ کر سکے لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہوش آ گیا تھا اور عمران نے دروازے سے باہر موجود ریڈ آرمی کے دو سپرے داروں کی موجودگی محسوس کر لی تھی سہجائی وہ ٹائیگر کو بھراوے کر بیرونی دروازے کی طرف پڑھا تاکہ ان دونوں کو اندر گھسیٹ کر ان سے تفصیلی معلومات حاصل کی جاسکیں اور پھر ان معلومات کی بنیاد پر وہ آئندہ کالانچ عمل طے کر سکیں۔ عمران اور ٹائیگر کھلے دروازے کے قریب جا کر رک گئے۔ عمران نے ایک نظر ٹائیگر کی طرف دیکھا اور دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے باہر آ گیا۔ ساتیہ پر دو پانچانی

سپاہی عمارت کی دیوار سے پشت لگائے کھڑے تھے۔ ان میں سے ایک سگریٹ پی رہا تھا۔ عمران کے اچانک اچھل کر باہر نکلنے پر آہٹ سنائی دی تو دونوں نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس آدمی کے منہ سے سگریٹ نکل کر نیچے گر گیا۔ اسی لمحے ٹائیگر بھی باہر آ گیا اور پھر حیرت سے بت بنے کھڑے ان دونوں سپاہیوں پر ان دونوں نے بیک وقت چھلانگیں لگا دیں۔ چند لمحوں بعد عمران اور ٹائیگر انہیں اٹھائے واپس اندر داخل ہو گئے۔ وہ دونوں بے ہوش ہو چکے تھے۔ عمران نے مڑ کر دروازہ بند کر کے اسے اندر سے باقاعدہ لاک کر دیا اور پھر انہیں اٹھائے وہ دوبارہ اس کمرے میں لے آئے۔

اسے کرسی پر بٹھا دو۔ عمران نے اپنے کاندھے پر موجود ایک آدمی کو کرسی پر بٹھاتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے دوسرے کو دوسری کرسی پر بٹھا دیا جبکہ عمران کے ساتھی اب اٹھ کر کھڑے ہو چکے تھے۔

کڑکیوں سے پردے اتار کر انہیں باندھ دو۔ عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور ٹائیگر کڑکیوں کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی پردوں کی بنائی ہوئی رسیوں سے وہ ان دونوں کو رسیوں سے مضبوطی سے باندھ چکا تھا۔ عمران نے آگے بڑھ کر ایک آدمی کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو

عمران نے ہاتھ ہٹائے۔ چند لمحوں بعد اس آدمی نے آنکھیں کھول دیں اور پھر بوری طرح ہوش میں آئے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا لیکن پھر اس کا بھرہ حیرت اور خوف سے بگڑنا چلا گیا۔ شاید اب اسے احساس ہوا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی جو بے ہوش پڑے ہوئے تھے وہ سب ہوش میں آچکے تھے۔

کیا نام ہے جہاد۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔
مم۔ مم۔ میرا نام شیانگ ہے۔ اس آدمی نے جواب دیا۔
کیا تم کیپٹن فو پانچو کے ساتھ ہماری بے ہوشی چیک کرنے آئے تھے۔ عمران نے کہا۔

ہاں۔ لیکن تمہیں خود بخود ہوش کیسے آ گیا۔ شیانگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
ہنری کو کیسے اطلاع دی تھی کیپٹن نے ہماری بے ہوشی کے بارے میں۔ عمران نے اس کے سوال کو نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا۔

کیپٹن نے چیک کرنے کے بعد ہمیں کھڑے ہو کر کہہ دیا تھا اور پھر ہم باہر آ گئے۔ میں نے کیپٹن سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ ہنری نے اسے فرانسیسیز کال پر بتایا تھا کہ وہ یہاں بولے گا تو اس کی آواز وہ مشین دوم میں سن لے گا اور وہ یہاں کا منظر بھی دیکھ رہا ہو گا۔ شیانگ نے جواب دیا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ ٹائیگر کرسیوں کو چیک کر دیکھیں کوئی ڈکنا فون لگایا گیا ہے۔" عمران نے کہا تو ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے ہائی کرسیوں کی طرف بڑھ گیا جبکہ اس بار صفدر نے بھی اس کا ساتھ دینا شروع کر دیا۔

"باس۔ یہ سہر ڈکنا فون ہے اور آن ہے۔" اچانک ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔ اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی ڈبیہ تھی جس پر چھوٹا سا بلب جل رہا تھا۔

"مجھے دو۔ میں اسے آف کر دوں۔" عمران نے کہا اور پھر ٹائیگر کے ہاتھ سے ڈبیہ لے کر اس نے ناٹن میں موجود بلیڈ کی مدد سے اس کے پچھلے حصے میں موجود ایک بیچ کھولا اور ڈسکن ہٹا کر اس نے ایک تار توڑ کر اسے آف کر دیا اور پھر یہ ڈبیہ اس نے ایک طرف پھینک دی اور پھر اس نے اس ہال کمرے کی دیواروں اور چھت کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس کی نظریں چھت کے درمیان موجود ایک گول لائٹ پر جم سی گئیں۔ وہ لائٹ آف تھی لیکن عمران اس کی مخصوص ساخت سے ہی کچھ گیا تھا کہ اس کے ذریعے مشین روم میں انہیں چیک کیا جاتا رہا ہو گا البتہ لائٹ آف دیکھ کر اسے اطمینان ہو گیا تھا کہ اس وقت چیکنگ نہیں کی جا رہی۔ شاید ہمزی کی تسلی ہو گئی تھی کہ اب وہ ہوش میں آئیں گے بھی یہی سب بھی ہے جس طرح کت ہی رہیں گے۔

صفدر ایک مشین گن مجھے دو۔ عمران نے صفدر سے کہا تو

صفدر ایک کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن تم نے تو کہا تھا کہ ان ساتھی ریز کی وجہ سے بارودی اسلحہ یہاں کام ہی نہیں کر سکتا۔ جو یا نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے درست کہا تھا۔" عمران نے جواب دیا۔ پھر تم مشین گن اس لائٹ پر کیسے فائر کرو گے۔ جو یا نے حیرت تجربے لے کر کہا۔

"فائر کے بغیر اسے توڑا جا سکتا ہے۔" عمران نے جواب دیا تو جو یا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اسی لمحے صفدر مشین گن اٹھائے واپس آگیا۔ عمران نے اس کے ہاتھ سے مشین گن لے لی۔ "کیپٹن شکیل کیا تم میرے گناہوں کا بوجھ اٹھا لو گے۔" عمران نے کیپٹن شکیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ آپ کے گناہوں سے آپ کی نیکیوں کا پڑا بھاری ہو گا۔" کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ آگے بڑھ کر عمران کے سامنے آکر دو بیٹھ گیا۔ ظاہر ہے وہ عمران کا مطلب سمجھ گیا تھا۔

"ارے ارے۔ میرا یہ مقصد تھا۔ میرا مقصد تھا کہ کیا تم کرسی پر کمرے ہو کر اس مشین گن سے یہ لائٹ توڑ سکو گے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

لیکن آپ کا فٹرو تو یہی بتا رہا تھا کہ آپ میرے کاندھوں پر چڑھ

کر اس لائٹ کو توڑنا چاہتے ہیں۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"وہ تو میں نے احتیاطاً پوچھ لیا تھا تاکہ پل صراط میں جہاد سے کاندھوں پر بیٹھ کر پار کر لوں۔" عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے حالانکہ پہلے عمران کا خیال واقعی یہی تھا کہ وہ کیپٹن شکیل کے کاندھوں پر چڑھ کر اس لائٹ کو توڑے گا لیکن پھر اچانک اسے خیال آگیا تھا کہ جب یہاں کرسی موجود ہے تو اسے استعمال کیا جا سکتا ہے اس لئے اس نے بات بنائی تھی۔ ٹائیگر نے ایک خالی کرسی لاکر وہاں رکھی اور پھر کیپٹن شکیل نے عمران کے ہاتھ سے مشین گن لی اور پھر کرسی پر چڑھ کر اس نے نال سے مشین گن پکڑی اور پوری قوت سے اس کا فولادی دستہ اس نے لائٹ پر مار دیا۔ جتنا کی تیز آواز کے ساتھ ہی لائٹ کا اندھا شیشہ ٹوٹا اور اس کی کرسیاں قائمیں پر کچھ گئیں۔ اندر ایک اندھے شیشے کا بینک مخصوص طاقت کا بلب موجود تھا۔

"اس بلب کو بھی توڑ دو۔" عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے دوسرا وار کیا اور بلب ٹوٹ گیا۔

"بس۔ اب ہم سکریں پر نظر آنے سے محفوظ ہو گئے ہیں۔" عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل کرسی سے نیچے ہٹ آیا۔ شیاگ خاموش بیٹھا یہ سب سچ ہوتا دیکھ رہا تھا۔

"ہاں تو مسٹر شیاگ اب بتا دو کہ مشین روم کی طرف راستہ کہاں سے جاتا ہے۔" عمران نے شیاگ سے مطالبہ ہو کر کہا۔

سیکوری سے۔ شیاگ نے جواب دیا۔

"اور یہ سیکوری کدھر ہے۔" عمران نے پوچھا۔ "میں سیکوری آفس کے اندر۔" شیاگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو شیاگ۔ تم اس کے زندہ ہو کہ تم نے اب تک سوالوں کے جواب درست دیئے ہیں لیکن اب تم اس انداز میں جواب دیتے گے جو جیسے یہاں جگت بازی کا مقابلہ ہو رہا ہو۔ یہ مشین گن کا دستہ جہادی کھوپڑی کے ٹکڑے بھی اڑا سکتا ہے۔ مجھے۔ اس نے واضح جواب دو۔" عمران نے پختہ انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"م۔ م۔ میں جواب تو دے رہا ہوں جناب۔" شیاگ نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"کھل کر بتاؤ کہ یہاں سے سیکوری آفس کس طرف ہے۔" کھتے فاصلے پر ہے۔ وہاں اس وقت کھتے افراد ڈیوٹی پر ہوں گے۔ اس کے علاوہ اور کھتے آدمی کہاں کہاں ڈیوٹی دے رہے ہیں اور یہاں کل کھتے آدمی ہیں۔ تفصیل سے جواب دو۔" عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا تو شیاگ نے اس بار واقعی سب کچھ تفصیل سے بتانا شروع کر دیا۔ اس نے جو کچھ بتایا اس کے مطابق سیکوری آفس میں ایک آدمی نائٹ ڈیوٹی پر موجود ہے۔ باہر آٹھ آدمی پہرہ دے رہے ہیں جبکہ تیس افراد وہاں سے کچھ دور ٹرانسمیٹر ٹاور کی تنصیبات پر پہرہ دے رہے ہیں۔

کیپٹن فو مانچو کہاں ہوگا۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔
"وہ تو بتاب اپنے کمرے میں سو رہا ہوگا۔۔۔۔۔ شیانگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا کمرہ کہاں ہے۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔
"بتاب سیکورٹی آفس سے شمال مشرق میں باقاعدہ کالونی بنی ہوئی ہے جہاں سب سیکورٹی کے لوگ رہتے ہیں۔ وہیں کیپٹن فو مانچو کا کمرہ ہے۔۔۔۔۔ شیانگ نے جواب دیا۔
"کیا تم کیپٹن فو مانچو سے کسی طرح یہاں سے رابطہ کر سکتے ہو۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔
"نہیں بتاب۔ سیکورٹی ٹیم ڈیوٹی آفیسر رابطہ کر سکتا ہے۔۔۔۔۔ شیانگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"مشین روم کا انچارج ہماری کہیں رہتا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"وہ نیچے منومہ علاقے میں رہتا ہے۔ وہاں ریڈ آرمی کا کوئی آدمی نہیں جاسکتا جب تک ہماری اجازت نہ دے وہ نہ کرنل جوش کا خاص آدمی ہے۔۔۔۔۔ شیانگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"ہماری سے رابطہ کیسے ہوتا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔
"وہ سیکورٹی آفس میں ٹرانسمیٹر پر خود کال کرتا ہے۔ جب اس نے کیپٹن فو مانچو سے بات کی تھی تو میں وہیں موجود تھا۔۔۔۔۔ شیانگ نے کہا۔

"کیا بات ہوئی تھی۔ تفصیل سے بتاؤ اور منوجو تک تم تعاون کر رہے ہو اس لئے میرا وعدہ کہ تم زندہ رہو گے۔۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو شیانگ نے بات چیت کی پوری تفصیل بتا دی کہ ہماری نے بتایا تھا کہ کرنل جوش کا حکم ہے کہ ان کے آنے تک پاکیشیائی ایجنٹوں کو بے ہوش کر دیا جائے اس لئے اس نے انہیں بے ہوش کر دیا۔ وہ انہیں چیک کر کے بتائے کہ کیا وہ واقعی بے ہوش ہوئے ہیں یا نہیں۔

"ہماری نے ہمارے ہاک ہونے کے بارے میں کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔۔۔ عمران نے دوسرے بتاتے ہوئے کہا۔
"نہیں۔ اس نے کہا تھا کہ کرنل جوش کے آنے پر انہیں ہوش میں لے لیا جائے گا۔۔۔۔۔ شیانگ نے کہا۔

"اسے ہف آف کر دو صفدر۔۔۔۔۔ عمران نے مڑ کر صفدر سے کہا تو شیانگ کے قریب موجود تھا اور خود باقی ساتھیوں کی طرف آگیا۔ اسی لمحے صفدر کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور شیانگ کے حلق سے ٹھنکے والی چیخ سے ہال گونج اٹھا۔ دوسری ضرب پر اس کی گردن ڈھلک گئی تھی۔

"منو۔ اب ہم نے یہاں بھرپور آپریشن کرنا ہے۔ ہم نے کرنل جوش کے آنے سے پہلے اس پورے جزیرے پر قبضہ کرنا ہے۔ خاص طور پر مشین روم اور ہماری پر۔ اس کے بعد ہم کرنل جوش کے ذریعے آسانی سے اینٹی مار کوٹھم ریز منگو کر واگ جزیرے کو اپن کر

کے اسے تباہ کر سکتے ہیں اور نہ نہیں۔۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن اس کے لئے تو یہاں موجود ریڈ آرمی کا خاتمہ کرنا پڑے گا اور اس طرح حکومت پاکیشیائی اور حکومت بھارت کے درمیان تعلقات خراب ہو جائیں گے اور پھر ہمارا مشن بھارتی ریڈ آرمی کے خلاف نہیں ہے بلکہ دونوں کے درمیان سیکشن کے خلاف ہے۔۔۔۔۔ جو یا نے بھی انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"جہاں بات درست ہے لیکن اس کارروائی کے بغیر ہم اپنا مشن مکمل کرنا تو ایک طرف اپنا تحفظ بھی نہ کر سکیں گے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ کوئی ایسا طریقہ نہیں ہو سکتا کہ ہم ریڈ آرمی کو ہلاک کرنے کی بجائے بے ہوش کر دیں اور پھر حکومت بھارت کے کسی اعلیٰ افسر کو یہاں بولا لیں اور ساری صورت حال اس کے سامنے رکھ دیں۔ مجھے یقین ہے کہ حکومت خود ہی داغی کے اس پریس سیکشن کا خاتمہ کر دے گی۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ایسا بھی ہو سکتا ہے لیکن حکومتوں کے کام خاصے سست رفتار ہوتے ہیں۔ وہ ہمارے کہنے پر یہاں بھاگے نہیں آئیں گے بلکہ پہلے اس کی تصدیق وغیرہ کے چکر میں پڑ جائیں گے اور اس وقت تک ڈونٹن کا ہیڈ کوارٹر یہاں کوئی بھی کارروائی کر سکتا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر تو ایکریکیا میں ہے اور یقیناً کرنل جوش نے انہیں اطلاع دے دی ہوگی کہ پاکیشیائی ایجنٹ پکڑے جا چکے ہیں۔۔۔۔۔ جو یا نے کہا۔

"ہاں۔ جہاں بات درست ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ ہم کرنل جوش کے آنے تک ایسے ہی یہاں پڑے رہیں اور کرنل جوش جب آئے تو اسے پریشان بنا لیں۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کرنل جوش کے آنے سے پہلے لا محالہ ہماری یہاں چینگ کرے گا اور جب اسے معلوم ہوگا کہ اس کا ڈکٹافون ناکارہ ہو چکا ہے اور چینگ بلب بھی تو پھر وہ کچھ جانتے گا کہ ہم نہ صرف ہوش میں آ چکے ہیں بلکہ ہم نے یہاں کنٹرول بھی کر لیا ہے۔ ایسی صورت میں وہ لا محالہ ریڈ آرمی کو ہم پر حملے کا حکم دے گا۔ اس وقت ہم یہاں بے بس چوہوں کی طرح بھٹس جائیں گے اس لئے بہتر یہی ہے کہ ڈائریکٹ آپریشن کرتے ہوئے ہم مشین روم میں گھس جائیں اور ہاں ہماری کو قتل کر کے وہاں کا کنٹرول سنبھال لیں اور ریڈ آرمی کو اس وقت تک معلوم ہی نہ ہونے دیں۔ ریڈ آرمی ہر صورت میں باہر رہ جائے گی۔۔۔۔۔ سمیر نے کہا۔

"لیکن پھر کرنل جوش یہاں نہیں آئے گا کیونکہ ریڈ آرمی اسے ساری صورت حال کی اطلاع دے دے گی اور کرنل جوش کے یہاں پہنچنے بغیر ہم اینٹی مار کوٹھم ریز حاصل نہ کر سکیں گے بلکہ ہو سکتا ہے کہ کرنل جوش اپنی چال چلے اور وہ ریڈ آرمی کے مزید دستے یہاں لے

آئے اور حکومت بایجان کو بھی اطلاع دے دے کہ پاکیشیائی ایجنٹ
کیڈو میں حکومت کی تنسیبات تباہ کرنے کے لئے موجود ہیں۔
عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”پھر ایسا ہے کہ ہم یہاں سے لائنیں حاصل کر کے پاکادو چلے
جائیں۔ پھر جو ہو گا اور جس طرح ہو گا پلان بنالیں گے۔“ جو یا
نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”ہمزی نے قہر ہے والیسی کا راستہ بند کر رکھا ہو گا۔“ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تو پھر اب تو کیا کیا جائے۔ عجیب گورکھ دھندے میں پھنس
گئے ہیں۔“ جو یا نے اٹھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”عمران صاحب یہاں کیپٹن فو ماچو اور اندر ہمزی دونوں کو گور
کر لیا جائے اور پھر آپ ان کی آواز میں کرنل جوشن کو تسلی دے دیں
تو پھر یقیناً ہمارا کام ہو سکتا ہے۔“ اس بار کیپٹن شکیل نے کہا۔
”جہاد مطلب ہے کہ کیپٹن فو ماچو کو انوار کے مشین دوم
میں لے جایا جائے لیکن ایسی صورت میں یہاں موجود ریڈ آرمی کو
کون سنبھالے گا۔ ہمارے پاس اول تو میک اپ باکس بھی نہیں
ہیں اور اگر ہوں بھی سبھی تو ہم میں سے کسی کا قہر قامت بچائیوں
بھیسا نہیں ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تو پھر آپ خود ہی اس کا کوئی حل سوچیں۔“ کیپٹن شکیل
نے کہا۔

”ہاں تم لیڈر ہو جو مرضی آئے کرو۔“ جو یا نے کہا۔

”تصور اگر کہے تو میں اس کا حل ابھی سوچ لیتا ہوں۔“ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں نے جہیں منع کیا ہے۔“ تصور نے اٹھلائے ہوئے لہجے
میں کہا۔

”واہ۔ پھر تو سارا مسئلہ خود ہی حل ہو گیا۔ صفدر چلو شروع ہو
جاؤ خطبہ نکال پڑھنے کے لئے۔“ گواہ بھی موجود ہیں اور۔“ عمران
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر ایک
طرف بٹا اور جو یا کا بازو ہوا میں ہی گھوم گیا۔ اگر عمران بروقت نہ
بٹ جاتا تو جو یا کا زور دار قہر لا سمالہ عمران کے ہرے پر پڑتا۔

”ارے ارے۔ ابھی تو آغاز بھی نہیں ہوا۔ تم نے انجام کی
روہر سل شروع کر دی ہے۔“ عمران نے دھمائی بھرے لہجے میں
کہا۔

”تم جیسے احمق نائنس آرمی کو تو گولی مار دینی چاہئے۔“ جو یا
نے غصے سے چیخے ہوئے کہا۔

”تصور کو کہہ دو۔ وہ ایسے نیک کاموں میں در نہیں کیا کرتا۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار اٹھ پڑے جبکہ
تصور کا ہر وہ وقت سے مسرت سے گلاب بنا ہوا تھا جب سے جو یا
نے عمران پر ہاتھ چلایا تھا۔

”عمران صاحب کیا ہم یہاں ایسی ہی باتیں کرتے رہیں گے۔“

صفدر نے شاید موضوع بدلنے کے لئے کہا۔

”تو اور کیا کریں۔ تم بتاؤ۔“ عمران نے بات اس پر ہی الٹ
دی۔

”میرا خیال ہے صورت حال اس قدر پیچیدہ ہو چکی ہے کہ عمران
صاحب کو کوئی واضح لائن آف ایکشن سمجھ نہیں آرہی۔“ کیپٹن
شکیل نے کہا۔

”جو یا کو آتی تھی لیکن لائن نیوی ہو گئی۔“ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا لیکن جو یا نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا
اور ہونٹ پیچھے خاموش کھڑی رہی۔

”بس یہی ایک حربہ ہے جو تجھے چاروں شانے پھٹ کر دیتا ہے کہ
سب منہ میں گھنگھٹیاں ڈالے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اگلے چلو پھر
ایکشن شروع کر دیں۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب
چونک پڑے۔

”کیسا ایکشن۔“ صفدر نے کہا۔

”وہی ایکشن جسے مار دھلاؤلی فلموں میں نان سٹاپ ایکشن کہا
جاتا ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”وری گڈ۔ یہ ہوتی ناں بات۔“ تصور نے فوراً ہی مسرت
بھرے لہجے میں عمران کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

”لیکن کچھ ہمیں بھی تو پتہ چلے کہ آپ کیا کرنا چاہتے ہیں۔“ صفدر
نے کہا۔

”اچھا تو پھر سنو۔ ہم یہاں سے اسلحہ لے کر سیکورٹی آفس جاتیں
گے۔ وہاں نائنٹ سیکورٹی آفیسر کو گور کر کے دو آرمی خاموشی سے جا
کر کیپٹن فو ماچو کو اغوا کر کے سیکورٹی آفس میں لے آئیں گے پھر
کیپٹن فو ماچو کے ذریعے ریڈ آرمی کو حکم دیا جائے گا کہ وہ ریست
باؤس کو گھیرے میں لے لے لیکن اندر داخل نہ ہو اور نہ اندر سے
کسی کو باہر آنے دے۔ اس کے بعد کیپٹن فو ماچو کے ذریعے ہمزی کو
کال کیا جائے گا اور اسے بتایا جائے گا کہ پاکیشیائی ایجنٹ ہوش میں آ
گئے ہیں اور ان کے پاس اسلحہ بھی ہے اور وہ آمادہ فساد ہیں اس لئے
ریڈ آرمی نے انہیں گھیر رکھا ہے۔ اس پر دو صورتیں ہوں گی یا تو
ہمزی حکم دے دے گا کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو ختم کر دیا جائے یا پھر
جائزہ لینے کے لئے وہ اندر سے باہر آئے گا۔ اگر پہلی صورت پیدا ہوئی
تو تھوڑی دیر بعد اسے اطلاع دے دی جائے گی کہ پاکیشیائی ایجنٹوں
کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ اندر ہم مارا گیا ہے جس سے ان سب کے
پرچے اڑ گئے ہیں اس کے بعد ہمزی باہر آئے گا یا دوسری صورت میں
ہمزی باہر آگیا تو اسے بھی پکڑ لیا جائے گا اور پھر مشین روم پر قبضہ کر
لیا جائے گا۔ کیپٹن فو ماچو کو بھی اندر لے جایا جائے گا اور اس کے
بعد صبح تک یہی صورت حال قائم رہے گی۔ اگر کرنل جوشن کی کال
آئی تو میں اسے اطمینان دلا دوں گا اس طرح وہ یہاں آ جائے گا۔ اس
کے بعد آئندہ کی کارروائی ہو گی اور اگر اس دوران کوئی گزیر ہوئی تو
پھر جیسے حالات ہوں گے ویسے ہی ان سے نمٹ لیا جائے گا۔“ عمران

کے لیڈر جس کا نام عمران ہے اور جس کو وہ اچھی طرح جانتی ہے وہ اس سے مل کر اس کی پوری طرح تسلی کرا دے گی کہ کیڈو میں ڈونٹن کا کوئی سیٹ اپ نہیں ہے اور پھر یہ پلان کامیاب ہو گیا اور انہیں یقین آ گیا لیکن پھر اچانک معلوم ہوا کہ انہیں نہ صرف کیڈو بلکہ واگ کے بارے میں بھی معلوم ہو گیا ہے جس پر میں نے فوری طور پر مادام کیسیانو کو واگ بھجوا دیا تاکہ وہ وہاں رہ کر مشن کی حفاظت کرے اور خود میں نے ہاکاڈو میں ایک خطرناک قاتلوں کے گروپ کو ان کے خاتمے پر لگا دیا لیکن پھر اطلاع ملی کہ قاتلوں کا یہ گروپ انہیں ہلاک کرنے میں ناکام ہو گیا ہے اور یہ پاکیشیائی لیجنٹ واگ پہنچ گئے۔ وہاں انہوں نے کارروائی کرنے کی کوشش کی تو واگ کے مشین انچارج ماسٹر ڈونٹن نے ان کے خاتمے کی بے حد کوششیں کیں لیکن یہ فتنہ نہ ہو سکے جس پر ماسٹر ڈونٹن نے جبر سے کو مار کو قہم ریز کی مدد سے مکمل طور پر سیلڈ کر دیا اور مادام کیسیانو، ماسٹر ڈونٹن، میجر شانگ اور پریس سیکشن کا انچارج سائنس سب ایک ایک آبدوز کے ذریعے کیڈو شفٹ ہو گئے۔ اس کے بعد یہ لوگ پراسرار انداز میں کیڈو پہنچ گئے لیکن وہاں سے مادام کیسیانو اور میجر شانگ کے ساتھ یہ آبدوز میں سوار ہو کر ہاکاڈو جانے کے لئے چل پڑے کیونکہ انہیں یقین ہو گیا تھا کہ وہ واگ جبر سے کو کسی صورت بھی تباہ نہیں کر سکتے۔ اس دوران ہماری نے کرنل جوشن کو اطلاع دی تو کرنل جوشن نے اس آبدوز کو ہی ایک خصوصی میزائل کے ذریعے

ہٹ کر ا دیا لیکن بعد میں پتہ چلا کہ مادام کیسیانو، میجر شانگ اور آبدوز کا حملہ سب ہلاک ہو گئے لیکن یہ پاکیشیائی لیجنٹ بچ گئے ہیں اور واگ کے سیلڈ جبر سے کو اور موجود ہیں جس پر کرنل جوشن کے حکم پر ریڈ آرمی نے وہاں ریڈ کیا لیکن ریڈ آرمی اس مشن میں ناکام رہی جس کا ایک ٹرانسمیٹر عمران کے ہاتھ لگ گیا۔ اس پر عمران نے براہ راست کرنل جوشن سے بات کی۔ کرنل جوشن نے اسے چکر دیا کہ وہ ان کے ساتھ ہے اور وہ خود کیڈو جبر سے کو پہنچ کر واگ کا خاتمہ کر دے گا۔ ساتھ ساتھ انہوں نے یہ بات تسلیم کر لی اور پھر وہ لوگ کیڈو پہنچ گئے لیکن کرنل جوشن نے کیڈو کے مشینری انچارج ہماری کو کہہ دیا کہ وہ ان کا خاتمہ کر دے جس پر ہماری نے کارروائی کی اور انہیں بے حس و حرکت کر دیا۔ کرنل جوشن کی بھ سے بات ہوئی تھی۔ کرنل جوشن آج وہاں پہنچ گئے ہوں گے اور پھر انہیں ہلاک کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد واگ جبر سے کو اوپن کر دے گا اور میں نے فیصلہ کیا ہے کہ چھپائی کی سہیلہ تیز کر کے کرنسی طے شدہ وقت کے اندر چھاپ لی جائے۔ ایلفرڈ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

کرنل جوشن کی کیا فریکوئنسی ہے؟..... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔
"آپ میری بات کی تصدیق کرنا چاہتے ہیں شاید؟..... ایلفرڈ نے ایک بار پھر جبر سے کوئے لے لیے ہیں کہا۔

"نہیں بلکہ تازہ ترین حالات معلوم کرنا چاہتا ہوں"..... لارڈ جو فیل نے جواب دیا تو ایلفرڈ نے فریکوئنسی بتادی۔

"اوکے میں کرنل جوشن سے بات کر کے پھر تم سے بات کروں گا"..... لارڈ جو فیل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ایلفرڈ نے رسیور رکھ کر میز کی سب سے نیچلی دروازہ کھولی اور اس میں سے ایک کافی بڑا سا باکس نکال کر اس نے میز پر رکھا اور پھر اس پر موجود کئی ناہیں گھمانا شروع کر دیں۔ یہ انتہائی جدید اور مخصوص انداز کا ٹرانسمیٹر تھا۔ کیچر تھا اور ایلفرڈ نے اس پر وہ فریکوئنسی ایڈجسٹ کر دی تھی جو کرنل جوشن کی تھی۔ وہ دراصل لارڈ جو فیل اور کرنل جوشن کے درمیان ہونے والی گفتگو سننا چاہتا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کا لیکچر سے سہنی کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی اس پر ایک بلب تیزی سے جھٹکنے لگا۔ ایلفرڈ نے ایک بن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ لارڈ جو فیل فرام اسرائیل کانگ کرنل جوشن چیف آف ریڈ آرمی۔ اور..... لارڈ جو فیل کی آواز بار بار سنائی دے رہی تھی۔

"میں۔ کرنل جوشن اینڈنگ ہو۔ آپ کون ہیں۔ میں تو آپ کو نہیں جانتا۔ آپ نے میری یہ خصوصی فریکوئنسی کہاں سے حاصل کی ہے۔ اور..... چند لمحوں بعد کرنل جوشن کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"میں نے آپ کو بتایا ہے کہ میرا تعلق اسرائیل سے ہے۔ لارڈ جو فیل میرا کوڈ نام ہے۔ میں نے ڈونٹن سے اسرائیل کی طرف سے معاہدہ کیا تھا جس کے تحت اسلامی ممالک کی کرنسی ڈونٹن نے چھاپ کر تمام اسلامی ممالک میں پہنچائی تھی اور جس کی مدد سے پورے اسلامی ہلاک کو معاشی طور پر مکمل تباہ کرنا مقصود تھا۔ ڈونٹن کے چیف ایلفرڈ سے میری ابھی بات ہوئی ہے۔ اس نے مجھے بتایا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس پلان کی راہ پر چل پڑی ہے اور نہ صرف واگ پہنچ گئی جہاں ڈونٹن کا پریس سیکشن ہے اور جس میں کرنسی چھپ رہی تھی بلکہ باجیان حکومت کی زیر تحویل جبر سے کیڈو بھی وہ لوگ پہنچ چکے ہیں۔ ایلفرڈ نے مجھے بتایا ہے کہ آپ نے انہیں چکر دے کر کیڈو بلوایا ہے اور وہاں ہماری نے انہیں بے بس کر دیا ہے اور آپ جا کر ان کا خاتمہ کریں گے۔ اس پر میں نے ایلفرڈ سے آپ کی خصوصی فریکوئنسی طلب کی تاکہ آپ سے براہ راست اس معاملے میں بات کی جائے کیونکہ ایلفرڈ ان پاکیشیائی لیجنٹوں کی انتہائی خوفناک کارکردگی سے واقف نہیں ہے اور وہ انہیں تھوڑا سا لیجنٹ سمجھ رہا ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ آپ ان خوفناک لوگوں کی کارکردگی سے بخوبی واقف ہوں گے۔ اور..... لارڈ جو فیل نے کہا تو ایلفرڈ نے بے اختیار ہونٹ بھیج لے۔

"ہاں لارڈ جو فیل۔ میں ان کی کارکردگی سے نہ صرف بخوبی واقف ہوں بلکہ اس علی عمران سے میری بڑی گہری دوستی بھی رہی ہے لیکن

میں نے ان کے خاتمے کا فیصلہ کر لیا ہے اس لئے اب آپ اس معاملے کو ختم ہی سمجھیں۔ اور..... کرمل جوشن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

آپ مجھے بتائیں کہ تازہ ترین صورت حال کیا ہے۔ اس وقت یہ منجنت کہاں ہیں اور کس پوزیشن میں ہیں۔ اور..... لارڈ جو فیل نے کہا۔

پاکستانی منجنت کیڈز میں ہیں اور ہنری نے انہیں سائنسی طور پر مکمل طور پر بے حس و حرکت کر دیا ہے۔ اب سے ایک گھنٹے بعد میں کیڈز رواہ ہو جائیں گے اور پھر میں خود اپنے سامنے انہیں ہلاک کراؤں گا تاکہ میری پوری تسلی ہو سکے۔ اور..... کرمل جوشن نے جواب دیا۔

اس کا مطلب ہے کہ ابھی یہ پاکستانی منجنت زندہ ہیں اور کیڈز میں موجود ہیں۔ اور..... لارڈ جو فیل نے کہا۔

ہاں اس لئے انہیں زندہ رکھا گیا ہے کہ میں خود اپنے ہاتھوں سے انہیں ہلاک کر کے تسلی کروں ورنہ تو ہنری بھی انہیں ہلاک کر سکتا تھا۔ اور..... کرمل جوشن نے جواب دیا۔

آپ کی بات ہنری سے ہوئی ہے۔ اور..... لارڈ جو فیل نے پوچھا۔

ہاں۔ کیوں۔ اور..... کرمل جوشن نے حیرت برسرے لہجے میں کہا۔

کرمل جوشن آپ بھی پوری طرح ابھی ان لوگوں کو نہیں جانتے۔ یہ عمران تو اس طرح خود ہی دوسروں کی آواز اور لہجے کی نقل کر لیتا ہے کہ خود اس آدمی کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آتا اس لئے یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہاں کچھ تیشین تبدیل ہو چکی ہو اور آپ مجھ رہے ہوں کہ آپ کی بات ہنری سے ہو رہی ہے جبکہ وہاں ہنری کی بجائے عمران بات کر رہا ہو اور آپ جب وہاں جائیں تو وہاں آپ کا استقبال یہ عمران کرے اس لئے آپ پوری طرح تسلی کر کے وہاں جائیں ایک بات۔ اب وہ گئی ڈولفن کی بات۔ تو مجھے یقین ہے کہ نہ صرف ڈولفن کا پریس سیشن تیار کر دیا جائے گا بلکہ شاید ڈولفن کا ہیڈ کوارٹر ہی ختم ہو جائے کیونکہ یہ لوگ ایک بار جس کے پیچھے لگ جائیں پھر اسے کسی صورت بھی معاف نہیں کرتے اس لئے میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ ہم اپنے پلان کے خاتمے پر صبر کر لیں۔ بہر حال میں آپ کے اپنے مفاد میں آپ کو مشورہ دے رہا ہوں۔ گڈ بائی۔ اور ایئرڈ آل..... لارڈ جو فیل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ایئرڈ نے بن آف کر دیا۔ اس کے بہرے پر رشید منیس کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ لارڈ جو فیل نے ایک بار پھر ڈولفن کی توہین کر دی تھی۔

مجھے اب لارڈ جو فیل کو بتانا پڑے گا کہ ڈولفن کے بارے میں توہین آمیز الفاظ استعمال کرنے والے کا کیا حشر ہوتا ہے۔ ایئرڈ نے بزدلتے ہوئے کہا اور پھر اس نے کال سمجھ اٹھا کہ میری سب سے

فیل دراصل میں رکھ دیا۔ اسی لمحے سرخ رنگ کے فون کی مترنم گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو ایئرڈ نے ایک جھنجکے سے رسیور اٹھا لیا۔ وہ کچھ گیا تھا کہ لارڈ جو فیل کی کال ہو گئی اور اس نے سوچ لیا تھا کہ اب لارڈ جو فیل کو ایسی کھری کھری سنائے گا کہ وہ ہمیشہ یاد رکھے گا۔

میں..... ایئرڈ نے کھولتے ہوئے لہجے میں کہا۔

لارڈ جو فیل سپینانگ..... دوسری طرف سے لارڈ جو فیل کی سپاٹ آواز سنائی دی۔

ایئرڈ بول رہا ہوں۔ فرمائیے..... ایئرڈ نے مشکل سے اپنے آپ پر قابو پاتے ہوئے کہا کیونکہ وہ لارڈ جو فیل کو بہر حال یہ تاثر نہ دینا چاہتا تھا کہ اس نے اس کی اور کرمل جوشن کے درمیان ہونے والی ٹرانسمیٹر کال سن لی ہے۔

میں نے کرمل جوشن سے بات کر لی ہے۔ کرمل جوشن کو یقین ہے کہ پاکستانی منجنتوں کا خاتمہ ہو جائے گا لیکن مجھے ایک فیصلہ بھی یقین نہیں ہے کیونکہ ان کی کارکردگی سے میں اچھی طرح واقف ہوں۔ ان عفریتوں نے کئی بار اسرائیل میں داخل ہو کر ایسی ایسی کارروائیاں کی ہیں کہ ہم آج تک ان کے نگائے ہوئے زخم چلت رہے ہیں اور ہم اپنی انتہائی باوسائل اور طاقتور ہتھیاروں کے باوجود ان کا بال تک بیکا نہیں کر سکے اس لئے مجھے یقین ہے کہ ہمارا یہ کرنسی والا مشن اپنے انجام کو پہنچ چکا ہے اس لئے تمہارے حق میں

بہتر یہی ہے کہ تم اسرائیل کی رقم واپس لوٹا دو..... لارڈ جو فیل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

لارڈ جو فیل۔ یہ ٹھیک ہے کہ ڈولفن نے آپ سے معاہدہ کیا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ مسلسل ڈولفن کی توہین کرتے رہیں۔ ڈولفن ایک بین الاقوامی تنظیم ہے اور یہ بھی سن لیں کہ معاہدہ ہماری طرف سے بہر حال مکمل ہو گا۔ آپ بھاگنا چاہیں تو بے شک بھاگ جائیں..... ایئرڈ نے انتہائی غصیلے لہجے بلکہ پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

تم ان لوگوں کو جانتے ہی نہیں۔ بہر حال اب معاہدے کو منسوخ سمجھو۔ اب ہمیں صرف اپنی رقم واپس دینی ہے اور تمہیں واپس کرنا پڑے گی ورنہ اسرائیل ڈولفن کے خلاف کام شروع کر دے گا اور تم جانتے ہو کہ پھر تمہارا کیا حشر ہو سکتا ہے..... لارڈ جو فیل نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

اور اگر ڈولفن نے اسرائیل کے خلاف کام شروع کر دیا تو پھر۔ کیا آپ کا خیال ہے کہ ڈولفن ایکریٹیا اور دیگر یورپی ممالک کی کرنسی چھاپ سکتی ہے تو اسرائیل کی نہیں چھاپ سکتی۔ جو پلان آپ نے اسلامی ممالک کے خلاف بنایا ہے وہی پلان اسرائیل کے خلاف بھی استعمال ہو سکتا ہے اس لئے اپنی رقم کو بھول جائیں اور سنیں آئندہ آپ مجھے فون نہیں کریں گے البتہ جب آپ کا کام تیار ہو جائے گا تو میں آپ کو خود فون کر کے اطلاع کر دوں گا۔ گڈ بائی۔ ایئرڈ

نے حلق کے بل چبھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پوری قوت سے رسوہ کر پیل پر بچ دیا۔ غصے کی شدت سے اس کے چہرے کے اعصاب بری طرح پھو پھو رہے تھے۔

"اب میں ان پاکیشیائی ہتھنوں کی لاشیں پہلے اسرائیلی ہتھنوں کا تاکہ اسے تپ چل سکے کہ ڈولفن کی کیا حیثیت ہے۔ ناسنس۔ چند ہتھنوں سے اس طرح خوفزدہ ہو رہا ہے جیسے وہ انسان نہ ہوں بلکہ مافوق الفطرت لوگ ہوں۔" ایلفرڈ نے بری طرح کھستے ہوئے بچے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دوسری دراز کھولی اور اس میں سے ایک ہدیہ لیکن لانگ ریچ ٹرانسمیٹر نکال کر میز پر رکھا اور پھر اس پر کرنل جوشن کی مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ جیف آف ڈولفن ایلفرڈ کا رنگ۔ اور۔۔۔۔۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے کال دیتے ہوئے کہا۔

"میں کرنل جوشن ایڈجسٹ ہو۔ اور۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد کرنل جوشن کی آواز سنائی دی۔

"کرنل جوشن۔ لارڈ جوفیل نے آپ سے بات کی ہے۔ اور۔۔۔۔۔ ایلفرڈ نے کہا۔

"ہاں۔ اس نے مجھ سے تفصیلی معلوم کی اور پھر مجھے اس طرح ہدایات دیں جیسے میں اس کا ملازم ہوں۔ ناسنس۔ اور۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس نے مجھے بھی فون کیا اور میری اور ڈولفن کی توہین کی جس پر میں نے اسے خوب کھل کر ستائیں اور میں نے تہیہ کر لیا ہے کہ میں ان پاکیشیائی ہتھنوں کی لاشیں خود اسے تختہ کے طور پر چھینوں گا جن سے وہ اس قدر خوفزدہ ہو رہا ہے اس لئے میں نے جہیں کال کیا ہے کہ تم ہاکاڈو پہنچ جاؤ۔ میں تیز رفتار ہاک جیٹ کے ذریعے ہاکاڈو پہنچ جاؤں گا اور پھر میں جہاز سے ساتھ کیڑو جاؤں گا۔ اور۔۔۔۔۔ ایلفرڈ نے کہا۔

"کتنی دیر میں تم ہاکاڈو پہنچو گے۔ اور۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے پوچھا۔

"میں جلد از جلد پہنچنے کی کوشش کروں گا۔ لیکن بہر حال وقت تو لگ ہی جائے گا۔" ایلفرڈ نے جواب دیا۔

"اوسکے ٹھیک ہے میں ہاکاڈو میں جہاز اترتا کروں گا ہو مل دین ہو میں۔ اور۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے کہا۔

"اوسکے۔ اور ایڈز آل۔۔۔۔۔ ایلفرڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے واپس میز کی دراز میں رکھا اور پھر سفید رنگ کے فون کا رسوہ اٹھا کر اس نے اس کے دو نمبر پر پریس کر دیے۔

"میں ہاں۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ یہ اس کی پرسنل سیکرٹری تھی۔

"میں ہاک طیارے سے فوری طور پر ہاکاڈو روانہ ہونا چاہتا ہوں۔

طیارے کو تیاری کا حکم دے دو اور اس کے ساتھ ہی میری بات ٹوٹی سے کرو۔ ایلفرڈ نے تھکدے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسوہ واپس کر پیل پر رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد سفید رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے رسوہ اٹھا لیا۔

"میں۔۔۔۔۔ ایلفرڈ نے کہا۔

"طیارے کو تیار ہونے کا حکم دے دیا گیا ہے اور ٹوٹی لائن پر ہے ہاں۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات۔ ایلفرڈ نے کہا۔

"ہیلو ہاں۔ میں ٹوٹی بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ٹوٹی۔ فوراً میرے آفس میں پہنچو بغیر کوئی وقت ضائع نہ کرو۔ ایلفرڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسوہ رکھ دیا۔ تقریباً پانچ منٹ بعد دروازے پر دستک سنائی دی تو ایلفرڈ نے میز کے کنارے پر موجود ایک بٹن پر پریس کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور ایک خوبرو نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں ایلفرڈ کو سلام کیا۔

"یہ خیر۔ ایلفرڈ نے سر دھلے میں کہا تو وہ نوجوان میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کچھ جانتے ہو۔" ایلفرڈ

نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا تو ٹوٹی بے اختیار چونک چلا۔ اس کے چہرے پر ہلکتی انتہائی حیرت کے تاثرات ابھرتے تھے۔

"میں ہاں۔ اچھی طرح جانتا ہوں۔۔۔۔۔ ٹوٹی نے ہومٹ بجاتے ہوئے کہا۔

"یہ کس قسم کے لوگ ہیں۔ ایلفرڈ نے پوچھا۔

"دنیا کے انتہائی خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ ہیں۔ خاص طور پر ایک نوجوان علی عمران کو تو متفقہ طور پر دنیا کا سب سے خطرناک سیکرٹ ایجنٹ سمجھا جاتا ہے۔" ٹوٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔ ہر آدمی اس سے اس قدر خوفزدہ ہے کہ حیرت ہوتی ہے۔" ایلفرڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا ہے ہاں۔ آپ مجھے بتائیں۔" ٹوٹی نے بے چین ہو کر پوچھا۔

"جاپان کے قریب داگ جزیرے پر ہمارا پریس سیکشن ہے جہاں اس وقت تمام اسلامی ممالک کی جھلی کرنسی چھانی جا رہی ہے۔ یہ

پلان میں نے اسرائیلی سے انتہائی بھاری رقم لے کر بنایا ہے اور یہ پاکیشیائی ایجنٹ اسے سہوتا کرنا چاہتے ہیں۔" ایلفرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کو کب اطلاع ملی ہے۔" ٹوٹی نے کہا۔

"اطلاع تو بہت پہلے ملی تھی لیکن میں سمجھا کہ مادام کیسٹانو انہیں کور کر لے گی لیکن وہ خود ماری گئی ہے۔" ایلفرڈ نے کہا تو ٹوٹی

بے اختیار اچھل پڑا۔

"مادام کیسے انو ماری جا چکی ہے۔ کب۔ وری بیڈ۔ وہ تو خود انتہائی تجربہ کار ایجنٹ تھی۔" ٹونی نے کہا تو ایلفرڈ نے اسے شروع سے لے کر اب تک کے حالات قصہ طور پر بتا دیئے اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ وہ اب ہاک جیٹ طیارے کے ذریعے ہاکڈوروان ہو رہا ہے جہاں سے وہ کرنل جوشن کے ہمراہ اس جزیرے کیڈو پر جائے گا جہاں یہ ایجنٹ بے حس و حرکت کر دیئے گئے ہیں تاکہ ان کا خاتمہ اپنے سامنے یقینی طور پر کیا جاسکے اور ان کی لاشیں اسرائیل بھڑائی جاسکیں۔

"اوہ ہاس۔ یہ تو انتہائی خطرناک ہے۔ وہ ہماری چاہے لاکھ ہوشیار ہو گا لیکن وہ ان لوگوں کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور یہ لوگ اس عرصہ بے حس و حرکت رہ بھی نہیں سکتے۔ انہوں نے یقیناً اب تک کچھ کنکشن بدل دی ہوگی اور اب جب آپ اور کرنل جوشن وہاں پہنچیں گے تو آپ کا استقبال ہماری کی بجائے عمران اور اس کے ساتھی کریں گے۔ وہ ایسی بے شمار کچھ کنکشنز پہلے بھی کام کر چکے ہیں۔ یہ سب کچھ ان کے لئے انتہائی معمولی بات ہے۔" ٹونی نے ہوش جباتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ جو کچھ تم کہہ رہے ہو ویسے ہی ہوگا۔ ایلفرڈ نے کہا۔

"سو فیصد ہاس۔ میں انہیں اچھی طرح جانتا ہوں۔" ٹونی نے

جواب دیا۔

"کیا یہ انسان نہیں ہیں۔ مافوق الفطرت ہیں۔" ایلفرڈ نے برا سامنے بٹاتے ہوئے کہا۔

"ان کی کارکردگی ایسی ہی ہے ہاس۔ اسی لئے تو انہیں دنیا کے خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ سمجھا جاتا ہے۔" ٹونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر اب کیا کرنا چاہیے۔ آخر اس کا کوئی حل بھی تو ہوگا۔ ایلفرڈ نے اس بار مٹھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاس۔ پریس سیکشن تو داگ میں ہے جبکہ کیڈو میں ایسا کوئی سیٹ اپ نہیں ہے۔ پھر یہ لوگ داگ کی بجائے کیڈو پر کیوں موجود ہیں۔" ٹونی نے کہا۔

"اس لئے کہ داگ کے مشینری انچارج ماسٹر ڈیوڈ نے مارکو تھم ریڈ کی مدد سے داگ کو سیٹ کر دیا ہے اور اب جب تک انتہی مارکو تھم ریڈ فائر نہ کی جائے اسے کسی صورت بھی اوپن نہیں کیا جاسکتا اور انتہی مارکو تھم ریڈ وہاں موجود ہی نہیں ہے۔" ایلفرڈ نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو اس لئے یہ کیڈو پر موجود ہیں۔" ٹونی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کیوں موجود ہیں۔ مجھے بتاؤ۔ ایلفرڈ نے چونک کر کہا۔

"ہاس۔ وہ کرنل جوشن کو یہاں بٹا کر اس کے ذریعے ایکریٹیا

یا باجیان سے انتہی مارکو تھم ریز منگوانا چاہتے ہیں تاکہ اس داگ جزیرے کو اوپن کر کے وہ اپنا مشن مکمل کر سکیں۔ یہ لوگ کسی صورت بھی اپنے مشن سے ہٹنے نہیں ہٹا کرتے ورنہ یہ خاموشی سے واپس چلے جاتے اور ایکریٹیا سے انتہی مارکو تھم ریز لے کر دوبارہ داگ پہنچ جاتے لیکن ان لوگوں کو سبق ہی یہی ملا ہوا ہے کہ حالات چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائیں وہ مشن مکمل کئے بغیر واپس نہ ہٹیں۔" ٹونی نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ وری بیڈ۔ پھر اب تمہارا کیا مشورہ ہے۔ میں نے تمہیں بلایا ہی اسی لئے ہے کہ تم بہترین مشورہ دینے کے اہل ہو۔" ایلفرڈ نے کہا۔

"ہاس۔ آپ نے اچھا کیا کہ جاننے سے پہلے مجھے کال کر لیا۔ آپ اس وقت ایکریٹیا میں ہیں۔ یہاں ہر چیز مل سکتی ہے۔ آپ اپنے ساتھ یہاں سے سپرٹی ایس ٹی بم لے جائیں۔ اس کا فائرنگ پوزیشن آسانی سے آپ کی جیب میں آجائے گا۔ میگزین میں چار کیپیول ہوتے ہیں جیسے ہی کرنل جوشن کا پہلی کاپڑ ہریرہ کیڈو پر ٹپکے آپ لینڈ کرنے سے پہلے یہ چاروں کیپیول وہاں فائر کر دیں اور خود دس منٹ بعد نیچے اتریں۔ ان کیپیولوں میں یہ طاقت ہے کہ یہ پورے جزیرے کیڈو پر، زمین کے اوپر یا اندر تمام انسانوں کو ایک لمحے کے ہزاروں حصے میں بے ہوش کر دیتے ہیں حتیٰ کہ ادھر گرو سمندر میں موجود پھلیاں تک بے ہوش ہو جائیں گی۔ اس کے اثرات اس قدر

حافظہ ہوتے ہیں کہ گیس ماسک پہنے ہوئے آدمی بھی اس کے اثرات سے نہیں بچ سکتے۔ اس کے اثرات دس منٹ تک رہتے ہیں اس لئے دس منٹ بعد آپ اطمینان سے جزیرے پر اتر جائیں۔ یہ پاکیشیائی ایجنٹ وہاں بے ہوش پڑے ہوں گے۔ آپ انہیں فوری ہلاک کر دیں۔ یہ مشورہ میں نے اس لئے دیا ہے کہ انہیں یہ اندازہ ہی نہ ہو گا کہ ان کے ساتھ اس قسم کا کام بھی کیا جاسکتا ہے کیونکہ انہوں نے تو ہماری کے ذریعے کرنل جوشن کو اطمینان دلایا ہوا ہوگا کہ پاکیشیائی ایجنٹ بے ہوش ہیں اور آپ بھی کرنل جوشن کو فائرنگ سے پہلے اس بارے میں کچھ نہ بتائیں گے اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ آپ فوری طور پر انہیں ہلاک کر دیں۔ انہیں ہرگز ہوش میں نہ لائیں اور نہ ہی در کریں ورنہ یہ لوگ پھر کچھ کنکشن بدل لیں گے۔" ٹونی نے کہا۔

"وری گڈ۔ ریٹلی وری گڈ۔ یہ انتہائی سادہ قابل عمل اور بہترین مشورہ ہے لیکن کیا تم میرے ساتھ نہیں چل سکتے تاکہ اگر وہاں جا کر حالات میں اچانک تبدیلی آجائے تو تم مجھے ان حالات کے مطابق مشورہ دے سکو۔" ایلفرڈ نے کہا۔

"آپ کو معلوم ہے ہاس کہ میں فیلڈ کی دنیا کا آدمی نہیں ہوں۔ میرا صرف ذہنی کام ہے۔ معمولی سا سپینس پیدا ہونے سے میرے اعصاب جواب دے جاتے ہیں۔" ٹونی نے کہا تو ایلفرڈ نے اثبات میں سر ہلادیا۔

"لیکن تم ان لوگوں کے بارے میں کیسے جانتے ہو کیونکہ وہ تو فیملی کے لوگ ہیں"..... ایملز نے کہا۔

"ہاں۔ میں پوری دنیا کے مشہور اور خطرناک ایجنٹوں کے بارے میں رپورٹیں حاصل کر کے ان کا مطالعہ کرتا رہتا ہوں اور ان کا خاص طور پر تجزیہ بھی کرتا رہتا ہوں اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو تو میں نے بہت پڑھا ہے"..... ٹونی نے جواب دیا۔

"اوکے۔ پھر تم یہ کام تو کر سکتے ہو کہ مجھے وہ پینل اور کیپول مہیا کر دو"..... ایملز نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ آپ کے لئے اس میں کیا مشکل ہے۔ آپ راکسی کو کال کر کے کہہ دیں وہ ابھی مجھ کو دے گا"..... ٹونی نے کہا تو ایملز نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے سفید رنگ کے فون کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت گیٹ ہاؤس کی عمارت سے نکل کر انتہائی محتاط انداز میں سیکورٹی آفس کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ گیٹ ہاؤس کو اندر سے لاک کرنے کے لئے عمران نے اس کی ایک فریج ڈیزائن کی کڑی کو استعمال کیا تھا۔ جب سوائے ٹائیگر کے باقی سب ساتھی گیٹ ہاؤس سے باہر آ گئے تو ٹائیگر نے عمران کی ہدایت پر دروازے کو اندر سے لاک کیا اور پھر وہ خود فریج ونڈو کے ذریعے نہ صرف باہر آ گیا بلکہ اس نے اس کی اندرونی پتختی کو اس انداز میں ایڈجسٹ کیا کہ جب اس نے اسے جھٹکے سے بند کیا تو اندرونی پتختی خود بخود لگ گئی۔ اس طرح گیٹ ہاؤس اندر سے مکمل طور پر بند ہو گیا تھا۔ ٹائیگر اور اس کا ساتھی گوپے ہوش ہی تھے اور انہیں کرسیوں سے باندھ بھی دیا گیا تھا لیکن اس کے باوجود عمران نے ان دونوں کے منہ میں کپڑا ڈال کر منہ بند کر دیے تھے

اور صرف ان کی ناک کھلی رکھی گئی تھی تاکہ وہ ہلاک نہ ہو جائیں۔ گو تنہا رہنے اپنی عادت کے مطابق ان کے خاتمے کا کہا تھا لیکن عمران بلا ضرورت کسی کی جان لینا نہ چاہتا تھا اس لئے اس نے انہیں اس انداز میں ایڈجسٹ کر دیا تھا کہ وہ اگر ہوش میں بھی آجائیں تب بھی وہ باہر نہ آسکیں اور نہ کسی کو کچھ بتا سکیں۔ عمران نے ٹائیگر سے چونکہ کیڑے کے بیرونی حصے پر ریڈ آرمی کے بارے میں اور پھر وہاں موجود عمارتوں کے بارے میں پوری تفصیل معلوم کر لی تھی اس لئے وہ اطمینان سے اپنے ساتھیوں کی رہنمائی کرتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ چونکہ ریڈ آرمی کو معلوم تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ گیٹ ہاؤس میں پڑے ہوئے ہیں اس لئے ظاہر ہے کہ وہ ان کے معاملے میں ہوشیار تھے۔ تھوڑی دیر بعد انہیں دود سے سیکورٹی آفس کی عمارت نظر آنے لگ گئی جس کے باہر برآمدہ تھا اور وہاں تیز روشنی ہو رہی تھی اور ہر برآمدے میں انہیں دو مسلح سپاہی کھڑے نظر آ رہے تھے۔

"صفدر اور تنویر تم سائیڈ سے ہو کر جاؤ جبکہ میں اور جولیا بائیں سائیڈ سے جائیں گے۔ تم دونوں نے ان سپاہیوں پر اچانک حملہ کرنا ہے جبکہ میں اور جولیا اندر موجود سیکورٹی آفس کو کور کریں گے جبکہ کیپٹن شکیل اور ٹائیگر دائیں سائیڈ سے ہو کر سیکورٹی آفس کے عقبی طرف جائیں گے۔ اگر وہاں قریب کوئی آدمی موجود ہو تو اسے کور کیا جائے ورنہ وہاں کی گمرانی کی جائے تاکہ کوئی اچانک نہ آجائے۔" عمران نے اپنے ساتھیوں کو ہدایات دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ

ہی وہ جولیا سمیت بائیں طرف کو مڑ گیا جبکہ باقی ساتھی دائیں طرف کو جا رہے تھے۔ لمبا جھکڑ کاٹ کر وہ عمارت کی سائیڈ میں پہنچے اور پھر ابھی وہ سر باہر نکال کر چیکنگ کر رہے تھے کہ اچانک انہوں نے صفدر اور تنویر کو بجلی کی سی تیزی سے دودھ کر برآمدے میں داخل ہوتے دیکھا۔

"آؤ جولیا۔ لیکن آواز نہ پیدا ہو"..... عمران نے جولیا سے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ انہوں کے بل دوز تار ہوا برآمدے میں داخل ہوا۔ تنویر اور صفدر ان دونوں سپاہیوں کو بازوؤں میں جکڑے مڑ کر برآمدے سے باہر گھسیٹ کر لے جاتے ہوئے انہیں دکھائی دیے اور عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ برآمدے کی سائیڈ میں ایک دروازے سے روشنی باہر آرہی تھی۔ اگر دونوں سپاہیوں کا وہ وہیں خاتمہ کرنے کی کوشش کرتے تو پھر لامحالہ اندر موجود افراد باہر آ جاتے اس لئے ان دونوں نے سپاہیوں کے منہ پر ہاتھ رکھے اور پھر انہیں بازوؤں میں جکڑے تیزی سے لیکن انہوں کے بل گھسیٹتے ہوئے باہر نکل گئے تھے۔ عمران اور جولیا بھی انہوں کے بل دوزتے ہوئے اس کھلے دروازے کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے کہ اسی لمحے عمران نے ایک آدمی کو جس کے جسم پر ریڈ آرمی کی یونیفارم تھی تیزی سے کمرے سے باہر نکلنے ہوئے دیکھا۔ اس آدمی کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ باہر نکلنے ہی اس کی نظریں دودھ کرتے ہوئے عمران اور جولیا پر پڑیں تو وہ بے اختیار ٹھٹھک گیا اور اس کے اس ٹھٹھکنے سے عمران

نے فائدہ اٹھایا۔ چونکہ اب وہ اس کے استا قریب پہنچ چکا تھا کہ لمبی چھلانگ لگا کر وہ اس پر حملہ کر سکتا تھا اس لئے وہ بھٹکت کسی پرندے کی طرح اڑا اور دوسرے لئے وہ اس آدمی کو رگیدتا ہوا برآمدے کے کونے سے جانکرایا جبکہ جویا دوڑتی ہوئی تیزی سے اس دروازے کے اندر چلی گئی۔ نیچے گرتے ہی اس آدمی کے حلق سے گھنی گھنی چیخ نکلی۔ وہ دیوار سے ٹکرا کر نیچے گر گیا تھا۔ عمران بھی اس کے ساتھ ہی نیچے گرا تھا لیکن نیچے گرتے ہی عمران بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور دوسرے لئے اس کی لات نیم دائرے میں گھومتی ہوئی اس اٹھتے ہوئے آدمی کی کنپٹی پر بڑی اور وہ ایک بار پھر چیخ کر زمین پر گرا اور ساکت ہو گیا۔ جویا کمرے سے باہر آئی اور اسی لئے صفدر اور تنویر بھی برآمدے میں پہنچ گئے۔

"اند کرہ خالی ہے" جویا نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اسے اٹھا کر اندر لے چلو صفدر اور تنویر تم جہیں پہرہ دو گے کسی بھی لمحے کوئی بھی آسکتا ہے" عمران نے کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران کمرے میں داخل ہوا۔ یہ ایک عام سا وہ سا کرہ تھا جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ میز پر ایک فون اور ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ صفدر اس بے ہوش آدمی کو اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"ادھر کرسی پر بٹھا دو" عمران نے کہا اور صفدر نے اسے

ایک سائیڈ پر بڑی ہوئی کرسی پر بٹھا دیا۔ اس کا جسم ڈھیلا تھا اور گردن ایک طرف کو ڈھکی ہوئی تھی۔

"اب تم بھی تنویر کے ساتھ باہر جاؤ" تنویر برآمدے میں رہے گا جبکہ تم باہر پہرہ دینا" عمران نے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا باہر چلا گیا تو عمران آگے بڑھا اور اس نے ایک دروازے پر ٹکا ہوا پردہ اتارا اور پھر اس کی دسی بنا کر اس نے اس آدمی کو اس دسی کی مدد سے اچھی طرح کرسی سے باندھ دیا۔

"جویا تم اس کمرے کی تلاشی لو۔ میں اسے ہوش میں لے آتا ہوں" عمران نے کہا۔

"کیا تلاش کرنا ہے" جویا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"جہاں مشینیں روم کے بارے میں کوئی نہ کوئی فائل ہوگی۔" عمران نے کہا اور جویا نے ایک بار پھر اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران اس دوران اس آدمی کو دسی سے باندھ چکا تھا۔ پھر اس نے دونوں ہاتھوں سے اس کی ناک اور منہ دبا کر بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور نیچے پڑی ہوئی کرسی اٹھا کر وہ اس آدمی کے سانسے پیچے گیا جبکہ جویا میز کی دوسری طرف جا کر اب میز کی درازوں کی تلاشی لینے میں مصروف تھی۔

"مہم۔ مہم۔ میں کہاں ہوں۔ اوہ۔ یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ تم کون

ہو" اس آدمی نے کراہتے ہوئے ہوش میں آکر انتہائی بو کھلائے ہوئے لمحے میں کہا۔

"جہاں نام کیا ہے" عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"میرا نام کیپٹن کاشو ہے۔ کیپٹن کاشو" اس آدمی نے جواب دیا۔

"تم نائٹ ڈیوٹی آفیر ہو" عمران نے پوچھا۔

"ہاں" کیپٹن کاشو نے جواب دیا۔

"کیپٹن فو ماچو کہاں ہے" عمران نے پوچھا۔

"وہ اپنے کمرے میں پڑا سو رہا ہو گا۔ اوہ۔ اب میں نے جہیں پہچان لیا ہے۔ تم وہی پاکیشانی لیجنٹ ہو جو گیسٹ روم میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے مگر تم ہوش میں کیسے آگے اور پھر تم بغیر کسی مداخلت کے جہاں کیسے پہنچ گئے" اس بار کیپٹن کاشو نے خامسے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہمزی کی فریکوئنسی کیا ہے" عمران نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے سوال کیا۔

"جہاں سے اس سے رابطہ نہیں ہو سکتا۔ وہ خود رابطہ کرتا ہے۔" کیپٹن کاشو نے کہا تو عمران نے ہاتھ بڑھایا اور پھر اس نے اس کے دائیں کان کی لو اپنی جگہ میں پکڑ کر اسے مخصوص انداز میں رگڑا تو کیپٹن کاشو کے حلق سے بے اختیار جھٹس نکلنے لگیں۔ اس کا جسم کانپنے لگ گیا تھا اور چہرہ اس طرح سرخ ہو گیا تھا کہ جیسے کان کی لو رگڑے

جانے سے اس کے دل پر ضربیں لگانی جا رہی ہوں۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ یہ کیا کر رہے ہو" چند لمحوں بعد کیپٹن کاشو نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران نے انگلیوں کو روک لیا۔

"فریکوئنسی بناؤ۔ ورنہ" عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو کیپٹن کاشو نے اس بار جلدی سے فریکوئنسی بتادی۔

"کیا ہمزی جہیں جانتا ہے" عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں نائٹ ڈیوٹی آفیر ہوں اس لئے وہ مجھے جانتا ہے۔

دن کو کیپٹن فو ماچو ڈیوٹی پر ہوتا ہے" کیپٹن کاشو نے کہا اور

عمران نے اس کے کان کی لو چھو دی اور اس کے ساتھ ہی اس کا

بازو بجلی کی سی تیزی سے گھومتا تو کیپٹن کاشو کے منہ سے چیخ نکلی اور

اس کے ساتھ ہی اس کا جسم ڈھیلا پڑ گیا۔ اس کی گردن دوبارہ ٹک

گئی۔ وہ کنپٹی پر پڑنے والی مزی ہوئی انگلی کی ایک ہی بھر پور ضرب

کہا کر بے ہوش ہو چکا تھا۔

"یہ فائل" اسی لمحے جویا نے مڑتے ہوئے کہا۔ وہ اس

دوران ایک الماری کی تلاشی لینے میں مصروف تھی اور عمران نے

چونک کر اس کے ہاتھ سے فائل لے لی۔

"ہاں یہی ہے فائل" عمران نے فائل کھول کر دیکھتے ہوئے

کہا۔ اس فائل میں آٹھ صفحات تھے اور عمران نے فائل کھول کر اسے

باقاعدہ پڑھنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد جب اس نے فائل بند کی تو

اس کے ہرے پر گہرے المیہ خان کے تاثرات ابھر آئے۔
تم نے اہتائی کام کی فائل تلاش کی ہے۔ ویری گلا۔ عمران
نے کہا تو جویا کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

اسے دوسری عام فائلوں کے درمیان اس انداز میں رکھا گیا تھا
کہ میری بجائے کوئی اور ہوتا تو کبھی اسے ٹریس نہ کر سکتا تھا۔ جویا
نے اہتائی فائلز اسے سچے میں کہا۔

اس نے تو بے چارے شوہر چاہے کچھ بھی کیوں نہ کر لیں بیوی
کی نظروں سے کچھ نہیں چھپا سکتے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے
کہا تو جویا بے اختیار ہنس پڑی۔ عمران نے اٹھ کر کرسی اٹھائی اور پھر
اسے میز کی سائیڈ پر رکھ کر وہ اس پر دوبارہ بیٹھ گیا۔ اس نے ٹرانسمیٹر
اٹھا کر اپنے سامنے رکھا اور پھر اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع
کر دی جو کیپٹن کاشو نے بتائی تھی۔

ایلو ایلو۔ کیپٹن کاشو ٹائم ڈیوٹی سیکورٹی آفیسر کاننگ۔
اور۔ عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔
وہ ہمزی تو سویا ہوا ہو گا۔ پھر وہ کال کیسے انڈ کرے گا۔ جویا
نے کہا۔

لاحالہ اس نے ایرجنسی کے لئے کوئی سسٹم بنا رکھا ہو گا۔
عمران نے کہا اور جویا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران نے ایک
بار پھر کیپٹن کاشو کی آواز اور سچے میں کال دینا شروع کر دی۔
میں۔ ہمزی کاننگ یو۔ اور۔ چند لمحوں بعد ہمزی کی ٹینڈ

میں ڈوٹی ہوئی آواز سنائی دی۔

جناب میں کیپٹن کاشو بول رہا ہوں۔ ٹائمٹ سیکورٹی آفیسر۔
گیٹ ہاؤس کے باہر موجود گارڈز میں سے ایک نے اطلاع دی ہے
کہ پاکیشیائی ایجنٹ جو بے ہوش پڑے تھے وہ نہ صرف ہوش میں آ
گئے ہیں بلکہ حرکت بھی کر رہے ہیں۔ گو ان کی حرکت بے حد
ست ہے لیکن بہر حال وہ حرکت کر رہے ہیں۔ ان کی اس حرکت
کی وجہ سے اندر سے آوازیں سنائی دیں تو گارڈز اندر گئے۔ ان کے
بارے میں کیا حکم ہے۔ اور۔ عمران نے کیپٹن کاشو کے سچے
میں بات کرتے ہوئے کہا۔

ہوش میں آکر حرکت کر رہے ہیں۔ نہیں۔ ایسا تو ممکن ہی
نہیں ہے۔ اور۔ اس بار ہمزی کی اہتائی حیرت بھری آواز سنائی
دی۔

جناب۔ گارڈز نے تو یہی اطلاع دی ہے۔ وہ میرے پاس موجود
ہے۔ اگر آپ کہیں تو میں اس کی بات آپ سے کرا دیتا ہوں۔
اور۔ عمران نے کہا۔

ہاں۔ کراؤ بات۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ اس نے یقیناً کوئی خواب
دیکھا ہو گا۔ اور۔ ہمزی نے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔
ایلو سر۔ میں گارڈز کو بول رہا ہوں سر۔ اور۔ چند لمحوں
بعد عمران نے بدلی ہوئی آواز میں کہا لیکن ظاہر ہے پھر غاصباً پاجانی
ہی تھا۔

شن جو کیا تم نے اپنی آنکھوں سے انہیں حرکت کرتے دیکھا
ہے۔ اور۔ دوسری طرف سے ہمزی نے کہا۔

میں سر۔ میں نے اور گارڈز کانگ دونوں نے دیکھا ہے جناب۔
اور۔ عمران نے اسی سچے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
کیپٹن کاشو۔ اور۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔
میں سر۔ اور۔ عمران نے دوبارہ کیپٹن کاشو کے سچے میں
جواب دیتے ہوئے کہا۔

اس گارڈ کو ہمیں روکو۔ میں ہتیک کر کے ابھی بات کرتا ہوں۔
اور ایڈز آل۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے ہاتھ بڑھا
کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ وہ کچھ گیا تھا کہ ہمزی اب مضمین روم میں جا
کر سکرین پر انہیں ہتیک کرنا چاہتا ہے لیکن ظاہر ہے اس نے
ہتیکنگ لائن تو زدی تھی اس لئے وہ المیہ خان سے یہ تھا ہوا تھا۔
جب وہ لائن آف دیکھے گا تو وہ چونک نہیں پڑے گا۔ اچانک
ساتھ والی کرسی پر پٹھی جویا نے کہا۔

کیوں چونکے گا۔ عمران نے کہا۔
کاشو کے مطابق تو وہ آہستہ آہستہ حرکت کر رہے ہیں۔ لائن
توڑنے کے لئے تو ظاہر ہے تیز حرکت چاہئے۔ جویا نے کہا تو
عمران بے اختیار چونک پڑا۔

اوہ۔ واقعی اس پہلو کا تو مجھے خیال ہی نہ آیا تھا۔ بہر حال ٹھیک
ہے وہ بات کرے گا تو دیکھا جائے گا۔ عمران نے کہا اور جویا

نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر سے سہمی کی آواز اٹھنے
لگی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

ایلو ایلو۔ ہمزی کاننگ۔ اور۔ ہمزی کی تیز آواز سنائی
دی۔

میں سر۔ کیپٹن کاشو انڈک یو۔ اور۔ عمران نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

گیٹ ہاؤس کا وہ ہال کمرہ سکرین پر آ ہی نہیں رہا۔ کیا ہوا ہے
وہاں۔ اور۔ ہمزی نے اہتائی حیرت بھرے سچے میں کہا۔

وہاں کیا ہو سکتا ہے جناب۔ کوئی ٹکنیکی خرابی ہو گئی ہو گی۔
اور۔ عمران نے بڑے معصوم سے سچے میں کہا۔

گارڈ موجود ہے۔ اور۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔
میں سر۔ اور۔ عمران نے جواب دیا۔

بات کراؤ اس سے۔ اور۔ ہمزی نے کہا۔
میں سر۔ میں گارڈز کو بول رہا ہوں جناب۔ اور۔ عمران
نے اس بار شن جو کے سچے میں کہا۔

شن جو۔ کیا اندر فائرنگ بھی ہوئی تھی۔ اور۔ ہمزی نے
کہا۔

فائرنگ۔ نہیں سر۔ میں اور گارڈز کانگ گیٹ ہاؤس کے باہر
ڈیوٹی دے رہے تھے۔ مین دروازہ بھی کھلا ہوا تھا کہ اچانک ہمیں
ایسی آوازیں سنائی دیں جیسے کوئی کراہ رہا ہو اور گھٹ رہا ہو۔ ہم

دونوں اندر گئے تو ہاں میں موجود پاکیشیائی مجنبت اس طرح حرکت کر رہے تھے جیسے کوئی آدمی ہوش میں آ رہا ہو۔ اور..... عمران نے جواب دیا۔

”ہو نہ۔ کوئی گریز بہر حال ہے۔ کیپٹن کاشو۔ اور..... ہمزی نے کہا۔

”نہیں سر۔ اور..... اس بار عمران نے فوراً ہی کیپٹن کاشو کے لہجے میں جواب دیا اور ساتھ ہی پٹھی جو لیا عمران کو انتہائی تو صیفی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

”میں آ رہا ہوں۔ پھر تم نے میرے ساتھ چلنا ہے۔ اور..... ہمزی نے کہا۔

”نہیں سر۔ اور..... عمران نے جواب دیا۔

”اور اینڈ آل..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

”اب وہ کہاں سے نمودار ہو گا۔ جو لیا نے پوچھا۔

”سائینڈ روم سے..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا جو سائینڈ پر تھا۔

”کیا فائل میں درج تھا یہ راستہ..... جو لیا نے بھی اٹھ کر اس کے ساتھ کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ اور سنو ہو سکتا ہے اس کے ساتھ اور آدمی بھی ہوں اس

لئے تم نے پوری طرح محتاط رہنا ہے اور انہیں زندہ رکھنا ہے۔ عمران نے کہا اور جو لیا نے اشارات میں سر ہلادیا اور پھر وہ دروازے کی دوسری طرف کھڑی ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد اس کمرے کی طرف سے گونگواہٹ کی تیز آوازیں سنائی دینے لگیں اور وہ دونوں چونک کر سیدھے ہو گئے۔ چند لمحوں بعد یہ آوازیں بند ہوئیں تو اس کے ساتھ ہی سرسراہٹ کی ایسی آواز سنائی دی جیسے کوئی دیوار حرکت کر رہی ہو اور عمران نے جو لیا کو ہوشیار رہنے کا اشارہ کر دیا۔ پھر اچانک دروازہ کھلا اور ہمزی اندر سے باہر آیا۔ اس کے پیچھے سامن تھا۔ عمران اور جو لیا سائینڈ دیواروں سے پشت لگائے کھڑے تھے اور پھر جیسے ہی وہ دونوں تیزی سے چلتے ہوئے باہر آئے عمران اور جو لیا ان دونوں پر بھوکے عقابوں کی طرح بھٹ پڑے اور دوسرے لمحے وہ دونوں ہی پھٹتے ہوئے اچھل کر فرش پر جا گرے اور پھر اس سے چلتے کہ وہ پھلتے عمران اور جو لیا ایک بار پھر ان پر بل پڑے اور پھر ان کی کنکٹیوٹ پر پڑنے والی بھرپور ضربوں نے انہیں دوسرے لمحے دنیا و مافیہا سے بے خبر کر دیا۔ وہ بے ہوش ہو چکے تھے۔

”تم یہیں رو کو میں اندر جا کر دیکھتا ہوں کہ کیا پوزیشن ہے۔ اگر کوئی مداخلت ہو تو پھر تم جیسے چاہو ویسے ہی صورت حال سے نمٹ لینا..... عمران نے کہا اور تیزی سے کمرے میں داخل ہو گیا۔ سامنے کی دیوار ابھی ہوتی تھی اور سیڑھیاں نیچے جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔ عمران تیزی سے سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔ سیڑھیوں کے اختتام پر ایک

نولادی دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا۔ عمران اندر داخل ہوا تو وہ ایک طویل راہداری میں پہنچ گیا۔ وہ راہداری میں چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ راہداری آگے جا کر مڑ گئی تھی اور پھر اس کے مڑتے ہی ایک دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا۔ عمران اس دروازے میں داخل ہوا تو وہ بے اختیار رک گیا کیونکہ یہ ایک کافی بڑا کمرہ تھا جس میں ہر طرف مختلف مشینیں موجود تھیں۔

”اوہ۔ تو یہ ہے کنٹرول کا مشین روم..... عمران نے کہا اور پھر اس نے جلدی جلدی وہاں کا جائزہ لیا اور پھر آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے وہ کمرے بھی دیکھ لئے جو ریست روم کے طور پر استعمال ہوتے تھے۔ وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا اس لئے عمران واپس مڑا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس آفس میں دوبارہ پہنچ گیا جو سیکیورٹی آفس تھا۔ جو لیا نے اس دوران ہمزی اور سامن کو اٹھا کر کرسیوں پر بٹھا دیا تھا البتہ وہ ابھی تک بے ہوش تھے۔

”اور کوئی آدمی نہیں ہے..... عمران نے کہا۔

”لیکن اب تم کیا کرنا چاہتے ہو۔ یہ کیپٹن کاشو تو ہوش میں آتے ہی سب کو آگاہ کر دے گا اور پھر کتل جوش کو بھی اطلاع مل جائے گی..... جو لیا نے کہا۔

”میں نے چیک کر لیا ہے۔ یہاں بھی ٹرانسمیٹر ہے اور مشین روم کو اندر سے ہی کھولا جاسکتا ہے باہر سے نہیں اس لئے اب ہم اندر ہی رہیں گے..... عمران نے کہا۔

”ایسا نہ ہو کہ ہم اندر پھنس جائیں..... جو لیا نے کہا۔

”نہیں۔ وہاں سے لازماً کوئی اور راستہ بھی ہو گا۔ فائل میرے پاس موجود ہے چیک کر لیں گے۔ تم ساتھیوں کو بلاؤ..... عمران نے کہا۔

”کیا سب کو بلانا ہے..... جو لیا نے پوچھا۔

”ہاں۔ اور انہیں کہنا ہے کہ وہ ان دونوں گارڈوں کو بھی لے آئیں جو برآمدے میں موجود تھے..... عمران نے کہا تو جو لیا سر ہلاتی ہوئی کمرے سے باہر چلی گئی۔ عمران کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کی پیشانی پر سوچ کی لکیریں ابھری ہوئی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد اس کے ساتھی اندر داخل ہوئے تو صفدر اور تنویر نے کانڈھوں پر ان دو مردہ گارڈوں کو بھی اٹھایا ہوا تھا۔

”کیپٹن شکیل اور ٹائیگر تم ان دونوں کو اٹھاؤ اور نیچے لے جاؤ۔

”میں آ رہا ہوں..... عمران نے کہا۔

”نیچے کدھر..... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

”ادھر اس دروازے سے راستہ جاتا ہے..... عمران نے کہا تو صفدر ادھر مڑ گیا۔ اس کے پیچھے تنویر تھا جبکہ کیپٹن شکیل اور ٹائیگر نے آگے بڑھ کر کرسیوں پر موجود ہمزی اور سامن کو اٹھا کر کانڈھوں پر لا دیا اور پھر وہ بھی صفدر اور تنویر کے پیچھے مڑ گئے۔ عمران نے اٹھ کر کیپٹن کاشو کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ ہتھوڑوں کے بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو

عمران نے ہاتھ ہٹائے اور واپس آکر کرسی پر بیٹھ گیا۔
"جو یا مشین گن اٹھاؤ اور کیپٹن کاشو کی کنکٹی سے لگا دو۔" عمران
نے کہا تو جو یا نے بجلی کی سی تیزی سے اس کے حکم کی تعمیل کر دی۔
اسی لمحے کیپٹن کاشو نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ ٹھٹھ کی
وجہ سے اس کا چہرہ مسخ ہو رہا تھا۔

"کیپٹن کاشو۔ مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔" عمران نے انتہائی
سردہجے میں کہا تو جو یا نے اس کی کنکٹی سے لگائی ہوئی مشین گن کی
نالی کو اور زیادہ پریس کر دیا۔

"مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ فار گاڈ سبک۔ مجھے مت مارو۔ میری
بہاں اب صرف چند دن کی ڈیوٹی باقی رہ گئی ہے۔ میں نے پھر باجیان
چلے جانا ہے۔ وہاں میری بیوی اور چھوٹے چھوٹے بچے میرے منتظر
ہوں گے۔ پلیر فار گاڈ سبک کچھ پر رحم کرو۔" کیپٹن کاشو نے بری
طرح گونگواتے ہوئے کہا۔

"اگر تم اپنی جان بچانا چاہتے ہو اور صحیح سلامت واپس جانا چاہتے
ہو تو جہیں ہمارا ساتھ دینا ہو گا۔ بولو۔" عمران نے اسی طرح سرد
ہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے ہٹاؤ۔ میں کیا کروں۔ میں مرنا نہیں چاہتا۔ پلیر
مجھے مت مارو۔" کیپٹن کاشو نے اسی طرح گونگواتے ہوئے ہجے
میں کہا اور اس کے ہجے اور انداز سے ہی عمران کچھ گیا کہ کیپٹن کاشو
فطری طور پر بزدل آدمی ہے۔

"سنو۔ تم ہر کوئی آج نہیں آئے گی اور تم بچ بھی جاؤ گے۔ اب
میری بات غور سے سنو۔ ہم نے اندر جانے کا راستہ کھول لیا ہے اور
ہماری اور سامن دونوں کو باہر بلا کر بے ہوش کر دیا ہے اور اب ہم
دونوں کے علاوہ ہمارے تمام ساتھی نیچے پہنچ چکے ہیں۔ ہماری اور
سامن کو بھی میں نے ساتھ ہی نیچے بھجوا دیا ہے۔ یہاں باہر برآمدے
میں جہارے دو گارڈز تھے۔ وہ ہلاک ہو چکے ہیں لیکن ان کی لاشیں بھی
میں نے نیچے بھجوا دی ہیں۔ جہارے جو دو گارڈز گیسٹ ہاؤس کے باہر
پہرہ دے رہے تھے وہ اندر قید ہیں اور کرسیوں پر بندھے ہوئے اور
بے ہوش ہیں۔ ہم بھی اب نیچے جا رہے ہیں۔ ہمارا مشن کیڈو یا ریڈ
آرمی کے خلاف نہیں ہے۔ وہ اب تک ہم اس پورے جزیرے کو
تباہ کر چکے ہوتے اور یہاں موجود ریڈ آرمی کا خاتمہ بھی کر چکے
ہوتے۔ ہمارا مشن داگ جزیرے کے خلاف ہے جہاں ایک مجرم
تحقیق کا اڈا ہے۔ اس مجرم تحقیق کے ساتھ میجر شائنگ، ہماری اور
کرئل جوش تینوں قضیہ طور پر ملے ہوئے ہیں۔ ہم نے نیچے مشین
روم سے دو گیس حاصل کرنی ہے جس سے داگ جزیرے کو اوہن کر
کے تباہ کیا جاسکے۔ ہتھانچہ یہ گیس حاصل کر کے ہم سمندر کے اندر
ہی سے داگ جزیرے پر چلے جائیں گے اور پھر اسے تباہ کر کے
خاموشی سے ہکاڈو چلے جائیں گے جبکہ کرئل جوش کل یہاں آ رہا
ہے۔ کیپٹن فو ما پو اور ریڈ آرمی کے دوسرے لوگوں کو ابھی تک
ہمارے بارے میں اتنی ہی اطلاع ہے کہ ہم گیسٹ ہاؤس میں ہے

ہوش یا بے حس و حرکت چسے ہوئے ہیں۔ تم نے صرف اتنا کرنا
ہے کہ کرئل جوش کے آنے تک خاموش رہنا ہے۔ باہر موجود گارڈز
کے بارے میں جو مرضی آئے تم یہاں نہ کر دینا یہ ہماری اپنی ذمہ داری
ہے۔ بہر حال ان کی لاشیں ہم سمندر میں بہا دیں گے تاکہ تم پر کوئی
حرف نہ آئے۔ گیسٹ ہاؤس اندر سے بند ہے اس کے پاس موجود
گارڈز کے بارے میں کبھی کبھو وہ ڈیوٹی دے کر چلے گئے ہیں۔ تم
نے سب کو یہی بتانا ہے کہ کرئل جوش، کیپٹن فو ما پو سے رابطہ
کرے گا تو ظاہر ہے اسے کچھ معلوم نہ ہو گا اور اگر وہ ہماری سے رابطہ
کرے گا تو ہماری سے ہم اپنے مطلب کی تسلی کر دیں گے۔ جب
کرئل جوش یہاں آکر گیسٹ ہاؤس کھلوائے گا اور اسے پتہ چلے گا کہ
ہم یہاں موجود نہیں ہیں اور جزیرے کو بھی کوئی نقصان نہیں پہنچا تو
وہ خاموش ہو جائے گا کیونکہ وہ خود مجرم تحقیق سے ملتا ہوا ہے اس نے
ظاہر ہے کہ وہ اعلیٰ حکام کو کسی قسم کی رپورٹ دینے کے قابل نہ ہو
گا۔ اس دوران ہمارا مشن مکمل کر کے ہکاڈو اور پھر وہاں سے
خاموشی سے واپس چلے جائیں گے۔ یہ جہارے لئے آخری موقع ہے۔
اگر تم تعاون نہ کرو گے تو جہیں ابھی ہلاک کر کے جہادری لاش بھی
ہم نیچے لے جائیں گے اور پھر جہادری لاش بھی سمندر میں بہا دی
جائے گی۔ پھر کسی کو بھی معلوم نہ ہو سکے گا کہ کیپٹن کاشو کہاں گیا۔
تم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنی بیوی بچوں کو دیکھنے اور ان سے ملنے سے
محروم ہو جاؤ گے۔ بولو۔ دو ٹوک جواب دو۔ تعاون کرتے ہو یا

نہیں۔" عمران نے اسے پوری تفصیل سے آئندہ کالانڈر عمل بتاتے
ہوئے انتہائی سردہجے میں کہا۔
"مم۔ میں مکمل تعاون کروں گا۔ میں زندہ رہنا چاہتا ہوں۔"
عمران کی توقع کے عین مطابق کیپٹن کاشو نے فوراً کہا۔
"سوچ لو۔ ہم نیچے سے اور سب کچھ چیک کرتے رہیں گے۔ اگر
کرئل جوش کو یہاں آنے سے پہلے کسی بات کا پتہ چلا تو تم دوسرا
سانس نہ لے سکو گے۔" عمران نے اسی طرح سردہجے میں کہا۔
"نہیں۔ میں سب سنبھال لوں گا۔ تم بے فکر رہو۔" اس بار
کیپٹن کاشو نے با اعتماد ہجے میں کہا تو عمران نے ایک غویل سانس
لیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے جو یا کو ایک طرف ہونے کا اشارہ کیا تو
جو یا تیزی سے پیچھے ہٹتی چلی گئی۔ اسی لمحے عمران کا بازو گھوما اور کنکٹی
پر اچانک پڑنے والی ضرب سے کیپٹن کاشو کے صدمے سے ایک بار پھر
پتھ پتھ گئی اور پھر اس کی گردن دھلک گئی۔ عمران نے پردے کی
بجلی ہوئی رسیاں کھولیں اور پھر انہیں تیزی سے واپس اس کنکٹی کی
رینگ میں لگا دیا تاکہ کسی کو معلوم نہ ہو سکے۔
"آؤ جو یا۔ اب اس سے زیادہ اور کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔" عمران
نے جو یا سے کہا اور تیزی سے اس دروازے کی طرف چڑھ گیا جہاں
سے راستہ نیچے جانا تھا۔
"کچھ تو کچھ نہیں آرہی کہ یہ گارڈز کے غائب ہونے کی کہانی کو
کیسے ایڈجسٹ کرے گا۔" جو یا نے عمران کے پیچھے آتے ہوئے

کہا۔

"اپنی جان بچانے کے لئے کچھ نہ کچھ بہر حال کرے گا۔" عمران نے جواب دیا۔

"لیکن اگر ہم اسے ہلاک کر کے اس کی لاش بھی نیچے لے جاتے تو کسی کو کچھ معلوم نہ ہو سکتا۔" جو یا نے عمران کے پیچھے سیزھیاں اترتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح یہ بات یقینی ہو جاتی کہ ہم نیچے موجود ہیں اور پھر کرنل جوشن جرے پر لینڈی نہ کرے گا اور ہم بھی فوری طور پر ہلاک کر دیئے جائیں گے۔ دراصل میں اس کرنل جوشن کو ہر صورت میں کور کرنا چاہتا ہوں۔" عمران نے کہا اور جو یا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

میز پر موجود فون کی گھنٹی بجتے ہی کرنل جوشن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ہیس۔" کرنل جوشن نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سر ڈیفنس سیکرٹری صاحب کی کال ہے۔ آپ انہیں آفس فوراً ڈائریکٹ فون کریں۔" دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی آواز سنائی دی تو کرنل جوشن بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے ذہن میں فوراً ہی خدشہ ابھرا کہ کہیں اس عمران نے کسی طرح ڈیفنس سیکرٹری صاحب کو تو حالات نہیں بتا دیئے لیکن پھر اسے یہ سوچ کر اطمینان ہو گیا کہ ہمزی کی رپورٹ کے مطابق اس نے انہیں خصوصی سڑکی مدد سے نہ صرف بے حس و حرکت کر دیا ہے بلکہ وہ بے ہوش بھی ہیں اور کل صبح تک ان کے ہوش میں آنے کے کوئی امکانات نہیں ہیں اور کیڈو جرے سے اگر کسی طرح بھی عمران

نے ڈیفنس سیکرٹری سے رابطہ کیا ہوتا تو ہمزی کو یقیناً معلوم ہو جاتا۔ چنانچہ اس نے رسیور دکھا اور پھر ایک کونے میں بڑے ہوئے سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھا لیا اور پھر اس پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ہیلو۔" رابطہ قائم ہوتے ہی ڈیفنس سیکرٹری کا شمار خصوصی آواز سنائی دی۔

"کرنل جوشن بول رہا ہوں سر۔" کرنل جوشن نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کرنل جوشن فوراً میرے خصوصی آفس پہنچو۔ انتہائی ضروری بات کرنی ہے تم سے جو فون پر نہیں ہو سکتی۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل جوشن نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے ذہن میں ایک بار پھر خدشات ابھرا آئے تھے لیکن ظاہر ہے اب اسے بہر حال وہاں جانا تھا۔ چنانچہ وہ اٹھا اور آفس سے نکل کر راہداری سے گزر کر پورچ کی طرف بڑھ گیا جہاں اس کی خصوصی کار اور ڈرائیور موجود تھا۔

"ڈیفنس آفس چلو۔" کرنل جوشن نے کار کی عقبی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے ڈرائیور سے کہا۔

"ہیس سر۔" ڈرائیور نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور کار آگے بڑھا دی۔ ریڈ آرمی کے ہیڈ کوارٹر سے کار نکل کر مختلف سڑکوں پر گھومتی ہوئی ڈیفنس آفس کی عالی شان چار منزلہ عمارت کے

کپاؤنڈ میں داخل ہو کر اس راستے کے سامنے جا کر رک گئی جو دی آئی پی راستہ کہلاتا تھا۔ کرنل جوشن کار سے نیچے اترتا تو وہاں موجود گارڈ نے اسے سیٹ کیا۔ کرنل جوشن سر ہلاتا ہوائفٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ڈیفنس سیکرٹری کا شمار خصوصی آفس میں پہنچ گیا۔ یہاں ہر آفس کی سیکورٹی کے خصوصی انتظامات تھے اور یہاں ڈیفنس سیکرٹری صاحب ایسی میٹنگ رکھا کرتے تھے جنہیں ٹاپ سیکرٹ رکھا جانا مقصود ہوتا تھا۔ کرنل جوشن ایک کرسی پر خاموشی سے بیٹھ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ گارڈ نے اس کے یہاں پہنچنے کی اطلاع ڈیفنس سیکرٹری تک پہنچا دی ہوگی اور وہی ہوا۔ پانچ منٹ بعد کرے کا اندرونی دروازہ کھلا اور ادھیڑ عمر لیکن باوقار شخصیت کے مالک باچان کے ڈیفنس سیکرٹری اندر داخل ہوئے تو کرنل جوشن نے صرف اٹھ کھڑا ہوا بلکہ اس نے اسے فوجی سیٹ پر بھی کیا۔

"بٹھو کرنل جوشن۔" ڈیفنس سیکرٹری نے دھیے لہجے میں کہا اور پھر وہ اپنے لئے مخصوص کرسی پر بیٹھ گئے۔

"میں نے تمہیں یہاں اس لئے بلوایا ہے کہ مجھے کیڈو کے بارے میں ایک عجیب سی رپورٹ ملی ہے اور کیڈو ریڈ آرمی کی نگرانی میں ہے۔" ڈیفنس سیکرٹری نے اپنے مخصوص لہجے میں کرنل جوشن سے مخاطب ہو کر کہا تو کرنل جوشن کا دل بے اختیار تیزی سے دھڑکنے لگا۔

"کیسی رپورٹ جناب۔" کرنل جوشن نے بڑی مشکل سے

اپنے آپ کو نارمل دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے ابکریا ہے ایک خفیہ رپورٹ موصول ہوئی ہے کہ ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم ڈونفن نے کیڈو کے قریب کسی چھوٹے سے جزیرے پر اپنا اڈا بنایا ہوا ہے۔ یہ اطلاع مصدقہ ذرائع سے معلوم ہوئی ہے اس لئے مجھے اس اطلاع پر شدید تشویش ہے کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ کیڈو پر ہماری تنصیبات انتہائی خفیہ ہیں۔ اگر ان تنصیبات کے بارے میں ابکریا اور دوسرے یورپی ممالک کو اطلاع مل گئی تو ہمارے لئے حکومتی سطح پر انتہائی پریشانی کمزور ہو جائے گی۔ ڈیفنس سیکرٹری نے کہا تو کرئل جوشن نے بے اختیار اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔

"جناب کیڈو کے قریب تو بے شمار چھوٹے چھوٹے غیر نامیہ غیر آباد ناؤ مٹا جزیرے ہیں۔ کیا اطلاع میں کسی جزیرے کو مارک کیا گیا ہے یا نہیں۔ کرئل جوشن نے اس بار قدرے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ صرف اتنا بتایا گیا ہے کہ وہ جزیرہ کیڈو کے قریب ہے اور میں نے آپ کو یہاں خصوصی آفس میں اس لئے کال کیا ہے کہ میں آپ کو اس سلسلے میں خصوصی ہدایات دیتا چاہتا ہوں۔ آپ ریڈ آرمی کے خصوصی تربیت یافتہ افراد کو ان تمام قریبی جزیروں پر پہنچائیں اور یہاں بھی اس مجرم تنظیم کا کوئی چھوٹا یا بڑا اڈا ہو اسے ہر قیمت پر تباہ کر دیں اس کے لئے آپ کو جس حد تک بھی جانا پڑے

چلے جائیں کیونکہ حکومت باپان یہ بات برداشت نہیں کر سکتی کہ کسی مجرم تنظیم کا اڈا باپان میں ہو اور دوسری بات یہ کہ اس کی وجہ سے کیڈو میں ہماری خفیہ تنصیبات غیر ملکی نوٹس میں آجائیں گی۔ یہ آپریشن آپ کو اپنی نگرانی میں کرنا ہو گا۔ میں آپ سے زیادہ اور کسی پر مجبور نہ نہیں کرتا ورنہ میں ملٹری انٹیلی جنس کو یہ ناسک دے دیتا۔ ڈیفنس سیکرٹری نے کہا تو کرئل جوشن نے بے اختیار دل ہی دل میں ہنس پڑا۔ اب وہ ڈیفنس سیکرٹری کو کیا بتاتا کہ جس پر وہ اس قدر اعتماد کر رہے ہیں وہ اس مجرم تنظیم کا پہلے سے ہی بڑا آلہ کار ہے۔

"فحشک ہے سر۔ آپ قطعاً بے فکر رہیں۔ میں فوری طور پر تمام انتظامات کر کے کل خود کیڈو پہنچ جاتا ہوں اور پھر میں وہاں بیچہ کر اپنی نگرانی میں تمام ایشن مکمل کروں گا اور اگر وہاں واقعی ایسا کوئی اڈا ہوا تو میرا وعدہ کہ اسے مکمل طور پر تباہ کر دیا جائے گا۔ کرئل جوشن نے کہا۔

"اوکے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ کیڈو جزیرے کی سیکورٹی مزید سخت کر دیں۔ ڈیفنس سیکرٹری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔

"میں سر۔ کرئل جوشن نے بھی اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر ڈیفنس سیکرٹری کو سیلٹ کیا اور ڈیفنس سیکرٹری سر کے اشارے سے اس کے سیلٹ کا جواب دے

کر واپس اس اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ کرئل جوشن اس وقت تک اپنی جگہ پر کھڑا رہا جب تک کہ ڈیفنس سیکرٹری دروازے میں داخل ہو کر چلے نہیں گئے۔ ان کے جانے کے بعد کرئل جوشن تیز تیز قدم اٹھاتا خصوصی آفس سے نکل کر فلٹ کے ذریعے واپس دی آئی پی پورچ میں پہنچا۔ وہاں اس کی کار موجود تھی۔ وہ کار میں بیٹھ گیا اور پھر اس نے ڈرائیور کو واپس ریڈ آرمی کے ہیڈ کوارٹر پہنچنے کا کہہ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں مختلف خیالات کا ٹانا بانا سا ابھرا آیا۔ وہ کل صبح دیکھے بھی کیڈو جا رہا تھا اور ڈونفن کے سپر چیف نے بھی اس کے ساتھ جانا تھا اور کرئل جوشن نے اسے پاکاؤ پہنچنے کا کہہ دیا تھا لیکن وہ اب سوچ رہا تھا کہ کیا وہ اسے اپنے ساتھ لے جائے یا نہیں کیونکہ اب اسے بہر حال اپنے ساتھ ریڈ آرمی کے خصوصی ایشن گروپ کے چند افراد کو لے جانا ہو گا تاکہ ڈیفنس سیکرٹری کو مطمئن کیا جاسکے۔ اسے معلوم تھا کہ ریڈ آرمی ہیڈ کوارٹر میں ایسے آدمی موجود ہیں جو اعلیٰ حکام کو خفیہ رپورٹیں دیتے رہتے ہیں اس لئے اسے ڈیفنس سیکرٹری کے حکم کے مطابق ایشن گروپ کے افراد کو تو بہر حال ساتھ لے جانا ہو گا۔ یہ باتیں سوچتا ہوا وہ اپنے آفس میں پہنچ گیا۔ مسئلہ یہ تھا کہ وہ ڈونفن کے سپر چیف ایلفرڈ سے وعدہ کر چکا تھا اور سپر چیف سے اسے جس قدر ہماری معاونہ مسلسل مل رہا تھا اس لحاظ سے تو وہ ساری عمر بھی ریڈ آرمی میں رہ کر نہ کما سکتا تھا اور یہ سارا سرمایہ کرئل جوشن نے ابکریا کے بنکوں میں منتقل کیا ہوا

تھا تاکہ ریٹائرمنٹ کے بعد وہ مستقل طور پر ابکریا میں شغف ہو کر عیش و آرام کی زندگی گزار سکے۔ لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کا مسئلہ درمیان میں آگیا تھا اور اب جب یہ مسئلہ ختم کرنے والا تھا تو ڈیفنس سیکرٹری نے اس کے ذمے یہ ناسک لگایا تھا۔ وہ آفس میں بیٹھا یہ سب کچھ سوچتا رہا۔ پھر اچانک اس نے اس انداز میں کندھے جھٹکے جیسے وہ کسی نیچے پر پہنچ گیا ہو۔ اس نے سامنے پڑے ہوئے سفید رنگ کے فون کا رسپونڈ اٹھایا۔ اور تیزی سے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"میں سر۔ دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"میرے مناشو کو میرے آفس بھیجیے فوراً۔ کرئل جوشن نے کہا اور رسپونڈ رکھ دیا۔ میرے مناشو ایشن گروپ کا چیف تھا۔ وہ باپان کی ٹاپ سیکرٹریٹ انجینئری میں کام کر چکا تھا اور باپان کا انتہائی فعال اور ذہین سیکرٹریٹ انجینٹ تھا جاتا تھا۔ اس کے دیکارڈ پر بے شمار کارنامے موجود تھے۔ میرے مناشو کرئل جوشن کا احسان مند بھی تھا کیونکہ ایک بار میرے مناشو کے خلاف اس کی ایک سنگین غلطی کی بنا پر کورٹ مارشل کا حکم دے دیا گیا تھا۔ اس کورٹ مارشل کا چیف جج کرئل جوشن تھا اور پھر کرئل جوشن نے اسے نہ صرف ہار کر دیا تھا بلکہ اس کے کہیں کو اس انداز میں رپورٹ کیا گیا تھا کہ اعلیٰ حکام کو یقین آگیا تھا کہ غلطی میرے مناشو کی عبوری تھی۔ اس نے دائرہ نہ کی

تھی یمن اعلیٰ حکام نے اسے سیکرٹ ہینسی سے ہمیشہ کے لئے فارغ کر دیا تھا مگر کرنل جوشن نے ویٹس سیکرٹری کو خصوصی سفارش کر کے اسے ریڈ آرمی میں شامل کر لیا تھا اور پھر اسے ایکشن گروپ کا چیف بھی بنا دیا تھا۔ وہ اسے ذاتی طور پر پسند کرتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اب میجر متاشو ایک لحاظ سے کرنل جوشن کا بے دام غلام بن چکا تھا۔ یہی سب کچھ سوچ کر ان حالات میں اس نے میجر متاشو کی مدد حاصل کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اسے یقین تھا کہ میجر متاشو کو جب وہ دولت دینے کا لالچ دے گا تو میجر متاشو اس کے احسان اور بھاری دولت کے لالچ میں خاموشی سے اس کی مکمل مدد کرے گا۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

”یہیں کم ان“..... کرنل جوشن نے اونچے لہجے میں کہا تو دروازہ کھلا اور پانچویں کی نسبت قدرے لمبے قد اور ٹھوس جسم کا مالک میجر متاشو اندر داخل ہوا۔ اس نے کرنل جوشن کو سہلوت کیا۔

”یہ تھو میجر“..... کرنل جوشن نے کہا تو میجر متاشو میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

”میجر متاشو اگر میں ذاتی طور پر تمہیں کوئی کام کہوں تو کیا تم کرو گے“..... کرنل جوشن نے ہمدردی سے پوچھا۔

”میں متاشو کرنل جوشن کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر قدرے حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ آج تک کرنل جوشن نے ایسی کوئی بات کہی نہ کی تھی۔

”سر میں آپ کا احسان مند ہوں۔ آپ کے ذاتی کام کے لئے اگر مجھے اپنی جان بھی دینی پڑی تو میں اس سے دریغ نہ کروں گا۔“ میجر متاشو نے واقعی خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

”لیکن اس کے لئے تمہیں رازداری کا حلف دینا ہو گا“..... کرنل جوشن نے کہا تو میجر متاشو نے کمرے ہو کر اپنا ایک ہاتھ اونچا کیا اور پھر بالاعدہ حلف دیا کہ وہ مکمل رازداری بھی رکھے گا اور کرنل جوشن کا مکمل طور پر وفادار بھی رہے گا۔

”گڈ۔ اب یہ تھو اور میری بات خور سے سنو“..... کرنل جوشن نے مسکراتے ہوئے کہا تو میجر متاشو دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

”میجر متاشو۔ میں چاہتا ہوں کہ ریڈ آرمی سے ریٹائرمنٹ کے بعد ایکریٹیا سٹیل ہو جاؤں اور وہاں اپنی زندگی انتہائی عیش و آرام سے گزاروں۔ تمہیں معلوم ہے کہ میری یہاں پوسٹنگ میری بیوی کی وجہ سے ہے اور میری بیوی انتہائی کچھ عورت ہے۔ دو میری پوری تنخواہ اپنے قبضے میں رکھتی ہے اور مجھے معلوم ہے کہ اس کے ذہن میں دولت خرچ کرنے اور عیش کرنے کا کوئی تصور تک نہیں ہے“..... کرنل جوشن نے کہا۔

”یہیں سر۔ میں جانتا ہوں“..... میجر متاشو نے جواب دیا۔

”اس لئے میں نے دولت کمانے کے لئے ایک اقدام کیا ہے اور وہ اقدام یہ ہے کہ ایک بین الاقوامی تنظیم ہے ڈولفن جو ایکریٹیا اور یورپی ممالک کی جعلی کرنسی چھاپتی ہے۔ کیا تمہیں اس کے بارے

میں معلوم ہے“..... کرنل جوشن نے کہا۔

”یہیں سر۔ لیکن اس کا دائرہ کار تو ایکریٹیا اور یورپی ممالک ہیں“..... میجر متاشو نے کہا۔

”ہاں۔ لیکن اس نے اسرائیل سے ایک معاہدہ کیا ہے جس کے تحت اس نے تمام اسلامی ممالک کی جعلی کرنسی کثیر تعداد میں چھاپ کر اسرائیل کے ایجنٹوں کے حوالے کرنی ہے اور اسرائیل کے ایجنٹ اس کرنسی کو تمام اسلامی ممالک میں پھیلا دیں گے۔ ڈولفن چونکہ جعلی کرنسی اس انداز میں چھاپتی ہے کہ اسے خصوصی مشینوں سے چیک کئے بغیر جعلی سمجھا ہی نہیں جا سکتا اس لئے اسرائیل نے یہ معاہدہ ڈولفن سے کیا ہے۔ اسرائیل کا مقصد تمام اسلامی ممالک کی معیشت کو تباہ کرنا ہے۔ ڈولفن کا پریس سیکشن پہلے کیڈو میں تھا لیکن جب کیڈو پر ریڈ آرمی نے قبضہ کیا تو میرے علم میں یہ بات آگئی۔ پھر ڈولفن کے سرچیف نے مجھ سے رابطہ کیا اور پریس سیکشن کی بات چھپانے اور اسے کیڈو کے قریب واگ جریرے پر بنانے میں مدد دینے کے لئے کہا۔ میں نے کثیر معاوضے کے عوض اس کی حامی جبری۔ اس میں کیڈو پر ریڈ آرمی کے انچارج میجر شاہگ اور کیڈو کے مشین روم کے انچارج ہنری کو بھی شامل کر لیا گیا۔ پتا چڑھنے ڈولفن نے خفیہ طور پر واگ جریرے کے اندر کھدائی کر کے وہاں ایک مشین روم بھی تیار کیا تاکہ جریرے کی حفاظت کی جا سکے اور نیچے ایک کپیوٹرائزڈ پریس سیکشن بھی قائم کر دیا۔ اس پریس

سیکشن کی تمام مشینری آؤٹریک ہے اس لئے اسے صرف ایک آدمی سامن آریٹ کرتا ہے۔ واگ کے مشین روم کا انچارج ماسٹر ڈیوڈ تھا۔ ہنری نے یہ کیا کہ کیڈو کے حفاظتی حصار کو واگ تک پھیلا دیا اس طرح واگ مکمل طور پر محفوظ ہو گیا اور ڈولفن کا کام شروع ہو گیا۔..... کرنل جوشن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو میجر متاشو کے چہرے پر دلچسپی اور اشتیاق کے تاثرات ابھر آئے۔

”پھر کیا ہوا سر۔ کیا کوئی وطن پیش آگئی ہے“..... میجر متاشو نے کہا۔

”ہاں۔ ڈولفن کے آدمیوں کی غلطی سے اس پریس سیکشن کا علم پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہو گیا ہے اور انہیں اصل پلان کا بھی علم ہو گیا ہے۔..... کرنل جوشن نے کہا تو میجر متاشو بے اختیار اچھل پڑا۔

”اوہ۔ اوہ۔ سر۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس تو انتہائی خطرناک سروس ہے“..... میجر متاشو نے کہا۔

”مجھے معلوم ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ علی عمران سے میرے انتہائی قریبی اور ذاتی تعلقات ہیں۔ بہر حال عمران اپنے ساتھیوں سمیت ہاکاڈو چلا گیا۔ اسے واگ کے بارے میں کوئی علم نہ تھا۔ اسے یہ اطلاع ملی تھی کہ کیڈو میں یہ کام ہو رہا ہے لیکن ہاکاڈو میں ڈولفن کی ایجنٹ مارام کہیا نو نے اور وہاں پانچانی ایجنٹ نے اسے یقین دلایا کہ کیڈو میں ایسا کوئی کام نہیں ہو رہا۔ اس پر عمران نے مجھے

فون کیا اور میں نے بھی اس بات کی تصدیق کر دی کہ کیڈو میں ایسا کوئی کام نہیں ہو رہا۔ اس پر وہ واپس چلا گیا اور میں بھی مطمئن ہو گیا لیکن پھر چونک کر اٹھ اٹھا۔ اٹھ اٹھا کہ عمران کو واگ کے بارے میں علم ہو گیا ہے اور وہ اپنے ساتھیوں سمیت وہاں پہنچ گیا ہے لیکن ماسٹر ڈیوڈ نے واگ کو مار کو قسم دینے کی مدد سے سیلڈ کر دیا ہے اور وہ سب آبدوز کی مدد سے کیڈو آگئے ہیں۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی وہاں پہنچ گئے اور پھر انہوں نے واپس جانے کی ٹھان لی کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ مار کو قسم دینے سے سیلڈ واگ جبرہ بغیر اس کے ایٹمی ریز کے اوپن نہیں کر سکتے۔ ان کا خیال تھا کہ وہ پاکیشیا جاکر وہاں سے انتظامات کریں گے اور پھر واپس آئیں گے۔ انہوں نے میجر شانگ اور مادام کیسانو کو یہ خیال بنا کر آبدوز حاصل کی اور اس میں سوار ہو کر وہ پاکاڈو کے لئے روانہ ہو گئے۔ اسی لمحے ہمزی نے مجھے رپورٹ دی تو میں سمجھ گیا کہ عمران کیا چاہتا ہے۔ وہ انتہائی شاطر ذہن کا آدمی ہے۔ اس نے لازماً پاکیشیا حکومت کو واگ کے بارے میں تفصیلی رپورٹ دینی ہے اور پاکیشیا حکومت نے یہ رپورٹ پانچانی حکام کو دے دینی ہے اور پھر وہاں انکو انری شروع ہو جانی تھی جس کی زد میں ظاہر ہے میں نے بھی آجانا تھا۔ چنانچہ میں نے ہمزی کو حکم دیا کہ وہ ماسٹر میراٹلی کی مدد سے اس آبدوز کو سمندر کی تہ میں جہاد کر دے تاکہ یہ لوگ ختم ہو جائیں۔ ہمزی نے ایسا ہی کیا اور آبدوز جہاد ہو گئی لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ اس میں سوار مادام کیسانو، میجر

شانگ اور آبدوز کا عملہ تو ہلاک ہو گیا ہے مگر عمران اور اس کے ساتھی بچ کر واگ جہزے کی بیرونی سطح پر موجود ہیں جس پر ہمزی نے وہاں سٹار میراٹلی فائر کیا لیکن مار کو قسم دینے کے وجہ سے اس نے کام نہ کیا جس پر میں نے میجر شانگ کے بعد کیڈو پر موجود ریڈ آرمی کے کیپٹن جاشورا کو ہمیں پچیس مسلح آدمیوں کے ساتھ وہاں بھیجا۔ عمران زخمی بھی تھا اور وہ سب غیر مسلح تھے اس لئے مجھے یقین تھا کہ وہ لوگ مارے جائیں گے لیکن نتیجہ میری توقع کے برعکس نکلا۔ کیپٹن جاشورا اور اس کے تمام ساتھی ہلاک کر دیے گئے اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھ اسلحہ بھی لگ گیا اور لائیں بھی اور ایک ٹرانسمیٹر بھی۔ عمران نے اس ٹرانسمیٹر پر براہ راست مجھ سے رابطہ کیا اور مجھے دھمکی دی کہ اگر میں نے واگ جہزے کو جہاد کرنے میں اس کی مدد نہ کی تو وہ ڈیفنس سیکرٹری کو سارے حالات بتا دے گا۔ اس کے ڈیفنس سیکرٹری صاحب کے ساتھ انتہائی گہرے تعلقات ہیں اس لئے میرے لئے یہ انتہائی مسئلہ بن گیا تھا جس پر میں نے اسے ایک اور انداز میں ٹھیک کرنے کا پلان بنایا۔ میں نے اسے بتایا کہ میں اس سے مکمل تعاون کرنے پر تیار ہوں اور اس سے مل کر واگ جہزے کو جہاد کر دوں گا۔ چنانچہ میں نے ہمزی کو کال کر کے اسے ساری بات بتائی تو ہمزی نے بتایا کہ وہ انہیں مخصوص سائنسی ریز کی مدد سے بے ہوش کر دے گا۔ میں نے ریڈ آرمی کے کیپٹن فوماچو کو کہہ دیا کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا مہمانوں

کی طرح استقبال کرے اور انہیں گیسٹ ہاؤس میں ٹھہرایا جائے۔ چنانچہ یہ لوگ وہاں پہنچ گئے اور ان کا استقبال مہمانوں کی طرح کیا گیا اور انہیں گیسٹ ہاؤس میں ٹھہرایا گیا۔ ہمزی نے مشین روم سے مخصوص سائنسی ریز گیسٹ ہاؤس میں فائر کر کے انہیں نہ صرف طویل عرصے کے لئے بے حس و حرکت کر دیا بلکہ وہ بے ہوش بھی ہو گئے۔ میں نے ہمزی سے کہا کہ میں خود کیڈو پہنچ کر انہیں ہلاک کر دوں گا تاکہ میری پوری تسلی ہو جائے۔ ہمزی نے مجھے اطلاع دی کہ کام ہو گیا ہے اور اب جب میں کیڈو پہنچوں گا تو یہ لوگ بے ہوش اور بے حس و حرکت ہوں گے۔ کرنل جوشن ایک بار پھر بولتے بولتے رک گیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ مسلسل بولتے بولتے تھک گیا ہو۔ میجر تاشو خاموش بیٹھا رہا لیکن اس کے چہرے پر انتہائی اشتیاق اور دلچسپی کے تاثرات نمایاں تھے۔

اب صورت حال یہ ہے کہ میں نے کل صبح یہاں سے خصوصی طیارے پر پاکاڈو پہنچنا ہے اور پھر وہاں سے پہلی کارپٹر کیڈو جانا ہے۔ اس دوران ڈولفن کے سرچیف ایلفرڈ کی کال آگئی۔ اس نے بتایا کہ اسرائیلی حکام کو اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ان کے پلان کے خلاف کام کر رہی ہے اور وہ ان سے انتہائی خوفزدہ ہیں اس لئے ایلفرڈ نے مجھے کہا کہ وہ میرے ساتھ کیڈو جانا چاہتا ہے تاکہ جب عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کیا جائے تو وہ ان کی لاشیں واپس لے جائے اور انہیں اسرائیلی حکام کو پہنچا کر انہیں بتائے کہ

ڈولفن کتنی بڑی اور طاقتور تنظیم ہے۔ چونکہ مجھے اس پر کوئی اعتراض نہ ہو سکتا تھا کیونکہ میں نے تو ظاہر ہے انہیں اوپن نہیں کرنا تھا بلکہ انہیں ہلاک کر کے ان کی لاشیں سمندر میں ڈلوادینی تھیں اس لئے میں نے حامی بھری اور وہ ہاک جیت طیارے سے پاکاڈو پہنچ رہا ہے جہاں سے وہ میرے ساتھ کیڈو جائے گا۔ کرنل جوشن نے کہا اور ایک بار پھر خاموش ہو گیا اور میجر تاشو کے چہرے پر مزید اشتیاق کے تاثرات ابھر آئے۔

پھر اب کیا ملھن ہے سر۔۔۔۔۔ جب کافی دیر تک کرنل جوشن خاموش رہا تو میجر تاشو نے کہا۔

ہاں۔ اب یہاں سے اس بات کا آغاز ہوتا ہے جس کے لئے میں نے جہیں کال کیا ہے اور تم سے رازداری کا حلف لیا ہے۔ کرنل جوشن نے ایک طویل سانس لیٹے ہوئے کہا۔

نہیں سر۔۔۔۔۔ میجر تاشو نے کہا۔

ابھی تھوڑی دیر پہلے ڈیفنس سیکرٹری صاحب کی کال آئی۔ انہوں نے مجھے آفس بلوایا تھا۔ وہاں انہوں نے مجھے بتایا کہ انہیں ایکریٹیا سے مصدقہ رپورٹ ملی ہے کہ کسی مجرم تنظیم ڈولفن نے کیڈو کے قریب کسی جہزے پر اپنا اڈا قائم کیا ہوا ہے۔ چونکہ کیڈو پر پانچانی حکومت کی تنصیبات انتہائی خفیہ ہیں اس لئے میں ریڈ آرمی کے ایکشن گروپ کو ساتھ لے جاؤں اور خود کیڈو میں پہنچ کر اس جہزے اور اڈے کو ٹریس کر کے اسے ختم کر دوں۔ چونکہ مجھے

معلوم ہے کہ ہر ڈیپارٹمنٹ کی طرح ریڈ آرمی میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو اعلیٰ حکام کو حساس معاملات کے بارے میں خفیہ رپورٹیں دیتے رہتے ہیں اس لئے اگر میں ایکشن گروپ کے بغیر اکیلا گیا تو ڈیفنس سیکرٹری صاحب کو شک پڑ سکتا ہے اور اگر میں ایکشن گروپ کو ساتھ لے گیا تو پھر ڈیفنس کے سپر چیف کا میرے ساتھ جانا اور پھر وہاں پاکیشیائی مہجنوں کی موجودگی اور داگ میں ڈیفنس کے اڈے سمیت سب کچھ ڈیفنس سیکرٹری کے نوٹس میں آجائے گا اور پھر تم جانتے ہو کہ کیا ہو گا۔ ہم سب مارے جائیں گے اس لئے میں نے سوچ کر آخر کار تمہیں اس لئے بلوایا ہے کہ تم ایکشن گروپ میں چند ایسے آدمیوں کا انتخاب کرو جو ہمارے ساتھ وہاں جائیں اور پھر واپسی پر ہم انہیں ہلاک کر دیں اور یہ کہہ دیں کہ وہ مجرموں سے لڑتے ہوئے مارے گئے ہیں اور اڈا سیاہ کر دیا گیا ہے۔ اس طرح معاملات سنبھل جائیں گے۔ کیا تم ایسا کر سکتے ہو؟..... کرنل جوشن نے کہا۔

”سر۔ اس کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔ میرا ایک خاص گروپ ہے جو انتہائی حد تک میرا وفادار ہے اس لئے ان میں سے کوئی بھی زبان نہ کھولے گا۔ یہ میری گارنٹی ہے۔“..... میجر متاشو نے کہا۔

”اوہ۔ وری گڈ۔ پھر تو بہت اچھا ہے اس طرح ہمارے تربیت یافتہ آدمی بھی ضائع نہ ہوں گے اور یہ بھی سن لو کہ اگر معاملات کو تم نے میری مرضی کے مطابق سنبھال لیا تو ڈیفنس سے کثیر دولت

تمہیں بھی مل جائے گی۔“..... کرنل جوشن نے کہا۔

”یہ آپ کی مہربانی ہے جناب۔“..... آپ بے فکر رہیں۔ جیسے آپ چاہیں گے ویسے ہی ہو گا۔“..... میجر متاشو نے کہا۔

”اوکے پھر تم انہیں تیار کر دو اور کل میرے ساتھ پاکادو جاز گئے اور پھر ہم وہاں سے دو پہلی کا پڑوں پر کیڈو بھیج جائیں گے۔“ کرنل جوشن نے مسرت ہرے لہجے میں کہا۔

”بس سر لیکن اگر آپ اجازت دیں تو میں بھی کچھ عرض کروں۔“..... میجر متاشو نے کہا تو کرنل جوشن بے اختیار ہونٹ پڑا۔

”ہاں۔ ہاں۔ کھل کر بات کرو۔ اب ہمارے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے۔“..... کرنل جوشن نے کہا۔

”سر۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی کارکردگی میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ یہ لوگ ہماری جیسے آدمیوں کے بس کا روگ نہیں ہیں اور دوسری بات یہ کہ جس طرح آپ نے انہیں نمپ کیا ہے اس طرح عمران کے شاطر ذہن میں بھی ضرور کوئی نہ کوئی پلاننگ موجود ہوگی۔ ہو سکتا ہے کہ جب آپ وہاں پہنچیں تو پورا جہیز ان کے قبضے میں ہو۔“..... میجر متاشو نے کہا۔

”جہازی بات درست ہو سکتی ہے لیکن میں نے ہماری بات کی ہے اس نے مجھے یقین دلایا ہے کہ یہ لوگ بے ہوش ہو چکے ہیں۔ پھر میں نے ریڈ آرمی کے کمپین فوہائو سے بات کی ہے اس نے بھی یہی بتایا ہے کہ یہ لوگ گیٹ ہاؤس میں بے ہوش پڑے ہوئے

ہیں۔ اس نے خود اتر چاکر انہیں چمک کیا ہے۔“..... کرنل جوشن نے کہا۔

”عمران بچے اور آواز کی نقل کرنے کا انتہائی ماہر ہے جناب۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ آپ نے جس ہمزی اور کمپین فوہائو سے بات کی ہو اس کی جگہ عمران ہی بول رہا ہو۔“..... میجر متاشو نے کہا۔

”اوہ۔ پھر کیا کیا جائے۔ جانا تو بہر حال ہم نے ہے کیونکہ اب تو ڈیفنس سیکرٹری صاحب کا حکم ہے اور پھر ایف ڈی بھی پاکادو بھیج رہا ہے اور میں نہیں چاہتا کہ اس کے سامنے ریڈ آرمی کو کمزور اور بے بس ظاہر کروں۔“..... کرنل جوشن نے کہا۔

”اس کا ایک حل ہے جناب۔ اور بڑا آسان حل ہے۔ ایکشن گروپ علیحدہ پہلی کا پڑ میں وہاں جائے گا۔ میں لپٹے ساتھ بے ہوش کر دینے والی ایسی گیس لے کر جاؤں گا جو انہیں چاہے وہ کہیں بھی ہوں فوری طور پر بے ہوش کر دے گی۔ میں کیڈو جہیز سے پریسڈ کرنے سے پہلے اس گیس کو جہیز سے پریسڈ کر دوں گا اس طرح جہیز سے پریسڈ عمران اور اس کے ساتھیوں سمیت ریڈ آرمی کا بھی ہر آدمی بے ہوش ہو جائے گا اور ہم اطمینان سے نیچے اتر کر جیسی بھی ضرورت حال ہوگی اسے بہر حال آسانی سے کنٹرول کر لیں گے۔“..... میجر متاشو نے کہا۔

”اوہ۔ وری گڈ۔ ٹھیک ہے۔ پھر تم تیار رہو اور اپنے آدمیوں کو بھی تیار کر لو۔ ہم کل صبح پاکادو روانہ ہوں گے۔“..... کرنل جوشن

نے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

”آپ قطعی بے فکر رہیں سر۔ سب کچھ آپ کی مرضی کے مطابق ہو جائے گا۔“..... میجر متاشو نے کہا اور پھر اٹھ کر اس نے کرنل جوشن کو سیلوٹ کیا اور پھر مڑ کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کرنل جوشن کے جہیز پر اب انتہائی گہرے اطمینان کے تاثرات ابھرتے تھے کیونکہ اس کے نقطہ نظر سے اب تمام اطمینان دور ہو چکی تھیں۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت کپڑوں کے مشین روم میں موجود تھا۔ سامن اور ہنری دونوں کو وہیں مشین روم میں کرسیوں کے ساتھ رسیوں سے باندھ دیا گیا تھا۔ عمران نے مشین روم اور سائیڈ روم میں موجود صرف تمام مشینری کا مکمل طور پر جائزہ لے لیا تھا بلکہ اس نے ایک بار پھر اس فائل کا مطالعہ بھی کیا تھا جو جو یانے سیکورٹی آفس سے ٹریس کی تھی لیکن اس کے چہرے پر بھٹن کے تاثرات نمایاں تھے۔

”کیا بات ہے عمران صاحب۔ آپ پریشان نظر آ رہے ہیں۔“ صفدر نے آخر کار زبان کھلتے ہوئے کہا۔
”ہاں۔ میرا خیال تھا کہ یہاں لازماً کوئی نہ کوئی ایسی گیس موجود ہوگی جس کی مدد سے میں اپنی مار کو قہم ریز کا سرکل بھی توڑ سکوں گا اور واگ جریرے کو بھی یہاں سے تباہ کر سکوں گا لیکن ایسی کوئی چیز

موجود کوشش کے نہیں مل سکی۔“ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”لیکن اس سے پہلے تو آپ کا پلان تھا کہ کرنل جوشن کو پرغمال بنا کر آپ ایکریٹیا سے ایٹمی ریزنگوا کر کارروائی کریں گے۔ کیا وہ پلان آپ کی نظروں میں ناقابل عمل ہے۔“ صفدر نے کہا۔

”وہ پلان بے حد طویل ہے اور مجبوراً بنایا گیا ہے۔ میں دراصل چاہتا ہوں کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے یہ مشن مکمل ہو جائے لیکن اس مار کو قہم ریز نے واقعی مجھے بے بس کر کے رکھ دیا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کرنل جوشن اکیلا نہ آئے بلکہ اپنے ساتھ ریڈ آرمی کے تربیت یافتہ افراد لے کر آئے۔ دوسری بات یہ کہ باہر موجود ریڈ آرمی بھی ہمارے خلاف ایکشن لے سکتی ہے اور پھر بہت سے مسائل کھڑے ہو سکتے ہیں۔“ عمران نے کہا۔

”تو پھر اب آپ نے کیا سوچا ہے۔“ صفدر نے قدرے پریشان سے لہجے میں کہا۔ باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی پریشانی کے تاثرات ابھرتے تھے۔

”یہاں کا انچارج ہنری ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ اسے ہوش میں لا کر ٹولا جائے۔ ہو سکتا ہے کہ یہاں کوئی خفیہ تنصیبات بھی ہوں جن کا علم ہمیں نہ ہو سکا ہو۔ اس کے بعد ہی کوئی فیصلہ ہو سکتا ہے۔“ عمران نے کہا تو سب نے انکسائٹ میں سر ہلا دیئے۔ چنانچہ عمران کے اشارے پر صفدر نے اٹھ کر ہنری کا ناک اور منہ دونوں

ہاتھوں سے بند کر دیا اور جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو صفدر نے ہاتھ ہٹائے اور واپس اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ گیا۔

”اس دوسرے آدمی کو کیوں تم نے زندہ رکھا ہوا ہے۔ اسے تو گولی مار دو۔“ تنویر نے کہا۔

”ابھی نہیں۔ پہلے اس ہنری سے بات ہو جائے پھر۔“ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو تنویر ہوسٹ بھیج کر خاموش ہو گیا۔ چند لمحوں بعد ہنری نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ پہلے چند لمحوں تک تو اس کی آنکھوں میں دھند سی چھائی رہی لیکن پھر جب اس کا شعور پوری طرح بیدار ہوا تو اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا۔

”مم۔ مم۔ میں کہاں ہوں۔ او۔ او۔“ یہ تو مشین روم ہے۔ تم۔ تم یہاں کیسے آ گئے۔“ ہنری نے لاشعوری انداز میں اوجھڑا دیکھتے ہوئے حیرت جڑے لہجے میں کہا۔

”تم نے ہمیں بے حس و حرکت اور بے ہوش کر دیا تھا لیکن اب دیکھو کہ ہم اس وقت تمہارے مشین روم میں بھی موجود ہیں اور پورے جریرے پر ہمارا کنٹرول بھی ہو چکا ہے۔“ عمران نے کہا۔
”یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ انتہائی طاقتور ریز کے باوجود تم اس انداز میں کارروائی کیسے کر سکتے ہو۔“ ہنری نے حیران ہو کر کہا۔

”اس بات کو چھوڑو۔ دراصل ہم اب ریز پروف ہو چکے ہیں اس لئے کسی قسم کی بھی سائنسی ریز کا اثر زیادہ دیر تک ہم پر نہیں رہ سکتا۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم۔ تم اب کیا چاہتے ہو۔“ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ہنری نے قدرے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

”سنو ہنری۔ ہمیں کپڑوں کی تنصیبات سے کوئی دلچسپی نہیں ہے اور نہ ہی ہم باجانی حکومت اور ریڈ آرمی کے خلاف کوئی مشن لے کر آئے ہیں۔ ہمارا نارگٹ واگ جریرہ ہے۔ ہم نے بہر حال اسے تباہ کرنا ہے ہر صورت میں اور ہر قیمت پر کیونکہ اس میں اسلامی ممالک کے خلاف انتہائی بھیانک سازش کا سامان تیار کیا جا رہا ہے اس لئے اگر تم واگ جریرے کو تباہ کرنے میں ہماری مدد کرو تو ہمارا وعدہ ہے کہ ہم تمہیں زندہ چھوڑ کر خاموشی سے واپس چلے جائیں گے ورنہ دوسری صورت میں پہلے تو تمہیں ہلاک کیا جائے گا پھر یہاں موجود تمام افراد کا خاتمہ کر کے ہم کل کرنل جوشن کو بھی پکڑ کر اسے ہلاک کر دیں گے اور پھر ہو سکتا ہے کہ ہم کپڑوں کو بھی تباہ کر دیں اس لئے تم بتاؤ کہ تم کیا چاہتے ہو۔“ عمران نے کہا۔

”واگ کو اس وقت تک کسی صورت بھی تباہ نہیں کیا جا سکتا جب تک اس کے گرد مار کو قہم ریز کا سرکل موجود ہے اور اس سرکل کو توڑنے کا کوئی حربہ یہاں ہمارے پاس موجود نہیں ہے۔ اس کی ایٹمی ریز ایکریٹیا سے مل سکتی ہیں لیکن عام آدمی کو نہیں اس لئے میں

اس سلسلے میں جہادی کیا مدد کر سکتا ہوں۔ تم بتاؤ۔۔۔۔۔ ہنری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مجھے یقین ہے کہ یہاں کوئی نہ کوئی ایسی چیز ہر حال موجود ہے جس سے مارکو تھم ریز کے باوجود واگ کو جہاد کیا جاسکتا ہے۔“

عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ ایسا ناممکن ہے۔ مارکو تھم ریز کی موجودگی میں چاہے تم واگ پر ایٹم بم کیوں نہ مارو وہ بھی کام نہیں کرے گا۔“ ہنری نے اچھائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

”تمہیں معلوم ہے کہ مارکو تھم ریز کی کون سی پاور وہاں استعمال کی گئی ہے۔“

”ہاں۔ ماسٹر ڈیوڈ نے وہاں مارکو تھم تحرین استعمال کی ہے جو ان ریز کی ٹاپ پاور ہے اس لئے ہاں سٹار میزائل جیسا طاقتور میزائل بھی ناکام ہو گیا تھا۔“ ہنری نے جواب دیا۔

”کیا یہ بات تمہیں ماسٹر ڈیوڈ نے بتائی تھی یا تم نے خود جنگ کی تھی۔“

”میرے پاس جینٹلنگ کے لئے کوئی مشین موجود نہیں ہے۔ مجھے ماسٹر ڈیوڈ نے بتایا تھا۔“ ہنری نے جواب دیا۔

”لیکن یہ اچھائی جدید ترین ریز وہاں کس مقصد کے لئے رکھی گئی تھیں۔“

”ماسٹر ڈیوڈ انگریزیا کی ٹاپ ریز لیبارٹری میں طویل عرصے تک

کام کرتا رہا ہے۔ وہ حفظ ماتقدم کے طور پر وہیں سے یہ ریز ساتھ لے آیا تھا البتہ اس نے اس کی بھاری رقم ڈولفن سے وصول کی تھی۔ اس وقت تو میں بھی سمجھا تھا کہ ماسٹر ڈیوڈ نے ڈولفن کو احمق بنا کر اس سے بھاری دولت حاصل کر لی ہے لیکن حقیقتاً اس نے واگ کو اس بنیاد پر ناقابلِ تغیر بنا دیا ہے۔“ ہنری نے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ جہاد سے یہاں مشین روم میں ایسی کوئی مشین یا گیس نہیں ہے جس کی مدد سے واگ کو اوپن کیا جاسکے۔ سوچ کر جواب دینا کیونکہ جہاد سے اس جواب پر جہادی زندگی اور موت کا انحصار ہے۔“

عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

”یہاں ایسی کوئی مشین نہیں ہے اور نہ ہی مارکو تھم ریز کا کوئی توڑ ہے۔ یہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ اگر میں جھوٹ بولوں تو پھر میں وہ مشین یا توڑ کہاں سے لائے گا۔“

ہنری نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”اس آبدوز کے علاوہ تو تم نے مائٹ میزائل سے جہاد کر دی تھی اور بھی کوئی آبدوز یہاں موجود ہے۔“

عمران نے پوچھا۔

”نہیں۔ ایک ہی آبدوز تھی۔ وہ جہادی وجہ سے جہاد ہو گئی ہے۔“

ہنری نے جواب دیا۔

”یہ سائنس واگ جہیز پر رہتا تھا۔“

عمران نے اچانک پوچھا۔

”ہاں۔ یہ وہاں ڈولفن کی پرنٹنگ مشین کا انچارج تھا اور ماسٹر

ڈیوڈ کے ساتھ یہاں آیا تھا۔“ ہنری نے اقبابت میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”سائنس کو ہوش میں لے آؤ ناٹنگر۔“

عمران نے ناٹنگر سے مخاطب ہو کر کہا تو ناٹنگر تیزی سے اٹھ کر سائنس کی طرف بڑھ گیا۔

اس نے اس کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے دبا کر بند کر دیا۔

ہنری حیرت سے یہ ہوتا دیکھ رہا تھا لیکن وہ خاموش رہا۔ چند لمحوں بعد جب سائنس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو ناٹنگر نے ہاتھ ہٹائے اور واپس اپنی جگہ پر آکر بیٹھ گیا۔

عمران نے ایک طرف پڑا ہوا مشین پینل اٹھا کر اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ یہ مشین پینل اسے مشین روم کی ایک الماری سے ملا تھا۔ چند لمحوں بعد سائنس نے کر لپٹے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور پھر حیرت سے

اوجھل اوجھل دیکھنے لگا۔

”جہاد نام سائنس ہے اور تم واگ میں پرنٹنگ مشین کے انچارج تھے۔“

عمران نے اس سے مخاطب ہو کر سرد لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ مم۔ مم۔ مم۔ مگر یہ تم یہاں کیسے آ گئے۔ کیا مطلب۔ اوہ ہنری۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔“

سائنس نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”انہوں نے مشین روم پر قبضہ کر لیا ہے سائنس۔ ہمیں باہر نکلنے کے لئے باقاعدہ مشق کیا گیا تھا۔“

ہنری نے کہا۔

”لیکن یہ تو بے ہوش اور بے حس و حرکت تھے۔ پھر یہ کیسے ہو

گیا۔“

سائنس نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”سبھی بات تو میری سمجھ میں نہیں آ رہی۔“

ہنری نے جواب دیا۔

”تم نے ابتدائی گفتگو کر لی۔“

عمران نے ایک بار پھر سائنس سے مخاطب ہو کر کہا۔

”تم۔ تم۔ تم کیا چاہتے ہو۔“

سائنس نے کہا۔ اس کا لہجہ اب پہلے سے کافی زیادہ سنبھلا ہوا تھا۔

”صرف چند معلومات حاصل کرنی ہیں۔ اگر تم نے سچ بولا تو زندہ رہ جاؤ گے کیونکہ مجھے احساس ہو گیا ہے کہ ہم واگ کو اوپن نہیں کر سکتے اس لئے ہمارا یہاں وقت ضائع کرنا بے سود ہے اس لئے ہم تم دونوں کو زندہ چھوڑ کر چلے جائیں گے ورنہ تم دونوں کی لاشیں پچھلیوں کی خوراک بن جائیں گی اور نہ ڈولفن جہاد سے لئے کچے کر سکے گی اور نہ کر کل ہوش۔“

عمران نے کہا۔

”تم کیا پوچھنا چاہتے ہو۔“

سائنس نے ہراساں ہوتے ہوئے کہا اور اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ ہنری کی نسبت کمزور طبیعت کا مالک ہے۔

”تم واگ میں رہتے ہو۔ یہ بتاؤ کہ واگ سے باہر جانے کے لئے کتنے راستے ہیں۔“

عمران نے کہا۔

”دوست۔ کیا مطلب۔ کیسے دوست۔“

سائنس نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایسے راستے جن سے تم واگ سے باہر آ سکتے ہو اور اندر جا سکتے ہو۔ کسی بھی ذریعے سے۔" عمران نے جواب دیا۔

"مجھے تو معلوم نہیں ہے۔ ماسٹر ڈیوڈ کو معلوم ہو گا۔ جب ضرورت ہوتی تھی تو وہی مجھے باہر بھجواتا تھا۔" سائمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس ذریعے سے؟" عمران نے پوچھا۔

"کیڈو سے آبدوز آتی تھی۔ وہ اندر پہنچ جاتی تھی ہم اس میں سوار ہو جاتے تھے اور آبدوز ہمیں کیڈو لے آتی تھی۔ یہاں سے ہم ہیلی کاپٹر کے ذریعے پاکاؤ جاتے تھے اور اسی طرح واپس ہوتی تھی۔" سائمن نے جواب دیا۔

"لیکن یہاں کیڈو پر تو کوئی ہیلی کاپٹر نہیں ہے۔" عمران نے کہا۔

"ریڈ آرمی کے پاس ہے۔ ان کے ہنگر ہیں۔" سائمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کے علاوہ اور کوئی راستہ۔ وہاں خوراک، مشینری اور خام مال تو بچتا رہتا ہو گا۔" عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ یہ سب کچھ ماسٹر ڈیوڈ کرتا تھا۔" سائمن نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اس کا مطلب ہے کہ تم دونوں کو اب زندہ رکھنا ہمارے لئے فضول ہے۔" عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی

اس نے مشین پشیل سیدھا کر لیا۔ اس کے پھرے پر سفاکی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"رک جاؤ۔ مت مارو۔ پلیز فار گاڈ سیک۔ مت مارو مجھے۔" سائمن نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"تو پھر چاچا بتاؤ۔" عمران نے اور زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

"بتاتا ہوں۔ پلیز مت مارو۔ ایک خفیہ راستہ پر ٹینک سیکشن سے نکلتا ہے۔ وہاں سے خام مال اندر آتا ہے لیکن یہ اندر سے نکلتا ہے۔ باہر سے نہیں۔" سائمن نے کہا۔

"یہ راستہ واگ کی بیرونی سطح سے نکلتا ہو گا۔" عمران نے کہا۔

"ہاں۔" سائمن نے جواب دیا۔

"لیکن اب یہ نہ کھل سکے گا کیونکہ اندر سے کون کھولے گا اسے۔" ہنری نے کہا۔

"تفصیل بتاؤ کہاں سے نکلتا ہے۔" عمران نے ہنری کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

"واگ پر جہاں درختوں کا جھنڈ ہے اس سے شمالی طرف زمین کا ایک گائی بڑا حصہ صندوق کے ذہن کی طرح اوپر کو اٹھ جاتا ہے۔

وہاں سے راستہ سیدھا پر ٹینک سیکشن میں پہنچتا ہے لیکن اسے کھولنا ماسٹر ڈیوڈ تھا۔ اس کے پاس ہی مکمل چارج تھا۔" سائمن نے جواب دیا۔

"کیا تم نے وہ جگہ دیکھی ہوئی ہے؟" عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔" سائمن نے جواب دیا۔

"ان دونوں کو ہاف آف کر دو۔ ہم صبح ہوتے ہی یہاں سے واگ جائیں گے۔" عمران نے کہا تو صفدر اور تنویر بھٹی کی سی تیزی سے اٹھے اور چند لمحوں بعد ہی سائمن اور ہنری دونوں ایک بار پھر بے ہوش ہو چکے تھے۔

"صبح کو جانے کی کیا ضرورت ہے جب کرنل جوشن یہاں آ رہا ہے تو اسے پکڑ کر کیوں نہ سارا کام کر لیا جائے۔" جولیانے کہا۔

"میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ کرنل جوشن صرف ہنری یا ریڈ آرمی پر اکتفا نہیں کرے گا۔ میں اس کی فطرت کو جانتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ یہاں اترنے سے پہلے یہاں کوئی ایسی گیس فائر کر دے جس کے اثرات زیر زمین بھی ہو سکتے ہوں اس طرح ہم بری طرح جو ہے وہاں میں پھنس سکتے ہیں اس لئے میرا خیال ہے کہ جب وہ یہاں کیڈو پر اترے تو ہمیں اس وقت واگ پر ہونا چاہئے۔" عمران نے کہا۔

"کیا آپ دو راستہ بغیر ایٹمی ریز کے کھول لینے میں کامیاب ہو سکیں گے۔" صفدر نے کہا۔

"میں نے یہاں کی مکمل تلاشی لی ہے۔ یہاں اسلحہ کے سلور ہیں۔ نیپلی کرائٹک ریز ہم موجود ہیں اور مجھے معلوم ہے کہ ان ریز پر مار کو تھم ریز اثر انداز نہیں ہوتیں۔ گو یہ ریز اتنی پاور فٹ تو نہیں

لیکن جہاں وہ راستہ ہو گا اس کے نیچے لامحالہ خالی جگہ ہو گی اس لئے اگر اس جگہ کی ٹھیک ٹھاک نشاندہی ہو جائے تو نیپلی کرائٹک ریز بہر حال اسے کھول لیں گی۔" عمران نے کہا۔

"تو پھر صبح کا انتظار کیوں کیا جائے۔ ابھی کیوں نہ وہاں پہنچا جائے۔" تنویر نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"اس وقت وہاں گہرا اندھیرا ہو گا اس لئے سائمن غلط نشاندہی بھی کر سکتا ہے۔ ویسے بھی صبح تک ہمیں کوئی خطرہ نہیں ہے۔"

عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیے۔

میجر نٹاشو تیز قدم اٹھاتا کر تل جو شن کے کمرے کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ وہ رات کو ہی پا کا ڈھنگ لگے تھے اور کر تل جو شن نے جہاں آنے سے پہلے ہی ان سب کے لئے ہوٹل رین بومیں کمرے بک کر لئے تھے اس لئے انہیں یہاں کوئی تکلیف نہ ہوئی تھی۔ میجر نٹاشو اپنے ساتھ ایکشن گروپ کے چار آدمیوں کو لے آیا تھا اور یہاں پہنچے ہی انہوں نے ریڈ آرمی کے دو گن شب ہیلی کا پڑوں کا بھی بندوبست کر لیا تھا۔ گو میجر نٹاشو نے کر تل جو شن کو برج سورے کیڈو پٹنے کا کہا تھا کیونکہ اس کا خیال تھا کہ جس قدر برج سورے وہ وہاں پہنچیں گے اتنا ہی ان کے مشن کے لئے فائدہ مند ہو گا لیکن کر تل جو شن نے ڈولفن کے سپر چیف ایلفرڈ سے چونکہ وعدہ کر رکھا تھا اس لئے اس نے اس کے آنے تک کیڈو جانے سے انکار کر دیا تھا اور میجر نٹاشو کے مطابق اسے جہاں پہنچنے میں ابھی کئی گھنٹے لگنے تھے اس لئے اس نے ایک اور فیصلہ کیا تھا اور اس فیصلے کے سلسلے میں وہ احکامات لینے

کر تل جو شن کے کمرے میں جا رہا تھا۔ کر تل جو شن چونکہ فوجی ڈسپلن کا بے حد پابند تھا اس لئے صبح سویرے طلوع ہونے سے پہلے اٹھتا اور پھر ورزش کرنا اس کا معمول تھا۔ یہی وجہ تھی کہ ابھی سویرے طلوع ہونے میں کافی وقت تھا لیکن کر تل جو شن اٹھ چکا تھا۔ میجر نٹاشو نے پہلے اپنے کمرے سے فون کیا تھا اور جب کر تل جو شن نے اسے کمرے میں آنے کی اجازت دے دی تھی تو وہ اپنے کمرے سے نکل کر کر تل جو شن کے کمرے کی طرف گیا تھا۔ اس نے کر تل جو شن کے کمرے کے بعد دروازے پر آہستہ سے دستک دی۔

”میں کم ان..... کر تل جو شن کی آواز سنائی دی تو میجر نٹاشو نے دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ کر تل جو شن اپنی مخصوص ورزش میں مصروف تھا۔ میجر نٹاشو نے اندر داخل ہو کر اسے باقاعدہ سیلوٹ کیا۔

”کیا بات ہے میجر نٹاشو۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم۔ جب میں نے رات جہیں بتا دیا تھا کہ میں ایلفرڈ سے وعدہ کر چکا ہوں تو پھر۔“ کر تل جو شن نے رک کر تو لینے سے اپنے ہجرے پر آ جانے والا پسینہ صاف کرتے ہوئے قدرے سرد لہجے میں کہا۔

”سر۔ میرا خیال ہے کہ مجھے اپنے ساتھیوں کے ساتھ پہلے وہاں جا کر گیس فائر کر دینی چاہیے۔ آپ بعد میں تشریف لائیں کیونکہ عمران اور اس کے ساتھی انتہائی خطرناک لوگ ہیں اس لئے ایسا نہ ہو کہ ہمیں آپ کی حفاظت کے سلسلے میں کوئی پریشانی پیدا ہو جائے۔ میں

وہاں جا کر ساری صورت حال کو کنٹرول کر لینے کے بعد آپ کو ٹرانسمیٹر پر اطلاع دے دوں گا۔ پھر آپ اطمینان سے تشریف لے آئیں..... میجر نٹاشو نے کہا۔

”اوہ ہاں۔ یہ زیادہ بہتر ہے۔ گڈ شو۔ تم واقعی بہادر بھی ہو اور عقلمند بھی..... کر تل جو شن نے فوری طور پر اس کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

”اوکے سر۔ بس مجھے آپ کی طرف سے صرف اجازت کی ضرورت تھی باقی سب میں خود سنبھال لوں گا..... میجر نٹاشو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”پوری طرح احتیاط کرنا۔ میں نہیں چاہتا کہ ریڈ آرمی کا ایکشن گروپ ضائع ہو جائے..... کر تل جو شن نے کہا۔

”آپ بے فکر رہیں سر۔ میں جہاں پورے انتظامات کر کے آیا ہوں..... میجر نٹاشو نے جواب دیا۔

”میری مخصوص فریکوئنسی کا جہیں علم ہے۔ اب جب تم کال کرو گے اس کے بعد ہی ایلفرڈ کے ساتھ یہاں سے روانہ ہوں گا۔ کر تل جو شن نے کہا اور میجر نٹاشو نے ایک بار پھر سیلوٹ کیا اور پھر تیزی سے مرکز دروازے سے باہر آ گیا۔ اب وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اپنے کمرے کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا جہاں اس نے پہلے ہی اپنے چاروں ساتھیوں کو اکٹھا کر رکھا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ پانچوں ریڈ آرمی کی جیب میں سوار ہو کر ریڈ آرمی کے سیکشن کی طرف بڑھے چلے جا

رہے تھے جہاں ہیلی کا پڑ موجود تھے۔ پا کا ڈھ میں ریڈ آرمی کا باقاعدہ سیکشن بنا ہوا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ انہیں یہاں سے نہ صرف دو ہیلی کا پڑ بھی میر آگئے تھے بلکہ جیب بھی مل گئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد ان کی جیب سیکشن ایسیٹے میں پہنچ گئی تو میجر نٹاشو نے جیب ایک سائیڈ پر روکی اور پھر اپنے ساتھیوں سمیت نیچے اتر آیا۔ اسی لمحے ایک آدمی تیزی سے دوڑتا ہوا ان کی طرف بڑھا۔ یہ سیکشن انچارج کیپٹن شاہو تھا۔ اس نے قریب آ کر میجر نٹاشو کو باقاعدہ سیلوٹ کیا۔

”ہمارا سامان تیار ہے کیپٹن..... میجر نٹاشو نے اسے سیلوٹ کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میں سر۔ لیکن کیا آپ اکیلے جائیں گے۔ کر تل صاحب نہیں جا رہے..... کیپٹن شاہو نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”پہلے ہم جائیں گے اور وہاں کے حالات کو چیک کر کے کر تل صاحب کو رپورٹ دیں گے پھر کر تل صاحب جائیں گے..... میجر نٹاشو نے جواب دیا۔

”میں سر۔ آئیے چائے اور ناشتہ تو کر لیجئے۔ میں نے ناشتہ تیار کر رکھا ہے..... کیپٹن شاہو نے خوشامد لہجے میں کہا۔

”نہیں۔ ہم نے فوری پہنچنا ہے۔ سامان کہاں ہے اسے ہیلی کا پڑ پر پہنچاؤ..... میجر نٹاشو نے کہا اور تیزی سے اس طرف کو بڑھ گیا۔

چند ہر ہیلی کا پڑ موجود تھے اور کیپٹن شاہو تیزی سے واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک سیاہ رنگ کا بڑا سا تھیلیا وہاں پہنچا دیا گیا۔

”راکوش“..... میجر قناشو نے ایک آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔
 ”میں میجر..... راکوش نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔
 ”سامان چیک کر لو۔ پورا ہے یا نہیں.....“ میجر قناشو نے کہا۔
 ”میں سر..... راکوش نے کہا اور پھر اس نے تھیلی کھولا اور اندر
 موجود سامان کو چیک کرنے لگا۔

”ٹھیک ہے سر.....“ تھوڑی دیر بعد راکوش نے سر اٹھا کر سیدھا
 ہوتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ اسے اندر رکھو اور سوار ہو جاؤ.....“ میجر قناشو نے کہا۔
 راکوش نے تھیلی اٹھا کر ہیلی کاپٹر کے اندر عقبی طرف کھلی جگہ پر
 رکھا اور پھر وہ خود پائلٹ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ میجر قناشو سائیڈ سیٹ
 پر اور باقی تینوں آدمی عقبی سیٹوں پر بیٹھ گئے۔ چند لمحوں بعد ہیلی
 کاپٹر فضا میں بلند ہوا اور پھر تیزی سے کیڑو جہیز کی طرف بڑھتا چلا
 گیا۔

تھیلے سے ٹی ایس ٹی گن اور دو درہن نکال کر مجھے دے دو۔“ میجر
 قناشو نے مجھے بیٹھے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا اور چند لمحوں بعد
 ایک پوڑے دہانے والی عجیب سی گن اور دو درہن اسے دے دی
 گئی۔ میجر قناشو نے گن اپنی جھولی میں رکھی اور دو درہن آٹکھوں پر تھے
 کی مدد سے فٹ کر کے اس نے نیچے کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔

”میجر ان لوگوں نے اگر وہاں ایٹمی ایئر کرافٹ گئیں نصب کر
 رکھی ہوں تو ہمارے لئے خاصا مسئلہ بن جائے گا.....“ اچانک

راکوش نے کہا۔

”ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے لیکن بہر حال رسک تو ہم نے لینا ہے۔
 ویسے مجھے یقین ہے کہ وہ لوگ ہیلی کاپٹر اترنے تک کوئی حرکت نہ
 کریں گے کیونکہ جہاں تک میرا خیال ہے اگر انہوں نے جہیز سے پر
 قبضہ کر رکھا ہو گا تو وہ لازماً کرنل جوشن کو زندہ پکڑنا چاہیں
 گے.....“ میجر قناشو نے کہا۔

”میرا خیال ہے سر کہ ہمیں پہلے واگ جہیز سے پر پہنچنا چاہیے۔
 وہاں کوئی موجود نہیں ہے۔ ہمارے پاس ریز ڈیکٹو موجود ہے اس کی
 مدد سے ہم کیڑو جہیز کی بیرونی صورت حال کو اچھی طرح چیک کر
 سکتے ہیں۔ اس طرح جو حالات بھی ہوں گے وہ سامنے آ جائیں
 گے.....“ راکوش نے کہا۔

”اوہ ہاں۔ دیری گڈ۔ ٹھیک ہے پہلے وہاں چلو۔ یہ بہتر رہے
 گا.....“ میجر قناشو نے کہا اور راکوش نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے
 ہیلی کاپٹر کا رخ بدل دیا۔

”اپنا اپنا اسلحہ نکال کر ہاتھوں میں لے لو۔ ہمیں ہر قسم کے
 حالات سے نمٹنے کے لئے تیار رہنا چاہیے.....“ میجر قناشو نے مجھے مڑ
 کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور انہوں نے عقبی طرف بڑا ہوا تھیلی اٹھا
 کر اسے کھولا اور پھر اس میں سے سامان نکالنا شروع کر دیا۔ چھوٹا اسلحہ
 انہوں نے جیبوں میں ڈال لیا جبکہ مشین گنیں انہوں نے کاندھوں
 سے لٹکائیں جبکہ ایک خصوصی ریز پٹل میجر قناشو نے ان سے لے

کر اپنی جیب میں ڈال لیا۔

”جب واگ جہیز قریب آنے لگے تو تم نے مجھے بتانا ہے۔“ میجر
 قناشو نے راکوش سے کہا تو راکوش بے اختیار چونک پڑا۔

”کیا آپ کا خیال ہے کہ وہاں بھی ہمارے لئے کوئی خطرہ ہو سکتا
 ہے.....“ راکوش نے چونک کر پوچھا۔

”ہم دنیا کے انتہائی خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹوں کے مقابلے
 پر جا رہے ہیں راکوش۔ اس لئے ہمیں ہر لحاظ سے چوکنا اور محتاط رہنا
 ہو گا.....“ میجر قناشو نے کہا تو راکوش نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”میں سر۔ پھر تو ہمیں وہاں پہنچنے سے پہلے ریز ڈیکٹو سے وہاں کی
 چیکنگ بھی کر لینی چاہیے.....“ راکوش نے کہا۔

”اوہ ہاں۔ یہ زیادہ بہتر ہے۔ ریز ڈیکٹو نکالو تھیلے سے.....“ میجر
 قناشو نے کہا تو تھیلے سے ایک چھوٹا سا بند ڈبہ نکال کر میجر قناشو کو
 دے دیا گیا۔ اس ڈبے کی سطح پر ایک چھوٹی سی سکرین اور ساتھ ہی
 تین چھوٹے چھوٹے بلب لگے ہوئے تھے اور ساتھ ہی نیچے ایک ناب
 اور اس کے اوپر میز تھا۔ میجر قناشو نے اسے ہیلی کاپٹر کی سائیڈ پر رکھ
 دیا۔ ڈبہ ہیلی کاپٹر کے ساتھ اس طرح چپک گیا جیسے اس کے نیچے
 مقناطیس لگا ہوا ہو۔ اس کے ساتھ ہی میجر قناشو نے اس کی سائیڈ پر
 لگا ہوا ایک بین پرئیں کر دیا تو ڈبے کی سامنے والی سطح پر موجود میز
 روشن ہو گیا۔ اس پر پانچ زبردست نظر آ رہے تھے۔

”تم نے ہیلی کاپٹر کو بیس ہزار فٹ پہلے متعلق کر دینا ہے

راکوش.....“ میجر قناشو نے راکوش سے مخاطب ہو کر کہا۔

”میں سر.....“ راکوش نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو میجر
 قناشو نے ایک اور بین دیا اور پھر تیزی سے ناب کو دائیں طرف
 گھمانا شروع کر دیا۔ ناب کے ساتھ ہی میز پر تیزی سے نمبر بدلنے لگے
 اور جب بیس ہزار کا ہندسہ میز پر ابھرا تو میجر قناشو نے ہاتھ ہٹا لیا۔

”اب سمت بتاؤ.....“ میجر قناشو نے کہا تو راکوش نے اس انداز
 میں بولنا شروع کر دیا جیسے ٹرانسمیٹر فریکوئنسی بتا رہا ہو اور میجر قناشو
 نے ڈبے کی دوسری سائیڈ پر لگی ہوئی ناب کو آہستہ آہستہ گھمانا
 شروع کر دیا اور اس کے ساتھ ہی ایک سرخ رنگ کا چھوٹا سا بلب
 جل اٹھا اور بلب کے اوپر ایک سکرین کا خاند روشن ہوا اور اس پر
 وہی نمبر آئے شروع ہو گئے جو راکوش نے بتائے تھے۔

”اب سمت تبدیل نہ کرنا.....“ میجر قناشو نے ہاتھ ہٹاتے
 ہوئے کہا۔

”میں سر۔ میں سمجھتا ہوں سر.....“ راکوش نے کہا اور میجر قناشو
 نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ہیلی کاپٹر کافی تیز رفتار سے آگے بڑھا چلا
 جا رہا تھا۔ پھر اچانک ریز ڈیکٹو پر ایک بلب جھمکے سے جل اٹھا۔
 اس کا رنگ زرد تھا اور اس کے ساتھ ہی راکوش نے ہیلی کاپٹر کی
 رفتار آہستہ کر دی۔ تھوڑی دیر بعد جیسے ہی تیسرا بلب جھمکے سے
 جلا راکوش نے ہیلی کاپٹر کو فضا میں معلق کر دیا۔ اسی لمحے ڈبے کی
 سطح پر موجود سکرین روشن ہو گئی۔ اس پر ایک جھمکے سے جہیز سے

کا منظر ابھر آیا لیکن یہ دور کا منظر تھا اور جزیرہ جھوٹی طور پر نظر آ رہا تھا۔ میجر متاشو نے اس بار ڈبے کے نیچے حصے میں موجود ایک ناب کو آہستہ آہستہ گھمانا شروع کر دیا اور سکریں پر جزیرہ نزدیک آتا دکھائی دینے لگا۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ پھیلنا چلا جا رہا تھا۔ پھر جزیرے کا اوپر والا حصہ پوری طرح سکریں پر نظر آنے لگ گیا لیکن سکریں اس قدر چھوٹی تھیں کہ جزیرے کا صرف ایک چھوٹا سا حصہ ہی اس پر نظر آ رہا تھا۔

”جیکو“۔ میجر متاشو نے مزے بچھے بیٹھے ہوئے ایک آدمی سے کہا۔
”میں سر“۔ جیکو نے مودبانہ لہجے میں کہا۔
”سائیل سکریں تھیلے میں ہے وہ کھال کر تجھے دو“۔ میجر متاشو نے کہا۔

”میں سر“۔ جیکو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تھیلے میں سے ایک سیٹ نکال کر میجر متاشو کی طرف بڑھا دیا۔ میجر متاشو نے سیٹ کھولا تو اس کے اندر چوڑا اور پھیلا ہوا آئینہ سا تھا جس کی سطح اجنبی چمکدار تھی۔ اس کی سائیل پر ایک لمبے دار تار موجود تھی جس کے آخر میں ایک پن لگی ہوئی تھی اور اوپر ایک پک سا تھا۔ میجر متاشو نے اس پک کی مدد سے اس آئینے کو ایلی کا پڑ کی سائیل پر لگایا اور پھر پن اس نے اس ڈبے کے نیچے حصے میں بیٹھے ہوئے ایک سوراخ میں ڈالا تو آئینہ ایک جھمکے سے کسی سکریں کی طرح روشن ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی نہ صرف میجر متاشو بلکہ راکوش اور پیچھے بیٹھے

ہوئے آدمی بھی بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ اس آئینے کی سکریں پر جہ المراء جزیرے پر چلتے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ ان میں سے دو نے اپنے کاندھوں پر دو بے ہوش آدمیوں کو لاوا ہوا تھا۔

”اوہ۔ اوہ۔“ یہ تو پاکیشیائی ہیں۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں اور یہ واگ جزیرے پر موجود ہیں۔“ میجر متاشو نے اجنبائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میجر آپ کی احتیاط نے ہمیں بچا لیا ورنہ ہم اطمینان سے وہاں جا کر اترتے اور پھر یہ لوگ ہمیں آسانی سے گور کر لیتے۔“ راکوش نے کہا۔

”ہاں۔ اگر میں محتاط نہ ہوتا تو یہ لوگ ہمیں آسانی سے مار گراتے لیکن یہاں کیا کرنے آرہے ہیں۔“ میجر متاشو نے کہا۔

”مران کی یہاں موجودگی کا مطلب ہے کہ کیڈو جزیرے پر ہم آسانی سے قبضہ کر سکتے ہیں۔ یہ لوگ یہاں سے واپس وہاں آئیں گے تو انہیں آسانی سے ہٹ کر لیا جائے گا۔“ راکوش نے کہا۔

”لیکن اصل مسئلہ تو ان کی فوری ہلاکت یا گرفتاری کا ہے۔“

اوسے ٹھیک ہے۔ تم اب ایلی کا پڑ آگے بڑھاؤ۔ اب ان پر ہمیں سپر ٹی ایس ٹی فائر ہوگی اس طرح کیڈو جزیرے پر ہم گیس فائر کرنے سے بچ جائیں گے۔“ میجر متاشو نے ہتھ لگے خاموش رہنے کے بعد فیصلہ کن لہجے میں کہا تو راکوش نے ایک جھٹکے سے ایلی کا پڑ کو آگے بڑھانا شروع کر دیا جبکہ اس دوران میجر متاشو نے ریز ڈیکو کو آف کر

دیا اور پھر اس نے سائیل سکریں اور ریز ڈیکو دونوں کو وہیں نصب رہنے دیا اور جھوٹی میں رکھی ہوئی چوڑے دہانے کی گن اٹھا کر اس نے اس کا ریز ایلی کا پڑ کے کھلے حصے سے باہر نیچے کی طرف کر دیا۔ ایلی کا پڑ کافی تیز رفتاری سے اڑتا ہوا واگ جزیرے کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا اور دور سے سمندر پر جزیرہ کسی چھوٹے سے دھبے کی طرح نظر آنے لگا۔

”بلندی اتنی ہی رکھنا۔ نیچے نہ لے جانا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ ایلی کا پڑ کو ہی ہٹ کر دیں۔“ میجر متاشو نے راکوش سے مخاطب ہو کر کہا۔
”میں سر۔ میں سمجھتا ہوں سر۔“ راکوش نے جواب دیا۔

”جزیرے کے اوپر پہنچنے ہی اسے معلق کر دینا۔“ میجر متاشو نے کہا تو راکوش نے ایلی کا پڑ کی رفتار آہستہ کرنا شروع کر دی۔ جزیرہ اب کافی بڑا نظر آ رہا تھا اور تھوڑی دیر بعد ایلی کا پڑ جزیرے کے اوپر پہنچ گیا تو راکوش نے اسے معلق کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی میجر متاشو نے ہاتھ میں موجود چوڑے دہانے والی گن کا ٹنڈر دہانا شروع کر دیا۔ اس کے ہاتھ کو جھٹکے گئے لیکن چوڑی نال سے نیچے رنگ کے کیپول ٹکل ٹکل کر تیزی سے نیچے گرتے چلے گئے۔ وہ نیچے جا کر پھٹ جاتے اور نیلے رنگ کا دھواں پھیل کر اٹھتا ہوا دکھائی دینے لگتا۔ تقریباً آٹھ کیپول فائر کرنے کے بعد میجر متاشو نے ٹنڈر سے انگلی ہٹالی اور پھر گن اوپر اٹھا کر اس نے اسے پیچھے بیٹھے ہوئے جیکو کی طرف بڑھا دیا۔ اب جزیرے کی سطح پر نیلے رنگ کا دھواں اٹھ کر

اوپر آسمان کی طرف بلند ہوتا دکھائی دے رہا تھا۔ میجر متاشو نے کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی کو دیکھنا شروع کر دیا۔ دھواں کچے دیر بعد غائب ہو گیا لیکن میجر متاشو مسلسل گھڑی دیکھتا رہا۔ جب سپر ٹی ایس ٹی فائر ہوئے دس منٹ گزر گئے تو اس نے ایک بار پھر ریز ڈیکو آن کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی آئینہ نما سکریں پر جزیرے کا منظر ابھر آیا اور میجر متاشو اور راکوش کے ساتھ ساتھ عقب میں موجود اس کے تینوں ساتھی بھی بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ سکریں پر ایک عورت اور سات مرد زمین پر بیڑے میڑے انداز میں بے حس و حرکت پڑے ہوئے صاف دکھائی دے رہے تھے۔

”وری گڈ۔ اب نیچے لے چلو ایلی کا پڑ۔“ میجر متاشو نے اجنبائی مسرت بھرے لہجے میں کہا تو راکوش نے ایلی کا پڑ کو ایک جھٹکے سے آگے بڑھا دیا اور پھر ایک جھک کر اس نے ایلی کا پڑ کی بلندی کم کرنا شروع کر دی۔ تھوڑی دیر بعد ایلی کا پڑ جزیرے کے ایک کونے میں اتر گیا۔

”آؤ اب ان کا اطمینان سے ڈکار کھلیں۔“ میجر متاشو نے کہا اور تیزی سے ایلی کا پڑ سے نیچے اتر گیا۔ اس کے باقی ساتھی بھی نیچے اترے اور پھر وہ سب درختوں کے اس جھنڈ کی طرف بڑھنے لگے جس کے قریب انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو زمین پر بے ہوش پڑے ہوئے دیکھا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ وہاں پہنچ گئے۔ عمران اور اس کے ساتھی واقعی وہاں بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ ان میں

موجود عورت سوئس خداد تھی جبکہ پانچ مرد ایشیائی تھے اور دو افریقی تھے۔

"یہ دونوں افریقی کون ہو سکتے ہیں اور یہ سوئس خداد عورت۔" میجر قناشو نے انہیں بنور دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں دیکھتا ہوں سر۔ یہ اقبال ہے کہ ان افریقیوں میں سے ایک کو میں پہچانتا ہوں۔" راکوش نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے ایک افریقی کو جو پہلو کے بن بڑا تھا پلٹ کر پشت کے بل کر دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ سر یہ کیڈو ہیرے کے مشین روم کا انچارج ہنری ہے سر۔" راکوش نے چونک کر سہہا ہوتے ہوئے کہا۔

"ہنری۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے کیڈو پر واقعی قبضہ کر رکھا تھا۔ وری بیڈ۔" میجر قناشو نے کہا۔

"سر۔ ان پاکستانیوں کو تو گولی ماری جاسے۔" بی بی وہ خطرناک گروپ ہے۔" راکوش نے کہا۔

"نہیں۔ سب ان کی طرف سے ہمیں کوئی خطرہ نہیں ہے۔ جب تک انہیں اپنی گلیں نہ سونگھائی جاسے گی یہ ہوش میں آہی نہیں سکتے۔ تم پہلے اس ہنری کو ہوش میں لے آؤ۔ اس سے ساری صورت حال معلوم ہوگی۔" میجر قناشو نے کہا۔

"میں تمہیں سے شیشی ڈال لاؤں۔" راکوش نے کہا اور میجر قناشو کے اثبات میں سر ہلاتے ہی وہ تیزی سے مرکز دوبارہ پہلی

کاپڑ کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ سوئس خداد عورت تو ان کی ساتھی نہیں ہو سکتی۔ پھر یہ کہاں سے آگئی ہے۔" میجر قناشو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے سر یہ ان کی گرل فرینڈ ہو۔" جیکو نے کہا۔

"نہیں۔ اس قدر خطرناک مشن پر یہ گرل فرینڈ کو کیسے ساتھ لا سکتے ہیں۔ یہ یہاں پنک منانے تو نہیں آئے۔" میجر قناشو نے غصیلے لہجے میں کہا تو جیکو ہونٹ بھیج کر خاموش ہو گیا۔ قوڑی در

بعد راکوش واپس آگیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک نیلے رنگ کی بڑی سی بوتل تھی جس کی گردن کافی سے زیادہ لمبی تھی۔

"پہلے اس عورت کو ہوش میں لے آؤ راکوش۔" میجر قناشو نے کہا۔

"عورت کو کیوں سر۔" راکوش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں مظلوم کرنا چاہتا ہوں کہ یہ کون ہے اور یہ ان لوگوں کے ساتھ کیسے یہاں موجود ہے۔" میجر قناشو نے کہا۔

"یہ ان کی ساتھی ہی ہوگی سر۔" راکوش نے کہا۔

"نہیں۔ یہ سوئس خداد ہے اس لئے یہ ان کی ساتھی نہیں ہو سکتی۔ ہو سکتا ہے اس کا تعلق ڈوٹمن سے ہو اور یہ اسے مجبور کر کے ساتھ لے آئے ہوں۔" میجر قناشو نے کہا اور راکوش نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس عورت کی طرف بڑھ گیا۔

جو یا کے تاریک ذہن پر اچانک روشنی کے چھتو سے چمکنے لگے اور پھر آہستہ آہستہ یہ روشنی پھیلتی چلی گئی۔ چند لمحوں تک تو اس کے ذہن میں روشنی پھیل جانے کے باوجود پراسرار سی دھند چھائی رہی لیکن پھر اچانک اس کے ذہن کی سکرین پر بے ہوش ہونے سے پہلے کے تمام مناظر کسی فلم کے سین کی طرح پلٹنے لگے۔ "مجھ سویرے عمران اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ہنری اور سائمن دونوں کو بے ہوشی کے عالم میں اٹھا کر ایک سپیشل راستے سے جہزے کیڈو کے اوپر ایک ایسی جگہ پہنچ گیا جہاں ریڈ آرمی کا کوئی آدمی موجود نہ تھا اور پھر صفدر اور ٹائیگر نے ساحل کے ساتھ ساتھ تیرتے ہوئے وہاں موجود ایک لالچ حاصل کی اور اسے دھکیلتے ہوئے وہ اس جگہ لے آئے جہاں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ پھر وہ سب اس بڑی سی لالچ میں سوار ہو گئے اور واگ کی طرف روانہ ہو گئے۔ واگ پہنچ کر

انہوں نے لالچ کو ایک مناسب جگہ پر ہک کیا اور پھر وہ سب نیچے اتر کر درختوں کے اس جھنڈ کی طرف بڑھ گئے جہاں سائمن کے بقول پریس سیکشن میں جانے والے خصوصی راستے کا دھاند کھلتا تھا۔ ہنری اور سائمن کو صفدر اور ٹائیگر نے کاندھوں پر لاوا ہوا تھا اور پھر جھنڈ میں چھپ کر عمران نے اپنے طور پر اس جگہ کا معائنہ کیا۔ اس کے بعد وہ سائمن کو ہوش میں لانے کی کوشش کر رہے تھے کہ انہیں دور سے ایک پہلی کاپڑ اچھائی تیز رفتاری سے واگ کی طرف آتا ہوا دکھائی دیا۔ اس کی رفتار بتا رہی تھی کہ وہ واگ کے اوپر سے گزر جائے گا۔ وہ سب اس پہلی کاپڑ کی طرف متوجہ ہو گئے۔ پہلی کاپڑ کالی بلندی پر تھا اس لئے اس پر موجود کوئی نشان یا عبارت نیچے سے نہ دیکھی جاسکتی تھی اور ان کے پاس دور بین بھی نہیں تھی۔ تیز رفتار پہلی کاپڑ جہزے کے قریب پہنچتے ہی آہستہ ہو گیا اور پھر وہ جہزے پر متعلق ہو گیا۔ ابھی یہ سب اس بارے میں سوچ ہی رہے تھے کہ اچانک پہلی کاپڑ سے یکے بعد دیگرے نیلے رنگ کے کئی کیپول نیچے گرے اور اس کے ساتھ ہی ہر طرف نیلے رنگ کا دھواں سا پھیلتا چلا گیا۔ عمران نے سب کو سانس روکنے اور پانی میں چھلانگیں لگانے کو کہا اور وہ سب سانس روک کر پانی کی طرف بڑھنے ہی گئے تھے کہ اچانک جو لالچ ذہن کسی تیز رفتار لو کی طرح گھوما اور پھر اس کے ذہن پر تاریک چادر سی پھیلتی چلی گئی تھی اور اس کے بعد اب اسے ہوش آیا تھا۔ یہ سارے مناظر ایک لمحے کے ہزاروں حصے میں اس

کے ذہن پر نمودار ہوئے تو جو لیا ہے اختیار اٹھ کر بیٹھ گئی اور اس کے ساتھ ہی وہ یہ دیکھ کر بری طرح چونک پڑی کہ عمران سمیت اس کے سارے ساتھی ارد گرد ٹیڑھے میڑھے انداز میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے جبکہ سلسلے پانچ باجانی بڑے اطمینان بھرے انداز میں کھڑے تھے جن میں سے چار کے ہاتھوں میں سفین گنیں تھیں جبکہ سب سے آگے کھڑے ہوئے باجانی کے سینے پر موجود بیٹا رہا تھا کہ وہ میجر ہے۔ ان سب نے ریڈ آرمی کی یونیفارم پہنی ہوئی تھی۔ یہ میجر خالی ہاتھ کھڑا تھا جبکہ دور جہزے کے کنارے پر ایک ہیلی کاپٹر کھڑا ہوا نظر آ رہا تھا۔ جو لیا فوراً سمجھ گئی کہ اس ہیلی کاپٹر سے کہاں انتہائی زور اثر ہے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی گئی ہے اور اس وقت صورت حال اس کے اور اس کے ساتھیوں کے خلاف ہے۔ یہ لوگ کسی بھی لمحے ان پر گولیوں کی بارش کر سکتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس کے ذہن میں یہ خیال بھی ابھرا کہ سب میں سے اسے ہی کیوں ہوش میں لایا گیا ہے حالانکہ کہاں ان کے ساتھی ہمزی اور ساتھی بھی موجود تھے اور وہ دونوں بھی وہیں بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

تم۔ تم کون ہو..... جو لیا نے ٹکٹھ اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

اپنا منہ دوسری طرف کر لو لڑکی ورنہ ایک لمحے میں گولیوں سے اڑا دیا جائے گا۔ راکوش اس کے ہاتھوں میں ہتھکڑی ڈال دو کیونکہ وہ

سکتا ہے کہ یہ واقعی عمران کی ساتھی ہو۔ ایسی صورت میں یہ انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتی ہے..... اس میجر نے جو پہلے جو لیا سے مخاطب ہوا تھا اور پھر اپنے ساتھی کی طرف منہ پھیر کر کہا تو جو لیا بے اختیار چونک پڑی۔ وہ اب اصل بات سمجھ گئی تھی۔ چونکہ عمران اور اس کے ساتھی پاکیشیائی تھاد تھے جبکہ جو لیا سوئس تھاد تھی اس لئے اس میجر کو اس کے بارے میں کوئی غلط فہمی ہو گئی ہے اور جو لیا نے فوراً ہی اسی غلط فہمی سے بھرپور فائدہ اٹھانے کا فیصلہ کر لیا۔

تم۔ میں بے قصور ہوں۔ میں تو سیاح ہوں..... جو لیا نے فوراً ہی انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

جو میں کہہ رہا ہوں وہ کروڑ کی ورنہ..... میجر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو جو لیا نے اپنے ہرے پر خوف کے تاثرات پیدا کر لئے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا رخ بدلا۔ میجر کے ساتھی نے اس کے دونوں بازو اس کے عقب میں کر کے اس کی کلائیوں میں ہتھکڑی ڈال دی۔

اب میری طرف منہ کر لو..... اس بار میجر کی قدرے مطمئن آواز سنائی دی اور جو لیا نے فوراً ہی اپنا رخ بدل لیا البتہ اس کی انگلیاں تیزی سے ہتھکڑی کے مختلف حصوں کو ٹھونکنے لگ گئیں اور مڑتے ہی اس نے اندازہ لگایا تھا کہ یہ سنگل کلپ ہتھکڑی ہے جسے وہ اپنی انگلیوں کی مدد سے انتہائی آسانی سے کھول سکتی ہے اس لئے وہ دل ہی دل میں مطمئن ہو گئی۔

کیا نام ہے تمہارا..... میجر نے پوچھا۔

میرا نام جو لیا نافٹرا واٹر ہے۔ میں سوئس ہوں اور سیاح ہوں۔

جو لیا نے بڑے عاجزانہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

تم ان پاکیشیائیوں کے ساتھ کہاں کیسے موجود ہو۔ سچ بتاؤ ورنہ میں عورتوں کی کرپناک جینوں کو زیادہ پسند کرتا ہوں۔ میجر نے درشت لہجے میں کہا۔

یہ۔ یہ پاکیشیائی ہے جس نے مجھے اپنا نام عمران بتایا تھا۔ یہ پاکڑو میں مجھے ملا تھا۔ یہ انتہائی خوبصورت باتیں کرتا ہے۔ اس نے مجھے اپنا گرویدہ بنا لیا۔ گزشتہ رات میں نے اس کے ساتھ ہو مل سہی مون میں گزاری۔ پچھلی رات اس نے مجھے بتایا کہ یہاں سے قریب ایک چھوٹا سا بصرہ ہے جہاں انتہائی قیمتی موتی ہر وقت ملتے ہیں اور یہ موتی اس قدر قیمتی ہوتے ہیں کہ اگر ان کی تھوڑی سی تعداد کو بھی مارکیٹ میں فروخت کیا جائے تو آدمی ساری عمر عیش و آرام سے گزار سکتا ہے۔ میں جب اس بات پر حیران ہوئی تو اس نے کہا کہ چونکہ میں نے اس کے ساتھ رات گزاری ہے اس لئے وہ مجھے تحفے کے طور پر کافی تعداد میں موتی دینا چاہتا ہے۔ میں فوراً تیار ہو گئی اور پھر پچھلی رات ہم دونوں پاکڑو کے مغربی ساحل پر آئے۔ وہاں ایک دران جگہ پر لالچ موجود تھی۔ ہم دونوں اس لالچ میں سوار ہوئے اور یہاں پہنچ گئے۔ یہاں اس کے یہ ساتھی موجود تھے اور یہ دو ایکری بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ یہ سب ساحل پر تھے۔ میرے پوچھنے پر اس عمران

نے بتایا کہ یہ ایکریا سے موتی حاصل کرنے آئے تھے اور انہوں نے یقیناً موتی کہیں چھپا دیئے ہوں گے۔ میرے ساتھیوں نے انہیں بے ہوش کر دیا۔ آپ انہیں ہوش میں لا کر ان سے پوچھ لے کریں گے تو ان سے موتی کنزرم ہو جائیں گے۔ پھر اس کے ساتھیوں نے انہیں کاندھوں پر اٹھایا اور ہم سب جہاں ٹھہرے آگئے۔ پھر ایک ہیلی کاپٹر آتا ہوا دکھائی دیا۔ اس کے بعد وہ ہیلی کاپٹر یہاں جہزے پر کافی بلندی پر معطل ہو گیا۔ پھر اس میں سے نیلے رنگ کے جھونے بھونے کیسے پھول نچے گرے تو اس عمران نے ہچکچتے ہوئے کہا کہ ہم سانس روک لیں اور سمندر میں جھٹلائیں لگا دیں کیونکہ باجانی حکومت کے آدمی آگئے ہیں۔ ہم نے سانس روکنے کی کوشش کی لیکن میرے ذہن پر تاریکی چھا گئی اور اب مجھے ہوش آیا ہے..... جو لیا نے فوراً ہی ایک کہانی گھڑ کر سنادی۔

جو اس مت کروڑ کی۔ کیا تم سمجھتی ہو کہ مجھے سارے حالات کا علم نہیں ہے۔ میرا نام میجر مناشو ہے اور میں ریڈ آرمی کے ایکشن گروپ کا چیف ہوں۔ سمجھیں۔ میں اڑتی جہاز کے پر گن لیتا ہوں۔ تم ان خطرناک سیکرٹ ایجنٹوں کی ساتھی ہو۔ ان کے ہمراہ کیڑے یہاں آئی ہو..... میجر مناشو نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

کیڑو۔ وہ کیا ہے..... جو لیا نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

یہاں سے قریب ایک باجانی جہزہ ہے..... میجر مناشو نے

ہوٹ جباتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے جو لیا پر زبردست غصہ آ رہا ہو۔

"میں جاکہ رہی ہوں۔ اگر تمہیں یقین نہ آئے تو تم بے شک اسے ہوش میں لا کر اس سے پوچھ لو۔ میں تو اس کے ساتھ ہاکاڈو سے یہاں پہنچی ہوں۔" جو لیا نے لہجے میں انتہائی معصومیت بھرتے ہوئے کہا۔

"تو تم جاکہ نہیں بونا چاہتی۔ ٹھیک ہے پھر مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ میں تو تمہیں اس لئے ان سے بچنے ہوش میں لایا تھا کہ تم بچے جاکہ جاؤ۔ ان کی ساتھی ہونے کے باوجود تم مجھے پسند آتی ہو اس لئے میں چاہتا تھا کہ تمہیں اپنے ساتھ پاجان لے جاؤں لیکن تم شاید زندہ نہیں رہنا چاہتی۔" میجر متاشو نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں جاکہ رہی ہوں۔ پلیز بچہ پر یقین کرو بے شک ہاکاڈو جا کر میرے ہونٹوں سے میرے بارے میں معلومات کر لو۔ میرے تمام کافلات وہاں موجود ہیں۔" جو لیا نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ ابھی تمہارے جوت جاکہ فیصلہ ہو جاتا ہے۔ دوسرا ایک طرف کھڑی ہو جاؤ۔" میجر متاشو نے کہا اور جو لیا سر ہلاتی ہوئی تیزی سے اپنے ساتھیوں کو پھلانگتی ہوئی ان کی طرف بدست لگی۔

"پلیز میری بات سنو۔ میں جاکہ رہی ہوں۔" جو لیا نے تیزی

سے اس طرح میجر متاشو اور اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھتے ہوئے کہا جیسے وہ ان کی منت سماجت کرنے ان کے پاس آ رہی ہو۔

"وہیں رک جاؤ۔ خبردار۔ ورنہ۔" میجر متاشو نے جج کر کہا تو جو لیا اس طرح ٹھٹھک کر رک گئی جیسے کسی نے اسے گودا مار دیا ہو۔

"اب یہاں سے ایک قدم بھی اٹھایا تو گولی مار دوں گا۔" میجر متاشو نے پچھتے ہوئے کہا اور جو لیا نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے وہ انتہائی بے بس ہو چکی ہو۔

"راکوش۔ اب اس ہنری کو ہوش میں لے لو۔ اب یہ بتائے گا کہ یہ ٹرکی کون ہے اور یہ لوگ یہاں کیسے آئے ہیں۔" میجر متاشو نے کہا۔

"میجر۔ یہ ساری پوچھ گچھ بعد میں کر لیں گے کیوں ناں پہلے ان پاکیشائیوں کو گولی سے اڑا دیں۔" راکوش نے جیب سے نیلے رنگ کی بوتل نکالتے ہوئے کہا اور اس بوتل کو دیکھتے ہی جو لیا کے چہرے پر ہلکت مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔ وہ اب تک اسی چکر میں تھی کہ انہوں نے اسے کس طرح ہوش دلایا ہے۔

"ہو میں کہہ رہا ہوں دی کرو راکوش۔ میں اپنے احکامات بار بار دہرانے کا عادی نہیں ہوں۔" میجر متاشو نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں سر۔۔۔۔۔۔ راکوش نے کہا اور تیزی سے ایک طرف بڑے

ہوئے ہنری کی طرف بڑھ گیا۔ جو لیا کی انگلیاں اس دوران تیزی سے اس بین پر رنگ رہی تھیں جس کی مدد سے وہ اپنی ہتھکڑی کھول سکتی تھی۔ دو جان بوجھ کر میجر متاشو اور اس کے ساتھیوں کے قریب آ کر دی ہوئی تھی کہ کسی بھی لمحے ان میں سے کسی کی مشین گن بھپٹ سکے۔ میجر متاشو کے ساتھی مشین گنیں ہاتھوں میں پکڑے بڑے ڈھیلے انداز میں مطمئن سے کھڑے تھے اس لئے جو لیا کو یقین تھا کہ وہ ان سے مشین گن حاصل کر لے گی۔ اس نے آہستہ سے بان دبا یا تو ابھی ہی ٹھک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ہتھکڑی کھل گئی۔ جو لیا نے ہتھکڑی کے کپ دونوں کلائیوں سے ہٹائے اور ہتھکڑی کو نیچے گرنے سے بچانے کے لئے اس نے اسے ہاتھ میں پکڑ لیا جبکہ راکوش اس دوران نیلے رنگ کی شیشی ہنری کے ناک سے لگائے ہوئے تھا۔ میجر متاشو اور اس کے ساتھیوں کی تمام تر توجہ اس طرف ہی تھی۔ ویسے بھی انہیں معلوم تھا کہ جو لیا کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں ہتھکڑی میں جکڑے ہوئے ہیں اور وہ عورت اور غیر مسلح ہے اس لئے وہ اس کی طرف سے مطمئن تھے۔ پھر راکوش نے بوتل ہنری کی ناک سے علیحدہ کر کے اس کا دھنکن بند کر دیا۔

"ارے یہ کیا۔۔۔۔۔۔ جو لیا نے پچھتے ہوئے میجر متاشو اور اس کے ساتھیوں کے عقب میں دیکھتے ہوئے کہا تو اس کے اس طرح اہانک پچھنے سے میجر متاشو اور اس کے ساتھی لا شعوری طور پر گھومے

ی تھے کہ جو لیا نے ہلکت چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے ایک مشین گن نہ صرف اس کے ہاتھ میں آ چکی تھی بلکہ وہ تیزی سے دوڑتی ہوئی چند قدم پیچھے ہٹتی چلی گئی اور پھر اس سے پہلے کہ وہ لوگ پہنچتے جو لیا نے فائر کھول دیا اور اس کے ساتھ ہی میجر متاشو اور اس کے ساتھی پچھتے ہوئے نیچے گرے۔ جو لیا نے پہلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے گن گھمائی اور دوسرے لمحے راکوش جو یہ صورت حال دیکھ کر تیزی سے اپنے کانڈھے سے مشین گن اتار رہا تھا سینے میں گولی کھا کر چیختا ہوا نیچے گر گیا۔ جو لیا نے میجر متاشو کے ساتھیوں پر فائر اس طرح کیا تھا کہ وہ نیچے گر کر پھر نہ اٹھ سکے جبکہ اس نے میجر متاشو کے جان بوجھ کر کو لے کر فائر کیا تھا کیونکہ وہ اس میجر متاشو کو بہر حال زندہ رکھنا چاہتی تھی۔ میجر متاشو نیچے گرتے ہی تیزی سے اٹھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا ہی تھا لیکن جو لیا نے چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے اٹھتے ہوئے میجر متاشو کی کھنپی پر اس کی بوتل کی نوک پوری قوت سے پڑی تو میجر متاشو ایک بار پھر جج مار کر گرا ہی تھا کہ جو لیا نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کو نال سے پکڑا اور دوسرے لمحے اس نے اس کا دست متاشو کی کھنڈی پر جما دیا اور پھر جب اس نے میجر متاشو کے جسم کو جھٹکا کھا کر ساکت ہوتے دیکھا تو وہ تیزی سے ہنری کی طرف بڑھی اور اس کے ساتھ ہی دو چوک پڑی کیونکہ ہنری نہ صرف اٹھ کر پیچھ چکا تھا بلکہ اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا تھا جیسے اس کی بینائی چلی گئی ہو اور جو لیا پہلی کی سی

تیزی سے اس کی طرف دوڑی اور پھر اس سے پہلے کہ ہنری کچھ بھٹتا جو لپانے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کا دستہ پوری قوت سے اس کی کھوپڑی پر جما دیا اور ہنری بیچ مار کر نیچے گرا جی تھا کہ جو لپانے دوسرا دار کر دیا اور ہنری کا جسم بھی جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا تو جو لپانے تیزی سے مڑی اور دوڑتی ہوئی ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ وہ پوری طرح مطمئن ہونے کے لئے پہلے اس ہیلی کاپٹر کو چیک کر لینا چاہتی تھی۔ ہیلی کاپٹر کے قریب کوئی آدمی نہ تھا۔ جو لپانے ہیلی کاپٹر پر چڑھی اور پھر اس نے اندر کا جائزہ لیا اور پھر نیچے اتر کر وہ دوڑتی ہوئی واپس اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ گئی۔ راکوش کی جیب سے اسے وہ نیلے رنگ کی بوتل مل گئی۔ اس نے بوتل کا ڈھکن کھولا اور پھر اسے عمران کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے بوتل ہٹائی اور پھر ساتھ بڑے ہوئے صفدر کی ناک سے لگا دی۔ اس طرح اس نے باری باری تھوڑے، کپٹن شکیل اور ٹائیگر کی ناک سے بوتل لگائی اور پھر اسے بند کر کے وہ اطمینان سے کھڑی ہو گئی۔ چند لمحوں بعد عمران کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے تو جو لپانے بے اختیار اطمینان کا سانس لیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے آنکھیں کھول دیں۔

”عمران۔ عمران اٹھو۔۔۔۔۔ جو لپانے اس کے قریب جا کر کہا تو عمران ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔
”اوہ۔ کیا مطلب۔۔۔ یہ کون لوگ ہیں۔ ہمیں کیسے ہوش آگیا۔“

عمران نے بے اختیار اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے لیے میں انتہائی حیرت تھی اور جو لپانے جلدی جلدی اسے اپنے ہوش میں آنے سے لے کر اب تک کے سارے واقعات بتا دیے۔

”اوہ۔ وری گڈ جو لپانے۔ جہاڑی فہانت اور کارکردگی نے اس بار واقعی ہم سب کو موت کے منہ سے بچا لیا ہے۔ گڈ ٹھ۔۔۔۔۔ عمران نے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا تو جو لپانے کا پھرہ مسرت سے کھل اٹھا۔

”میجر تاشو کو میں نے بے ہوش کر دیا ہے اور اس کے کولے سے خون بہہ رہا ہے اس لئے اگر تم اسے زندہ رکھنا چاہتے ہو تو پھر اس کی مرہم پٹی کر دو۔۔۔۔۔ جو لپانے میجر تاشو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو اسی لمحے صفدر اور پھر باقی ساتھی بھی ایک ایک کر کے ہوش میں آتے چلے گئے۔

”میں پہلے اس ہیلی کاپٹر کو چیک کرنا چاہتا ہوں۔ شاید اس میں کوئی ایسی چیز ہو جو ہمارے مشن کی رکاوٹ دور کر سکے۔ تم صفدر اور کپٹن شکیل سے کہہ دو کہ وہ اسے ٹسٹ کر لیں۔“ عمران نے کہا اور پھر وہ تیزی سے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔ ہیلی کاپٹر پر وہ سوار ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ اس نے ہیلی کاپٹر کی وینڈ سکرین کی سائیڈ پر لگا ہوا ریز ڈیٹو دیکھ لیا تھا۔ وہ سمجھ گیا کہ اس ریز ڈیٹو کی مدد سے میجر تاشو نے انہیں یہاں نہیں کر لیا تھا۔ ہیلی کاپٹر کی عقبی طرف سیاہ رنگ کا

ایک بڑا سا تھیلا بڑا ہوا تھا۔ عمران سیٹوں کو پھلانگتا ہوا اس تھیلے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے تھیلا اٹھا کر اس کی ڈپ کھولی اور پھر اندر جھانک کر دیکھنے لگا۔ چند لمحوں تک نظروں ہی نظروں میں جائزہ لے کر اس نے تھیلا اٹھا دیا اور پھر ہیلی کاپٹر سے نیچے تھیلا سمیت اتر آیا اور اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھنے لگا۔ صفدر اور کپٹن شکیل نے اس دوران میجر تاشو کے زخم کی مرہم پٹی کر دی تھی لیکن وہ بدستور بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

”وہ ہتھکڑی کہاں ہے جو لپانے؟“ عمران نے جو لپانے سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ادھر پیچھے کی تھی میں نے۔“ جو لپانے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”وہ ڈھونڈ کر لے آؤ اور صفدر تم اس میجر تاشو کی پیسوں کی کمین تلاشی لو اور ساتھ ساتھ اس کے ساتھیوں کی پیسوں کی تلاشی بھی۔ یہ تھیلا خاصا بڑا ہے لیکن اس میں سامان بے حد کم ہے اس لئے یقیناً انہوں نے ہیلی کاپٹر سے اترنے سے پہلے ہتھیار وغیرہ پیسوں میں ڈال لئے ہوں گے۔“ عمران نے کہا تو سب ساتھی اس کی ہدایات کی تعمیل میں لگ گئے۔ چند لمحوں بعد جو لپانے واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں سنگل کلپ ہتھکڑی موجود تھی۔

”یہ ہتھکڑی میجر تاشو کے ہاتھوں میں ڈال کر اس کا پین آف کر دو تاکہ وہ اسے آسانی سے نہ کھول سکے۔“ عمران نے جو لپانے سے کہا تو

جو لپانے ہاتھ میں میجر تاشو کی طرف بڑھ گئی۔

”اس کی جیب میں ایک مشین پستل اور یہ خصوصی ساخت کا ٹرانسمیٹر ہے۔“ صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ ان سب کی جیبیں تو انتہائی خوفناک ہتھیاروں سے بھری ہوئی ہیں۔۔۔۔۔ اسی لمحے کپٹن شکیل کی آواز سنائی دی۔

”جو لپانے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ یہ لوگ انتہائی تربیت یافتہ ہیں۔ اگر انہیں معمولی سا شک بھی پڑ جاتا تو جو لپانے کی زندگی یقینی طور پر خطرے میں پڑ جاتی اور ہم تو بہر حال تجھے ہی بے ہوش۔“ عمران نے کہا تو جو لپانے کوئی جواب دینے کی بجائے صرف مسکرا دی۔ اسی لمحے اس نے میجر تاشو کے دونوں ہاتھ عقب میں کر کے اس کی کلائیوں میں ہتھکڑی ڈال دی اور پھر بن کو آف کر دیا۔

”صفدر۔ اسے ہوش میں لے آؤ۔“ عمران نے کہا تو صفدر نے ٹرانسمیٹر عمران کو دیا اور پھر آگے بڑھ کر وہ زمین پر بے ہوش پڑے ہوئے میجر تاشو پر جھٹک گیا۔ اس نے اس کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے دبا کر بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب میجر تاشو کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے تو اس نے ہاتھ ہٹائے اور سیدھا ہو کر کھڑا ہو گیا۔

”اسے اٹھا کر درخت کے تنے سے پشت لگا کر بٹھا دو۔ یہ کھڑا نہیں ہو سکے گا۔“ عمران نے کہا تو صفدر نے اسے گھسیٹ کر ساتھ ہی موجود درخت کے تنے کے ساتھ بٹھا دیا۔ اسی لمحے اس وقت تک

اس کے قریب سے نہیں بٹا جب تک میجر قناش کر رہا ہوا ہوش میں نہیں آگیا اور اس نے اپنے آپ کو سنبھال نہیں لیا۔ پوری طرح ہوش میں آتے ہی میجر قناش نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے کہ بے پروموجود غم کی وجہ سے وہ اٹھ نہ سکا۔ اب وہ ہونٹ پیچھے سامنے کھڑے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہا تھا۔ جو لیا کو دیکھتے ہی اس کے ہجرے پر ہلکتے غصے کے تاثرات ابھرتے۔

"کاش۔ میں تم سب کو بے ہوشی کے دوران ہی گولیوں سے اڑا دیتا اور یہ لڑکی۔ میرے دہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ یہ ایسا کر سکے گی۔ کاش۔۔۔۔۔ میجر قناش نے گھٹے گھٹے لہجے میں کہا۔

"میجر قناش۔ اس لفظ کاش نے یقیناً بے شمار بار جہادی زندگی بچائی ہوگی اور ہماری زندگی میں تو ایسے کھیل اکثر ہوتے رہتے ہیں اس لئے کسی کاش کے اظہار کی ضرورت نہیں ہے۔ ویسے یہ تو مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ تم نے ریز ڈیکٹو سے ہمیں ٹریس کر لیا ہے لیکن کیا تم یہ بتاؤ گے کہ تم کیڈو جانے کی بجائے اوپر واگ کیوں آئے تھے۔۔۔۔۔ عمران نے انتہائی نرم لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم تھا کہ جہاد مشن واگ میں ہے اس لئے میں نے سوچا کہ کیڈو جانے سے پہلے میں واگ کو بھی چیک کر لوں اور میرا خیال درست ثابت ہوا۔۔۔۔۔ میجر قناش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کرئل جوشن نے خود آنے کی بجائے ہمیں کیوں بھیجا ہے۔ کیا اسے ہماری پریقین نہ تھا۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کرئل جوشن کو تو مکمل یقین تھا کہ ہماری نے تم لوگوں کو بے ہوش اور بے حس و حرکت کر رکھا ہے لیکن میں جہاد سے بارے میں بہت کچھ جانتا ہوں اس لئے جب کرئل جوشن نے مجھ سے اس بارے میں بات کی تو میں نے اسے بتایا کہ صورت حال ان کی توقع سے الٹ بھی سکتی ہے اس لئے پہلے میں ہیٹنگ کر لوں پھر وہ آئیں اور میرا خیال درست ثابت ہوا۔ ہر حال اب کرئل جوشن یہاں نہیں آئیں گے۔۔۔۔۔ میجر قناش نے کہا۔

"تم نے اسے یہاں سے اطلاع دینی تھی کہ سب اڑے ہو گیا ہے پھر ہی اس نے آنا تھا۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔۔۔۔۔ میجر قناش نے جواب دیا۔

"کس فریکوئنسی پر اطلاع دینی تھی۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم اور اب میں جہاد سے کسی سوال کا جواب نہیں دوں گا۔۔۔۔۔ میجر قناش نے کہا۔

"اڑے اڑے کیا ہوا۔ کیا مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی ہے۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک عمران کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے سینی کی آواز نکلنے لگی۔

"اس کا منہ بند کر دو۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو مفرد جو اس کے قریب ہی موجود تھا تیزی سے اس پر چھٹ پڑا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر کا ہٹن اُن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کرئل جوشن کا ٹنگ۔ اور۔۔۔۔۔ ٹرانسمیٹر اُن ہوتے ہی کرئل جوشن کی مخصوص چیخ مٹا آواز سنائی دی۔

"میں سر۔ میجر قناش بول رہا ہوں۔ اور۔۔۔۔۔ عمران نے میجر قناش کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم کہاں ہو۔ کیا پوزیشن ہے۔ تم نے اب تک کال کیوں نہیں کی۔ اور۔۔۔۔۔ کرئل جوشن کی آواز سنائی دی۔

"سر میں اس وقت واگ جہز سے پر ہوں۔ عمران اور اس کے ساتھی ہماری سمیت یہاں موجود تھے۔ میں نے ریز ڈیکٹو کی مدد سے انہیں ٹریس کر لیا اور پھر میں نے واگ جہز سے پر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی۔ اس طرح یہ سب بے ہوش ہو گئے۔ میں اپنے ساتھیوں سمیت یہاں اترا اور اب میں آپ کو کال کرنے ہی والا تھا کہ آپ کی کال آگئی۔ اور۔۔۔۔۔ عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی تو کیڈو میں بے ہوش اور بے حس و حرکت کر دیئے گئے تھے پھر واگ کیسے یہ پہنچ گئے اور تم کہہ رہے ہو کہ ہماری بھی ساتھ ہے۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ ہماری سے میری بات کراؤ۔ اور۔۔۔۔۔ کرئل جوشن نے انتہائی حیرت جہز سے لیکن پچھتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہماری بے ہوش پڑا ہوا ہے جناب۔ اور۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تو اسے ہوش میں لائے تو اور میری اس سے بات کراؤ۔ اور۔۔۔۔۔ کرئل جوشن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اڑے سر۔ میں اسے ہوش میں لے آتا ہوں۔ اور۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر تقریباً پانچ منٹ تک وہ بی ہوش رہا پھر اس نے ٹرانسمیٹر کا ہٹن اُن کر دیا۔

"ہیلو سر۔ ہماری ہوش میں آگیا ہے اس سے بات کر لیں۔ اور۔۔۔۔۔ عمران نے میجر قناش کے لہجے میں کہا۔

"ہماری تم کہاں موجود ہو اس وقت۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کرئل جوشن نے پوچھا۔

"واگ جہز سے پر ہوں جناب۔ اور۔۔۔۔۔ عمران نے اس بار ہماری کی آواز اور لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کا جہز اور ہونے کا انداز ایسا تھا جیسے وہ ابھی ابھی ہوش میں آیا ہو اس نے بو کھلانے ہوئے انداز میں بات کر رہا تھا۔

"کیا مطلب۔ یہ تم واگ کیسے پہنچ گئے۔ تم نے کہا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی بے ہوش پڑے ہیں اور بے حس و حرکت ہیں پھر یہ سب کیا ہے۔ بولو۔ جواب دو۔ اور۔۔۔۔۔ کرئل جوشن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ واقعی بے ہوش اور بے حس و حرکت پڑے تھے سر۔ پھر اچانک دو مشین دوم میں جس آنے اور پھر انہوں نے مجھے بے ہوش کر دیا اور اب مجھے ہوش آیا ہے تو یہ لوگ یہاں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں اور میجر قناش اور اس کے ساتھی یہاں موجود ہیں۔ اور۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہونہ۔ اس کا مطلب ہے کہ جہادی بات غلط تھی۔ اگر میں جہادی بات پر یقین کر کے وہاں آجاتا تو۔" نائلس۔ اور۔ "کرٹن جوشن نے انتہائی عصبانیت سے کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں سر۔ بس اچانک ہی یہ سب کچھ ہو گیا حالانکہ حفاظتی سرکل بھی آن تھا۔ اور۔" عمران نے ہنسی کے لیے میں کہا لیکن اس کا جبر رو دینے والوں جیسا تھا۔

"میجر متاشو۔ اور۔" کرٹن جوشن نے ہلکتے چھٹے ہوئے لیے میں کہا۔

"میں سر۔ اور۔" عمران نے فوراً ہی لیے بدل کر میجر متاشو کے لیے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اور جہاد سے ساتھی ہاکڈو میں کس ہوٹل میں ٹھہرے تھے۔ اور۔" کرٹن جوشن نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"یہ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں سر۔ اور۔" عمران نے لیے میں حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"بنا جلدی۔ اور۔" کرٹن جوشن نے تیز لے میں کہا۔

"ہوٹل لاسکا میں بتایا۔ اور۔" عمران نے ہاکڈو کے ایک سب سے بڑے ہوٹل کا نام لیتے ہوئے کہا۔

"ہونہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم اصل میجر متاشو نہیں ہو اور یقیناً اس کی آواز میں عمران بول رہے ہو اور اس کا مطلب ہے اب جہیں قطع کرنا انتہائی ضروری ہو گیا ہے۔ اور۔" کرٹن جوشن

حلق کے بل چھٹے ہوئے کہا۔

"سر سے پاس ٹرانسمیٹر موجود ہے کرٹن جوشن اور مجھے ڈیفنس سیکورٹی کی فریکوئنسی بھی معلوم ہے۔ کچھ۔ اور۔" عمران نے اس بار اپنے اصل لیے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"جو مرضی آئے کرتے رہو۔ اب بہر حال جہادی موت یقینی ہو گئی ہے۔ اور ایڈنل۔" دوسری طرف سے کرٹن جوشن نے چھٹے ہوئے لیے میں کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر

آف کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی صفدر نے میجر متاشو کے منہ سے ہاتھ ہٹا لیا تو میجر متاشو نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیے۔

"تم ناقابل یقین صلاحیتوں کے مالک ہو۔ اگر میں خود جہیں اس طرح لیے بدل بدل کر بات کرتے نہ دیکھ اور سن رہا ہوتا تو مجھے کبھی بھی یقین نہ آتا۔" میجر متاشو نے کہا۔

"کرٹن جوشن ہاکڈو میں موجود ہے۔" عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب دینے کی بجائے اتنا سوال کر دیا۔

"ہاں۔ وہ وہاں ہوٹل رین بو میں موجود ہے۔ میں اور میرے ساتھی بھی وہیں ٹھہرے ہوئے تھے۔ وہ وہاں ڈیفنس کے سپر ہیڈ

ایڈنل کے انتظام میں رک گیا تھا کیونکہ ایڈنل نے بھی کرٹن جوشن کے ساتھ کیڈو آنا تھا۔" میجر متاشو نے کہا۔

"کیوں۔ وہ کیوں کیڈو آ رہا ہے۔" عمران نے چونک کر حیرت بھرے لیے میں کہا۔

"دو جہادی لاشیں لے جا کر اسرائیل پہنچانا چاہتا تھا کیونکہ اسرائیل کو اطلاع مل گئی ہے کہ تم ان کے پلان کے چھپے لگ گئے ہو اس لیے انہوں نے پلان ہی منسوخ کر دیا ہے اور ایڈنل ان پر ڈیفنس کا رعب ڈالنا چاہتا تھا۔" میجر متاشو نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"عمران۔ کرٹن جوشن نے پھر دھچکی دی ہے ہمیں اس کا بھی خیال رکھنا چاہیے۔" اچانک ساتھ کھڑی ہو جانے کہا۔

"ہاں۔ اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں کہ ہم اس پہلی کا پڑ پڑ ہاکڈو چلے جائیں۔" عمران نے کہا۔

"ان لوگوں کا کیا کرنا ہے۔" صفدر نے کہا۔

"بڑے رہیں یہاں۔ کرٹن جوشن اگر خود ہی انہیں سزا دے دے گا۔" عمران نے مزے ہوئے کہا لیکن ابھی اس نے جلد ہی

قدم اٹھائے ہوں گے کہ عقب میں فائرنگ اور میجر متاشو کی چیخ سنا دی تو وہ تیزی سے مڑا تو اس نے دیکھا کہ جو یانے میجر متاشو، ہنسی اور ساکن تینوں پر فائر کھول دیا تھا۔

"اب صورت کی طرح تم نے بھی بے بس اور بے ہوش افراد پر فائر کرنا شروع کر دیا ہے۔" عمران نے آگے میں کہا۔

"اس میجر متاشو نے مجھ پر بری نظریں ڈالی تھیں اس لیے اس کی موت تو یقینی تھی اور سائنس اور ہنسی کو چھوڑنا اپنے پیروں پر خود

کھبازی مارنا تھی۔" جو یانے منہ بناتے ہوئے کہا اور عمران نے

بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور مرکز اہلی کا پڑی طرف بڑھ گیا۔

"عمران صاحب۔ ہاکڈو جا کر کیا ہم وہاں پانکیشیا چلے جائیں گے۔" صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ظاہر ہے اور کیا کیا جا سکتا ہے۔ میں نے تو اپنی طرف سے بے حد کوشش کی کہ کسی طرح مشن مکمل کر کے ہی واپس جاؤں لیکن شاید ہماری قسمت میں اس مشن کی تکمیل ممکن ہی نہیں گئی۔"

عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"آخر یہ مار کو تم سب نہیں کیا بلا۔ جو کسی صورت بھی ختم نہیں ہو رہیں۔" جو یانے اٹھاتے ہوئے لیے میں کہا۔

"صرف ایک صورت میں ختم ہو سکتی ہیں لیکن مجھے جہاد سے نقاب پوش چیف سے ڈر لگتا ہے اس سے مجھ کو راجا موٹی اختیار کر رکھی ہے۔" عمران نے بڑے سنجیدہ لے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ کون سی صورت۔" جو یانے حیران ہو کر پوچھا۔

"کسی خاتون کا خون اگر اس کے مرکز پر ڈالا جائے تو ان کا مرکز ٹوٹ سکتا ہے کیونکہ جس سائنس دان مار کو ٹیم نے انہیں دریافت کیا تھا وہ عورتوں کا شدید دلدادہ تھا۔" عمران نے جواب

دیا۔

"تو پھر کیا ہوا۔ میں اپنی کلائی پر زخم ڈال کر اس پر خون ڈال دیتی ہوں۔ اس میں کیا مجبوری ہے۔" جو یانے انتہائی سنجیدہ لے میں

کہا۔
 "کالی کا نہیں۔ گردن کا خون اور وہ بھی آخری قطرے تک۔"
 عمران نے جواب دیا۔
 "پھر کیا ہوا۔ پاکیشیا کے مشن کے لئے میں اس پر بھی تیار ہوں۔ جو پائے بڑے جذباتی سے لگے میں کہا۔
 "اور پاکیشیائی کے مشن کا کیا ہو گا۔" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
 "کیا۔ کیا مطلب۔" جو پائے چونک کر کہا۔
 "مطلب یہ کہ پاکیشیا کا مشن تو مکمل ہو جائے گا لیکن بے چارہ پاکیشیائی۔ وہ کیا کرے گا۔ کیوں سحر۔ میں درست کہہ رہا ہوں ناں۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 "اوہ۔ تو تم مذاق کر رہے تھے نائلس۔ میں سمجھی کہ تم درست کہہ رہے ہو۔" جو پائے پھنکاتے ہوئے لگے میں کہا۔
 "میں جو لیڈ آپ کو خود سوچنا چاہئے تھا کہ خون چاہے کسی مرد کا ہو یا عورت کا بہر حال خون ہوتا ہے اس میں کیا فرق ہو سکتا ہے۔" صفدر نے کہا۔

"ارے ارے۔ اس غلط فہمی میں نہ رہنا۔ خون کا بڑا اثر پڑتا ہے۔ ایک بار ایک فوجی محاذ جنگ پر زخمی ہو گیا تو اس کی جان بچانے کے لئے اسے مجبوراً تھیری صلیف کا خون لگانا پڑ گیا۔ یہ ہوا کہ وہ فوجی تھوڑے وقت بعد دوبارہ محاذ جنگ پر گیا تو وہ اپنا تک دشمن پر

فائرنگ چھوڑ کر تباہیاں بجا کر بھاگنا شروع کر دیتا۔ عمران نے جواب دیا اور سب بے اختیار کھٹکھٹا کر ہنس پڑے۔
 "عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں ہکاڈو جانے کی بجائے کسی اور طرف ٹھل جانا چاہئے کیونکہ پچھلے ہکاڈو میں ریڈ آرمی کا کوئی نہ کوئی سسزمو جو ہو گا اور کرنل جوشن نے جس انداز میں دھکی دی ہے اس سے لگتا ہے کہ وہ فوری طور پر کچھ نہ کچھ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔" اپنا تک کیپٹن ٹھیل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
 "میں ہکاڈو اس کرنل جوشن کے لئے نہیں بلکہ ڈولفن کے سپر چیف ایلمنڈ کے لئے جا رہا ہوں۔ اگر وہ ہمارے ہاتھ آجائے تو پھر ہم آسانی سے واگ کو تباہ کر سکتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ڈولفن کی پوری تنظیم کا بھی خاتمہ کیا جاسکتا ہے کیونکہ اگر واگ کو تباہ بھی کر دیا جائے تو پھر اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ ڈولفن آئندہ کبھی اس پلان پر کام نہیں کرے گی۔" عمران نے بھی انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو نہ صرف کیپٹن ٹھیل بلکہ سب ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔ وہ چونکہ اب ہیلی کاپٹر کے قریب پہنچ گئے تھے اس لئے عمران کے اشارے پر وہ سب ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گئے عمران خود پائلس سیٹ پر بیٹھ گیا اور پھر چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوتا چلا گیا۔ مطلوبہ بلندی پر پہنچ کر عمران نے اس کا رخ ہکاڈو کی طرف موڑا اور ہیلی کاپٹر انتہائی تیز رفتاری سے ہکاڈو کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ سب اطمینان بھرے انداز میں بیٹھے ہوئے تھے کہ

اپنا تک ہیلی کاپٹر کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور دوسرے لگے ہیلی کاپٹر کی نہ صرف بلندی کم ہوتی چلی گئی بلکہ اس کی رفتار بھی کم ہو گئی تھی۔
 "کیا ہوا ہے۔" سب نے اس خوفناک جھٹکے سے سنبھلتے ہوئے پوچھا۔
 "بلندی کم۔ نیچے کو جاؤ۔ ہیلی کاپٹر ریڈیو کنٹرول کر لیا گیا ہے اور ابھی یہ پھٹ جائے گا۔ کو جاؤ۔" عمران نے جھٹکے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کی سی تیزی سے کمزوری سے باہر چھلانگ لگا دی۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ساتھیوں نے بھی انتہائی تیز رفتاری سے نیچے چھلانگیں لگا دیں جبکہ کم رفتار پر اڑتا ہوا ہیلی کاپٹر آگے بڑھتا چلا گیا۔ وہ سب چونکہ بغیر کسی پیراشوٹ کے نیچے کودے تھے اس لئے وہ سب انتہائی تیز رفتاری سے سمندر کی سطح پر گرتے چلے جا رہے تھے البتہ ان سب نے اپنے جسموں کو اس انداز میں ایڈجسٹ کر لیا تھا کہ پانی کی سطح پر گرنے سے ان کے جسموں کو کوئی نقصان نہ پہنچے اور پھر ابھی وہ سب سمندر کی سطح کے قریب پہنچے ہی تھے کہ ان سے کچھ فاصلے پر انتہائی خوفناک دھماکہ ہوا لیکن وہ سب اس دھماکے کے باوجود اس طرف دیکھنے کے قابل نہ تھے کیونکہ اسی لمحے وہ سب پانی پر گرے اور پھر بلندی سے گرنے کی وجہ سے پانی کی تہ میں اترتے چلے گئے۔ عمران کا جسم خاصی تیز رفتاری سے گہرائی میں اترتا چلا جا رہا تھا لیکن چونکہ یہ کھلا سمندر تھا اور سمندری پانی میں کافی کثافت ہوتی ہے اس لئے اس کا جسم زیادہ گہرائی میں نہ

جاسکا اور پھر ایک جگہ رک کر پھر تیزی سے اوپر سطح کی طرف بلند ہوتا چلا گیا۔ عمران نے سانس روک رکھا تھا۔ چند لمحوں بعد جب اس کا سر پانی سے باہر آیا تو اس نے اپنے آپ کو سنبھال کر تیرنا شروع کر دیا۔ اب اس کی نظریں اوپر اوپر کی جائزہ لے رہی تھیں۔ وہاں سے کافی آگے سمندر پر آگ کے شعلے پھیلے ہوئے تھے اور عمران سمجھ گیا کہ یہ ہیلی کاپٹر کے شعلے ہوتے پڑے ہیں۔ ظاہر ہے دھماکہ ہیلی کاپٹر کے پھٹنے کا ہی تھا اور اگر وہ چند لمحوں پہلے ہیلی کاپٹر سے نہ کود گئے ہوتے تو اس وقت ان کی لاشیں بھی ان پرزوں کے ساتھ سمندر کی سطح پر نکلوس کی صورت میں تیر رہی ہوتیں۔ اسی لمحے ایک ایک کر کے عمران کے ساتھیوں کے سر سطح سمندر سے بلند ہونے شروع ہو گئے اور عمران کے سب سے پہلے ہجرے پر اطمینان کے تاثرات پھیلنے چلے گئے۔
 "عمران صاحب۔ اب ہم نے کیا کرنا ہے۔ یہاں سے ہکاڈو بھی دور ہے اور واگ بھی۔" صفدر نے کہا۔
 "ہاں۔ ہم تیر کر کہیں بھی نہیں پہنچ سکتے اس لئے یہی ہو سکتا ہے کہ ہیلی کاپٹر کے ڈھانچے کو چنک کیا جائے شاید کوئی ایسی چیز مل جائے جسے سہارا بنا کر آگے بڑھا جاسکے۔" عمران نے کہا اور ان سب نے اشیات میں سر ہلاتے ہوئے اس طرف کو تیرنا شروع کر دیا جہاں ابھی تک سمندر کی سطح پر آگ کے شعلے بند ہو رہے تھے۔ ظاہر ہے یہ ہیلی کاپٹر کے فیول ٹینک میں بھرا ہوا پٹرول تھا جو اب سطح

سمندر پر جل رہا تھا لیکن اس آگ کے قریب جا کر انہیں ایک نظر میں معلوم ہو گیا کہ پہلی کاپڑ ہزاروں لاکھوں چھوٹے چھوٹے پرزوں میں تقسیم ہو کر گر رہے ہیں اس لئے انہیں کوئی ایسی چیز نہ مل سکتی تھی جس کی مدد سے اتنے سارے افراد سہارا لے سکیں۔

اب اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے کہ جہر ہر پر جل رہی ہیں اور کو تیرے چلے جائیں۔ اپنی قوت کم سے کم خرچ کرو تاکہ زیادہ سے زیادہ فاصلہ طے کیا جاسکے۔ شاید کسی ٹاپو پر پہنچ جائیں یا کوئی جہاز مل جائے۔ عمران نے کہا اور سب نے بے اختیار ہونٹ بھیجنے کیونکہ جو حالات انہیں نظر آ رہے تھے وہ انتہائی کھٹن تھے۔ نقشے کے مطابق جہاں قریب کوئی ٹاپو یا جزیرہ موجود نہ تھا اور انہیں بہر حال معلوم تھا کہ سمندر میں وہ بہت زیادہ فاصلہ تیر کر کسی صورت بھی طے نہیں کر سکتے اور اس کے علاوہ شاربک پھیلوں کا کوئی علاقہ بھی ان کی گزرگاہ بن سکتا ہے۔ یہ سارے خدشات چونکہ ان سب کو معلوم تھے اس لئے انہوں نے اس بارے میں کوئی سوال نہ کیا تھا کیونکہ ظاہر ہے عمران سمیت ان میں سے کسی کے پاس بھی اس کا کوئی جواب نہ تھا۔

مابوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر قدرت کو ہماری زندگیوں مقصود ہیں تو دنیا کی کوئی طاقت ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی اور اگر ہماری موت مقدر ہو چکی ہے تو پھر ہمیں کوئی چاہ نہیں سکتا اور جس طرح پہلی کاپڑ پھٹنے سے پہلے ہم صحیح سلامت نکل آئے ہیں

کامیاب ہوئے ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ضرور ہماری مدد کرے گا اور ویسے بھی ہم اس وقت ایک اعلیٰ مقصد کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کے بہروں پر نظر ڈالتے ہوئے کہا تو سب کے سب نے ہونے پر بے پگھٹ کھل گئے۔

عمران صاحب۔ ہم مابوس نہیں ہیں لیکن حالات واقعی ایسے ہو گئے ہیں کہ ظاہر کوئی امداد ملتی نظر نہیں آ رہی۔ صفدر نے کہا۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے پاس مدد کے ایسے ہزاروں لاکھوں راستے ہیں جن کے بارے میں ہم سوچ بھی نہیں سکتے۔ عمران نے جواب دیا اور سب نے اس انداز میں سر ہلا دیتے جیسے وہ عمران کی بات سے پوری طرح متفق ہوں۔

باس۔ آپ کو کیسے معلوم ہوا تھا کہ پہلی کاپڑ پھٹنے والا ہے۔ جہر لمحوں کی خاموشی کے بعد ٹانگیں نے پوچھا اور سب چونک کر اس طرح اپنے ساتھ تیرتے ہوئے عمران کو دیکھنے لگے جیسے ٹانگیں کے اس سوال کا جواب وہ سب سننا چاہتے ہوں۔

میں نے زانچہ بنایا تھا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

آئی ایم سوری باس۔ واقعی مجھے پہلے خود اندازہ لگانا چاہئے تھا۔ ٹانگیں نے فوراً ہی معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

کب تک معذرت کرتے رہو گے۔ بزرگ تو کہتے ہیں کہ شاربک استاد سے آگے نکل جاتا ہے اور تم ابھی تک سوری اور معذرت کی

پڑی پر دوڑتے پھر رہے ہو۔ عمران نے اس بار قدر سے حق بکے میں کہا۔

ہم سب کو بھی یہ بات نہیں معلوم ہو سکی تو اس میں ٹانگیں کا کیا قصور ہے۔ جو بیانے ٹانگیں کی سائیڈ لپتے ہوئے کہا۔

تم تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہو اس لئے تمہارا کیا ہے۔ تم چاہے سوچو یا نہیں لیکن ٹانگیں کو تو سوچنا چاہئے۔ عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

پائلٹ سیٹ پر تم موجود تھے اس سے تمہیں جو کچھ معلوم ہو سکتا ہے وہ دوسروں کو کیسے معلوم ہو سکتا ہے۔ جو بیانے اپنی بات پراو گئی تھی۔

باس۔ میرا خیال ہے کہ ریڈیو کنٹرول کے ذریعے پہلی کاپڑ کا انجن جام کیا گیا تھا جس کی وجہ سے زور دار جھٹکا لگا اور پہلی کاپڑ کی رفتار کم ہو گئی اور یقینی بات ہے کہ جھٹکا لگنے کے بعد رگڑ کی وجہ سے پڑوں لائن میں آگ لگ جاتی تھی اور اگر پہلے جھٹکے سے نہ لگتی تو دوسرے جھٹکے سے لازماً لگ جاتی اس طرح پہلی کاپڑ نے یقینی طور پر پھٹ جانا تھا۔ چند لمحوں بعد ٹانگیں نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

یہی بات تھی لیکن تم نے اگر اتنی دیر سوچنے میں لگا دی تو پھر جب تک تم سوچو گے منکر نکلے اپنے کاموں سے بھی فارغ ہو چکے ہوں گے۔ تمہیں اپنی سوچ کو تیز کرنا ہو گا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

لیکن عمران صاحب۔ انجن جام ہونے سے پڑوں لائن کو آگ لگنے کا کیا تعلق۔ کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

یہ مت بھولو کہ یہ گن شپ پہلی کاپڑ تھا۔ عام پہلی کاپڑ نہ تھا اور گن شپ پہلی کاپڑ میں یہی ایک خامی ہوتی ہے۔ عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

واقعی عمران صاحب۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخصوص ذہن عطا کیا ہے۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

مجھ سے زیادہ ذہانت اس نے سمجھ کو عطا کی ہے لیکن سمجھ اس ذہانت کو صرف ناک کی سیدھ میں دیکھنے میں استعمال کر دیتا ہے۔ عمران نے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

اوہ۔ اوہ۔ اوہ۔ اوہ۔ کیا ہے۔ وہ دھبہ۔ وہ کیا ہے۔ اچانک جو بیانے چھپتے ہوئے کہا۔ وہ ہاتھ سے دائیں طرف اشارہ کر رہی تھی اور سب کی گردنیں اوپر مڑ گئیں۔ واقعی سمندر کی سطح پر دور ایک چھوٹا سا دھبہ نظر آ رہا تھا جیسے میدان میں کوئی گیند پڑی ہوئی ہو۔

شاید کوئی ٹاپو ہے۔ عمران نے کہا اور پھر لاشعوری طور پر سب کے رخ اس دھبے کی طرف ہو گئے لیکن چونکہ بہروں کا رخ اس طرف نہ تھا اس لئے اب انہیں باقاعدہ قوت سے تیرنا پڑا تھا لیکن اس دھبے کو دیکھ کر ان کے جسموں میں فی الحقیقت ایک انتہائی سی قوت بھر گئی تھی۔ انہیں یقین آ گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد کی ہے اور پھر آہستہ آہستہ یہ دھبہ بڑا ہوتا چلا گیا اور اب اس بات میں

کوئی شک نہ رہا تھا کہ یہ کوئی ناپو ہے جس پر گھنے درخت موجود ہیں۔ وہ مسلسل تیرتے رہے اور پھر یہ ناپو قریب سے قریب تر ہوتا چلا گیا لیکن ابھی وہ اس ناپو کے قریب نہ پہنچے تھے کہ اچانک ناپو میں سے نیلے رنگ کا شعلہ سا چمکا اور دوسرے لمحے جس طرح گہرے بادلوں میں بجلی کی رودروئی ہے اس طرح سمندر میں نیلے رنگ کی ہر سی رودی اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اور اس کے ساتھی سمجھتے یہ ہر ان سے نکل رہی تھی اور اس کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں ہلکت ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں سورج ہو گئے ہوں۔ اس احساس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں لاشعوری طور پر خود بخود یہ احساس ابھرا کہ وہ اور اس کے ساتھی ہٹ ہو گئے ہیں اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن موت کی گہری تاریکی میں جیسے ڈوبتا چلا گیا۔

کرنل جوشن ہوٹل کے کمرے میں بیٹھا ایلفرڈ کا انتظار کر رہا تھا کہ ساتھ بڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور کرنل جوشن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”ہی۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے تیز لہجے میں کہا۔

”سرکازنر سے بول رہا ہوں۔ آپ کے مہمان ایکریپیٹ سے تشریف لائے ہیں مسٹر ایلفرڈ۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے انتہائی مودبانہ آواز سنائی دی۔

”اوہ۔ انہیں کمرے تک پہنچاؤ۔ میں ان کا شدت سے انتظار کر رہا ہوں۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور دکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو کرنل جوشن نے اٹھ کر خود دروازہ کھولا۔ دروازے پر ایلفرڈ گہرے نیلے رنگ کا سوٹ پہنے موجود تھا جس کے ساتھ ایک سپر وائزر تھا۔

”آؤ۔ آؤ۔ ایلفرڈ میں تو کافی دیر سے تمہارا منتظر تھا۔ آؤ۔ کرنل جوشن نے مسکرا کر ایک طرف پھٹے ہوئے کہا۔

”فکر یہ۔ راستے میں فیول لینے کی وجہ سے کچھ دیر رکتا ہوا تھا ورنہ شاید میں ایک گھنٹہ پہلے ہی پہنچ جاتا۔ ایلفرڈ نے جواب دیا اور پھر باقاعدہ مصافحہ کر کے وہ کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ کرنل جوشن نے رسیور اٹھا کر روم سروس والوں کو شراب بگوانے کا آؤر دے دیا اور پھر ایلفرڈ کی طرف متوجہ ہو گیا۔

”ہمزی کی طرف سے کوئی تازہ معلومات ملی ہیں۔ ایلفرڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں نے انکیشن گروپ کے چیف میجر متاشو کو چار آدمیوں سمیت وہاں صبح سویرے بگوا دیا تھا تاکہ وہ وہاں بے ہوش کر دینے والی مین فائر کریں اور پھر پیچھے اتر کر حالات کا جائزہ لیں اور اس کے بعد وہ مجھے ٹرانسمیٹر پر کال کر کے عمران اور اس کے ساتھیوں کی صحیح صورت حال بتائیں۔ پھر ہم یہاں سے روانہ ہوں گے۔ کرنل جوشن نے کہا تو ایلفرڈ بے اختیار چو تک ہڑا۔

”کیا مطلب۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ وہاں حالات وہ نہیں ہیں جو بتاتے جا رہے ہیں۔ ایلفرڈ نے تشویش پورے لہجے میں کہا۔

”نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ یہ سب کچھ حفاظت مافقہ کے طور پر کیا گیا ہے کیونکہ عمران اور اس کے ساتھی دنیا کے سب سے خطرناک سیکرٹ ایجنٹ مانے جاتے ہیں اور میں نہیں چاہتا کہ کسی

صورت بھی ہم کسی رنگ میں پڑیں۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے کہا۔

”چلو اچھا ہوا۔ تم نے یہ اقدام کر لیا ورنہ میرا بھی یہی ارادہ تھا کہ کیڈو پر پہلی کاپڑ اتارنے سے پہلے وہاں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی جائے اس کے بعد وہاں پہلی کاپڑ اتار جائے۔ میں اس کا پوری طرح انتظام بھی کر آیا تھا۔ ایلفرڈ نے کہا۔

”اوہ۔ تو تمہارے ذہن میں بھی بہر حال شک موجود تھا۔ کرنل جوشن نے کہا۔

”پہلے تو نہیں تھا لیکن میری خفیہ میں ایک آدمی نوٹی ہے جو ایکریپیٹ کی سیکرٹ ایجنسیوں میں مائٹمانڈ کے طور پر کام کر چکا ہے۔ اس نے مجھے یہ مشورہ دیا تھا۔ ایلفرڈ نے جواب دیا اور کرنل جوشن نے اشیات میں سر ملایا۔ اسی لمحے ویڑنے آکر شراب کے جام ان دونوں کے سامنے رکھے اور پھر واپس چلا گیا۔

”ابھی تک تمہارے آدمی کی کال کیوں نہیں آئی۔ کیا وہ کسی لالچ پر گئے ہیں۔ ایلفرڈ نے شراب کا جام اٹھاتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ پہلی کاپڑ پر گئے ہیں۔ ویسے اب تک تو اس کی کال آجانی چاہئے تھی۔ کرنل جوشن نے کہا اور شراب کا جام اٹھایا۔

”تو پھر تم خود اسے کال کر کے معلوم کر لو۔ ایلفرڈ نے کہا۔

”اس کے لئے مجھے یہاں کے ریڈ آرمی کے سیکشن میں جانا ہو گا کیونکہ یہ سرکاری کام ہو گا اور میں یہ کام سرکاری سطح پر ہی نبھانا چاہتا ہوں۔ میں کار منگواتا ہوں۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے کہا اور پھر اس

نے شراب کا جام واپس میز پر رکھ کر رسیور اٹھا کر فون کے نیچے لگا ہوا
بن پر بس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پر بس کرنے
شروع کر دیئے۔

ریڈ آرمی سیکشن..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز
سنائی دی۔

"کرنل جوشن بول رہا ہوں..... کرنل جوشن نے انتہائی
تھکمان لگے ہیں کہا۔

"بس سر۔ حکم سر..... دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لگے
میں کہا گیا۔

"ایکشن گروپ کے چیف میجر متاشو کی کوئی کال تو نہیں آئی۔
کرنل جوشن نے کہا۔

"نوسر..... دوسری طرف سے مختصر سا جواب دیا گیا۔
اوکے۔ کار ہوا عمل بھیجئے تاکہ میں سیکشن آسکوں..... کرنل
جوشن نے کہا۔

"بس سر..... دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل جوشن نے
رسیور رکھ دیا۔

"ان پاکستانی ہتھیانوں کی وجہ سے ڈولفن کو بے حد نقصان
اٹھانا پڑ رہا ہے۔ اسرائیلی حکام تو ان سے اس قدر خوفزدہ ہیں کہ
انہوں نے ان کا نام سننے ہی معاہدہ منسوخ کر دیا ہے..... ایلفرڈ
نے کہا۔

"فکر مت کرو۔ جب تم ان کی لاشیں انہیں بھیجے گے تو انہیں
معلوم ہو جائے گا کہ ڈولفن کس قدر طاقتور اور باوساکن ہے۔"
کرنل جوشن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو میں خود وہاں آیا ہوں..... ایلفرڈ نے اثبات
میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل
جوشن نے رسیور اٹھا لیا۔

"بس..... کرنل جوشن نے تیز لگے میں کہا۔
سر آپ کے لئے کار بھیج چکی ہے..... دوسری طرف سے انتہائی
مؤدبانہ لگے میں کہا گیا اور کرنل جوشن نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ
دیا۔

"آؤ ایلفرڈ..... کرنل جوشن نے رسیور رکھ کر کھڑے ہوتے
ہوئے کہا اور ایلفرڈ سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ریڈ
آرمی کی کار میں سوار سیکشن کی طرف بڑے لگے جا رہے تھے۔ سیکشن
میں ان کا استقبال انتہائی شاندار انداز میں کیا گیا۔ سیکشن کا انچارج
کمپنن شاہو تو کرنل جوشن کے سامنے بٹھا چلا رہا تھا۔

"کنٹرول روم میں چلو۔ میں میجر متاشو کو ٹرانسمیٹر پر کال کرنا
چاہتا ہوں..... کرنل جوشن نے کہا۔

"بس سر۔ آئیے سر..... کمپنن شاہو نے کہا اور پھر وہ ان دونوں
کو ساتھ لے کر کنٹرول روم میں آگیا۔ ایلفرڈ اس جھوٹے سے سیکشن
کے انتہائی جدید ترین کنٹرول روم کو دیکھ کر بے حد متاثر ہو رہا تھا۔

"انتہائی جدید کنٹرول روم ہے۔ میں تو سمجھا تھا کہ عام سا ہو گا۔
ایلفرڈ نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ریڈ آرمی انتہائی جدید ترین آلات استعمال کرتی ہے۔ کرنل
جوشن نے انتہائی فخریہ لگے میں کہا اور ایلفرڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"سیٹیل ٹرانسمیٹر لے آؤ..... کرنل جوشن نے کنٹرول روم کے
انچارج سے کہا تو اس نے ایک جدید سافٹ کار ٹرانسمیٹر لا کر کرنل
جوشن کو دے دیا۔ کرنل جوشن نے اس پر فریگیٹ کی ایڈجسٹ کی اور
پھر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کرنل جوشن کانگ۔ اوور..... کرنل جوشن نے
چٹختی ہوئی نواز میں باز بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"بس سر۔ میجر متاشو بول رہا ہوں۔ اوور..... چند لمحوں بعد
ٹرانسمیٹر سے میجر متاشو کی آواز سنائی دی تو کرنل جوشن کے چہرے پر
اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"تم کہاں ہو۔ کیا پوزیشن ہے۔ تم نے اب تک کال کیوں نہیں
کی۔ اوور..... کرنل جوشن نے کہا۔

"سر۔ میں اس وقت واگ جہز سے رہوں اور عمران اور اس کے
ساتھی ہماری سمیت یہاں موجود تھے۔ میں نے ریڈ ڈیٹو کی مدد سے
انہیں ٹریس کر لیا اور پھر میں نے واگ جہز سے پرے ہوش کر دینے
والی گیس فائر کر دی۔ اس طرح یہ سب بے ہوش ہو گئے۔ میں اپنے
ساتھیوں سمیت یہاں اترا اور اب میں آپ کو کال کرنے بی والا تھا

کہ آپ کی کال آگئی۔ اوور..... دوسری طرف سے میجر متاشو نے
بتایا تو کرنل جوشن کے ساتھ ساتھ ایلفرڈ کے چہرے پر بھی شدید
حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا مطلب۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی تو کیڑے ہیں بے ہوش
اور بے حس و حرکت کر دیئے گئے تھے۔ پھر واگ یہ کیسے بچ گئے اور
تم کہہ رہے ہو کہ ہماری بھی ساتھ ہے۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ ہماری
سے میری بات کراؤ..... کرنل جوشن نے انتہائی حیرت بھرے
لیکن جھٹکے ہوئے لگے میں کہا۔

"ہماری بے ہوش بڑا ہوا ہے جناب۔ اوور..... دوسری طرف
سے میجر متاشو نے جواب دیا۔

"تو اسے ہوش میں لے آؤ اور میری اس سے بات کراؤ۔ اوور۔"
کرنل جوشن نے غصیلے لگے میں کہا۔

"اوکے سر۔ میں اسے ہوش میں لے آتا ہوں۔ اوور..... میجر
متاشو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی خاموشی چھا گئی۔

"یہ سب کیسے ہو گیا۔ کیا مطلب..... کرنل جوشن نے انتہائی
حیرت بھرے لگے میں کہا۔

"مجھے ٹوٹی نے بتایا تھا کہ عمران دوسروں کی آواز کی نقل کر لینے
میں انتہائی ماہر ہے۔ ایسا نہ ہو کہ یہ کال میجر متاشو کی بجائے عمران
کر رہا ہو..... ایلفرڈ نے کہا۔

"اوور۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میجر متاشو کی آواز میں پہچانتا

ہوں..... کرنل جوشن نے پھٹکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔
"سر یہاں کال چیکنگ کمیونر موجود ہے اور ہماری کی آواز اس میں
فیڈ ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں چیک کروں۔" کنٹرول روم
کے انچارج نے جو قریب ہی مؤدبانہ انداز میں کھڑا تھا کہا تو کرنل
جوشن بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے۔ کرو چیکنگ..... کرنل جوشن نے کہا
کہا تو کنٹرول روم انچارج تیزی سے ایک دیوار کے ساتھ نصب
مشین کی طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے ٹرانسمیٹر دوبارہ آن ہو گیا۔
"ایلی سر۔ ہماری ہوش میں آگیا ہے اس سے بات کر لیں۔
اور۔" میجر تاشو کی آواز سنائی دی۔

"ہماری تم کہاں موجود ہو اس وقت۔ اور۔" کرنل جوشن
نے کہا۔

"واگ ہیرے پر ہوں جناب۔ اور۔" ہماری کی قدرے
بوکھلائی ہوئی سی آواز سنائی دی۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ ہوش
میں آنے کے باوجود اپنے آپ کو ماحول کے ساتھ ذہنی طور پر
ایڈجسٹ کر پا رہا ہو۔

"کیا مطلب۔ یہ تم واگ کیسے پہنچ گئے۔ تم نے تو کہا تھا کہ
عمران اور اس کے ساتھی بے ہوش پڑے ہوئے ہیں اور بے حس و
حرکت ہیں۔ پھر یہ سب کیا ہے۔ یو۔ لو۔ جواب دو۔ اور۔" کرنل
جوشن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ واقعی بے ہوش اور بے حس و حرکت پڑے تھے سر۔ پھر
اجانک وہ مشین روم میں گھس آئے اور پھر انہوں نے مجھے بے ہوش
کر دیا اور اب مجھے ہوش آیا ہے تو یہ لوگ یہاں بے ہوش پڑے
ہوئے ہیں اور میجر تاشو اور اس کے ساتھی یہاں موجود ہیں۔
اور۔" ہماری نے جواب دیا۔

"ہو نہ۔ اس کا مطلب ہے کہ چہاری بات غلط تھی۔ اگر میں
چہاری بات پر یقین کر کے وہاں آجاتا تو تائمنس۔ اور۔" کرنل
جوشن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں سر۔ بس اچانک یہ سب کچھ ہو گیا۔
حالانکہ حفاظتی سرکل بھی آن تھا۔ اور۔" ہماری نے جواب دیا۔
لیکن اس کا لہجہ رو دینے والا تھا۔

"جناب یہ ہماری نہیں بول رہا۔ یہ کوئی اور اس کی آواز میں بات
کر رہا ہے۔" اسی لمحے کنٹرول روم کے انچارج نے کہا تو کرنل
جوشن کے ساتھ ساتھ ایلفرڈ بھی بے اختیار اچھل پڑا۔

"میجر تاشو۔ اور۔" کرنل جوشن نے اس بار غصے کی شدت
سے حلق کے بل جھٹکے ہوئے کہا۔

"میں سر۔ اور۔" میجر تاشو کی آواز سنائی دی۔
"تم اور چہارے ساتھی پاکاؤ میں کس ہوش میں ٹھہرے تھے۔
اور۔" کرنل جوشن نے کہا۔

"یہ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں سر۔ اور۔" میجر تاشو نے

حیرت ہیرے لہجے میں کہا۔

"بناؤ جلدی۔ اور۔" کرنل جوشن نے تیز لہجے میں کہا۔
"ہوئل لاسا میں جناب۔ اور۔" میجر تاشو نے جواب دیا تو
کرنل جوشن کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ سا ہو گیا کیونکہ جواب غلط
تھا۔ ہماری اور کرنل جوشن ہوش میں ٹھہرے ہوئے تھے۔

"ہو نہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم اصل میجر تاشو نہیں ہو اور
یقیناً اس کی آواز میں عمران بول رہے ہو اور اس کا مطلب ہے کہ
اب ہمیں ختم کرنا انتہائی ضروری ہو گیا ہے۔ اور۔" کرنل
جوشن نے غصے کی شدت سے حلق کے بل جھٹکے ہوئے کہا۔

"میرے پاس ٹرانسمیٹر موجود ہے کرنل جوشن۔ اور مجھے ڈیفنس
سیکریٹری کی فریکوئنسی بھی معلوم ہے۔ گجے۔ اور۔" اس بار
ٹرانسمیٹر سے عمران کی اپنی آواز سنائی دی۔

"جو مرضی آئے کرتے رہو۔ اب بہر حال چہاری موت یقینی ہو
گئی ہے۔ اور ایڈ آئل..... کرنل جوشن نے اسی طرح غصے کی
شدت سے جھٹکے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف
کر دیا۔

"اوہ۔ بال بال بچے ہیں۔ ورنہ..... ایلفرڈ نے بے اختیار
جھرتھری لیتے ہوئے کہا۔

"کیپٹن جوگم..... کرنل جوشن نے کنٹرول روم کے انچارج
سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں سر..... کیپٹن جوگم جو اب مشین آف کر کے اس کے
قریب آکر کھڑا ہو گیا تھا، نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا یہاں وہ مشین موجود ہے جس سے کسی کال کو فضا میں ہی
ختم کیا جاسکتا ہے..... کرنل جوشن نے کہا۔

"میں سر..... کیپٹن جوگم نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر اس پر ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کرو اور اس پر کال
ڈیلیور ہونے سے روکو..... کرنل جوشن نے تیز لہجے میں کہا اور
ساتھ ہی ایک فریکوئنسی بتادی اور کیپٹن جوگم سر ہلاتا ہوا ایک اور
مشین کی طرف بڑھ گیا۔

"اب کیا ہو گا۔ اس کا مطلب ہے کہ صورت حال ہمارے خلاف
ہے..... ایلفرڈ نے ہونٹ جباتے ہوئے کہا۔

"کیپٹن شاہ..... کرنل جوشن نے ایلفرڈ کی بات نظر انداز
کرتے ہوئے سیکشن انچارج سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں سر..... کیپٹن شاہ نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"میجر تاشو کون سا میلی کا پڑ لے گیا ہے۔ ریڈیو کنٹرولڈ یا
سادہ..... کرنل جوشن نے پوچھا۔

"ریڈیو کنٹرولڈ جناب۔ انہوں نے خود ہی اسے منتخب کیا تھا
جناب..... سیکشن انچارج نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ گڈ۔ یہ لوگ یقیناً اب اس پر سوار ہو کر کیڑو جائیں گے یا
ہو سکتا ہے کہ پاکاؤ آئیں۔ اب سکرین پر چیک کرو اور سنو۔ اگر یہ

لوگ اس پر سوار ہوں تو اسے فضا میں ہی تباہ کر دو۔" کرنل جوشن نے کہا۔

"فضا میں تباہ کر دوں۔" سیکشن انچارج نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اپنے کانوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"یو ٹائمسن۔ جب میں کہہ رہا ہوں ایسا کرو تو۔" کرنل جوشن نے غصے کی شدت سے جھنجھٹے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں سر۔ میں کیپٹن جوگم کو کہتا ہوں سر۔" سیکشن انچارج نے کہا۔ اسی لمحے کنٹرول روم کا انچارج کیپٹن جوگم بھی واپس آ گیا اور پھر اس سے پہلے کہ کیپٹن شاہو اسے کچھ کہتا، کرنل جوشن نے خود ہی اسے احکامات دینے شروع کر دیے۔

"میں سر۔ میں انتظام کرتا ہوں۔ آپ خود بھی سکریں پر یہ ساری کارروائی دیکھ سکتے ہیں۔ یہاں اس کا مکمل انتظام ہے سر۔" کنٹرول روم انچارج نے کہا اور کرنل جوشن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور کیپٹن جوگم ایک اور بڑی مشین کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے تیزی سے اس مشین کو آپرٹ کرنا شروع کر دیا۔ بند مشین میں زندگی کی لہریں دوڑنے لگ گئیں۔

"سر یہاں قریب آجائیں۔" اس نے کہا تو کرنل جوشن اور ایلفرڈ اٹھ کھڑے ہوئے تو دو آدمیوں نے ان کی کرسیاں اٹھا کر اس مشین کے سامنے رکھ دیں۔

"میں اس ہیلی کاپٹر کو ٹریس کرتا ہوں سر۔ وہ سکریں پر آجائے گا

سر۔" کیپٹن جوگم نے کہا اور ایک بار پھر مشین کو آپرٹ کرنے لگا۔ چند لمحوں بعد اس نے ایک ہٹن دیا تو مشین کے درمیان ایک بڑی سی سکریں ایک جھماکے سے روشن ہو گئی اور پھر اس پر ایک جہیز کے کا تھوڑا سا حصہ نظر آنے لگا۔ جس پر ایک ہیلی کاپٹر کھڑا ہوا تھا اور اس میں کچھ لوگ سوار ہو رہے تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔" کرنل جوشن نے اٹھ کھڑے ہوئے کہا۔

"میں سر۔ ایک سوئس خداداد عورت اور چار پاکستانی مرد سوار ہو رہے ہیں جناب۔" کیپٹن جوگم نے کہا اور کرنل جوشن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کیپٹن جوگم نے ایک اور ہٹن پریس کیا تو سکریں پر جھماکے سے منظر بدل گیا۔ اب وہاں ہیلی کاپٹر کا اندرونی حصہ نظر آ رہا تھا۔

"یہ پائلٹ سیٹ پر بیٹھا ہوا عمران ہے۔" کرنل جوشن نے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ ہے وہ عمران۔" ایلفرڈ نے کہا۔

"ہاں۔ یہی وہ خبیث روح ہے جس نے پوری دنیا کا ناخلاق بند کر رکھا ہے۔ اب دیکھنا یہ کس طرح مرتا ہے۔" کرنل جوشن نے غصیلے لہجے میں کہا۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو گیا۔

"کیپٹن۔ چیک کر دو یہ کدم جاتا ہے۔" کرنل جوشن نے کہا۔

"میں سر۔" کیپٹن جوگم نے کہا اور ایک بار پھر مشین کو آپرٹ کرنا شروع کر دیا۔ اب سکریں پر ہیلی کاپٹر فضا میں اڑتا ہوا دکھائی دے رہا تھا پھر جیسے ہی اس کا رخ مڑا کیپٹن جوگم ایک چھوٹی سی سکریں پر جھٹک گیا۔

"اس کا رخ پاکادو کی طرف ہے۔" کیپٹن جوگم نے کہا۔

"اوکے۔ اسے تباہ کر دو۔ فضا میں ہی تباہ کر دو۔ اس طرح تباہ کر دو کہ ان چیٹوں کے جسم کا ایک ٹکڑا بھی سلامت نہ رہے۔" کرنل جوشن نے کہا۔

"میں سر۔" کیپٹن جوگم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر مشین کو آپرٹ کرنا شروع کر دیا۔ کافی دیر تک وہ مشین کو آپرٹ کرتا رہا۔ پھر وہ ٹھٹھکت سی جا ہو گیا۔

"سر۔ میں اسے تباہ کر رہا ہوں۔" کیپٹن جوگم نے کہا۔

"جلدی کرو۔ وقت مت ضائع کرو ٹائمسن۔" کرنل جوشن نے حلق کے بل پچھتے ہوئے کہا۔

"میں سر۔" کیپٹن جوگم نے کہا۔

"کیسے تباہ کر دے۔ کیا میزائل فائر کر دے۔" اچانک کرنل جوشن نے ہونک کر پوچھا۔

"نہیں۔ ایسا تو یہاں انتظام نہیں ہے۔ یہ گن شپ ہیلی کاپٹر ہے اور ریڈیو کنٹرول ہے۔ میں اچانک ریڈیو کنٹرول کی مدد سے اس کے انجن جام کر دوں گا۔ اس طرح اچانک انجن جام ہو جانے سے اس

کی پٹرول لائن میں آگ لگ جائے گی اور پورا ہیلی کاپٹر تباہ ہو جائے گا اور اگر ایک جھٹکے سے کام نہ ہو تو دوسرے جھٹکے پر یقیناً ہو جائے گا سر۔" کیپٹن جوگم نے مڑ کر تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے کر دو۔ اسے بہر حال فضا میں ہی تباہ کر دو۔ ان شیطانوں سمیت۔" کرنل جوشن نے تیز لہجے میں کہا اور کیپٹن جوگم نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ایک بار پھر مشین کو آپرٹ کرنا شروع کر دیا۔ کرنل جوشن اور ایلفرڈ دونوں کی نظریں سکریں پر جمی ہوئی تھیں جہاں ہیلی کاپٹر اڑتا ہوا دکھائی دے رہا تھا جبکہ نیچے کھلا سمندر تھا اور پھر اچانک ہیلی کاپٹر کو ایک زوردار جھٹکا اور ہیلی کاپٹر تیزی سے نیچے جانے لگا لیکن پھر وہ سنبھل گیا۔

"یہ کیا ہوا۔ یہ تو تباہ نہیں ہوا۔" کرنل جوشن نے پچھتے ہوئے کہا۔

"ابھی سر۔ ابھی ہو جاتا ہے سر۔" کیپٹن جوگم نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ لوگ تو ہیلی کاپٹر سے کود رہے ہیں۔ جلدی کرو جلدی۔" اچانک کرنل جوشن نے حلق بھاڑ کر پچھتے ہوئے کہا کیونکہ سکریں پر اسے ہیلی کاپٹر سے سامنے نیچے سمندر کی طرف جاتے ہوئے صاف دکھائی دے رہے تھے۔ اسی لمحے ہیلی کاپٹر کو ایک زوردار جھٹکا اور اس کے ساتھ ہی اس میں آگ لگ گئی۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر آگ کی شکل میں تبدیل ہو کر سمندر میں گرنا چلا گیا۔

"وہ سب چپٹے ہی کود گئے ہیں کرنل..... ایلفرڈ نے ہونٹ چبائے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں نے دیکھ لیا ہے۔ ان شیطانوں کو چپٹے ہی نہانے کس طرح صورت حال کا علم ہو جاتا ہے۔ لیکن تم فکر نہ کرو۔ اب یہ زندہ نہیں بچ سکتے۔ بغیر غلطہ خوری کے لباس کے یہ کھلے سمندر میں کب تک زندہ رہ سکیں گے اور دور دراز قریب کوئی جزیرہ بھی نہیں ہے۔ اس لئے ان کی ہلاکت بہر حال یقینی ہے۔" کرنل جوشن نے کہا۔

سکرین اب آف ہو چکی تھی اور کیپٹن جوگم مشین کو آپرٹ کر رہا تھا۔

"سرن کی ہلاکت واقعی یقینی ہو چکی ہے۔" سیکشن انچارج نے اہتائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"اور گرد کوئی ناو یا کوئی جزیرہ تو نہیں ہے۔" کرنل جوشن نے اچانک جوگم کی کیپٹن جوگم سے پوچھا۔

"جواب ایک چھوٹا سا جزیرہ کافی دور موجود ہے۔ اگر اہروں کا رخ اس طرف ہو تو پھر یہ وہاں ہٹا سکتے ہیں۔" کیپٹن جوگم نے کہا تو

کرنل جوشن چونک پڑا۔

"کون سا جزیرہ ہے اور کون وہاں قاضی ہے۔" کرنل جوشن نے پوچھا۔

"سریہ جزیرہ پانچائیوی کے قبضے میں ہے۔ اس کا نام تو کراہگو ہے لیکن نیوی کی وجہ سے اسے عام نقشے میں ظاہر نہیں کیا گیا ہے۔"

کیپٹن جوگم نے کہا۔

"کراہگو۔ وہاں کون انچارج ہے۔ کیا تم میری وہاں بات کرا سکتے ہو۔" کرنل جوشن نے کہا۔

"میں سر۔ وہاں کا انچارج نیوی کا کیپٹن مٹاکو ہے جناب۔ میں ٹرانسمیٹر پر اس سے آپ کی بات کرا دیتا ہوں سر۔" کیپٹن جوگم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس پر تیزی سے فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ ریڈ آرمی سیکشن ہاکاڈو سے کیپٹن جوگم کا لنگ۔ اور۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"میں۔ کیپٹن مٹاکو ایڈجسٹ ہو۔ اور۔" چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک اہتائی آواز سنائی دی۔

"کیپٹن مٹاکو سیکشن میں اس وقت ریڈ آرمی کے چیف کرنل جوشن صاحب موجود ہیں۔ وہ تم سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ اور۔"

کیپٹن جوگم نے کہا۔

"کرنل جوشن اور۔ میں۔ اور۔" کیپٹن مٹاکو نے چونکتے ہوئے اور حیرت بھرے لہجے میں کہا اور کیپٹن جوگم نے ٹرانسمیٹر

کرنل جوشن کی طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو۔ کرنل جوشن بول رہا ہوں۔ چیف آف ریڈ آرمی۔ اور۔" کرنل جوشن نے اہتائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"میں سر۔ میں نیوی کیپٹن مٹاکو بول رہا ہوں سر۔ جزیرہ کراہگو سے۔ حکم سر۔ اور۔" دوسری طرف سے اہتائی مودبانہ لہجے میں

کہا گیا۔

"کیپٹن مٹاکو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے اہتائی خطرناک سیکرٹ لیجنٹ جو کیڈہ جزیرہ تباہ کرنے کے مشن پر تھے وہ داگ

جزیرے سے ریڈ آرمی کے ہیلی کاپٹر پر قبضہ کر کے ہاکاڈو آ رہے تھے کہ

میں نے یہاں سے وہ ایٹلی کاپٹر فضا میں ہی تباہ کر دیا لیکن یہ لوگ

ایٹلی کاپٹر تباہ ہونے سے پہلے ہی سمندر میں کود گئے تھے اور یقیناً یہ

لوگ تباہ جزیرے کراہگو پر پہنچیں گے۔ ان میں ایک عورت اور

پانچ مرد شامل ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ انہیں ہر صورت میں

ہلاک کر دیا جائے اور ان کی لاشیں تم اپنے قبضے میں لے لو۔ کیا یہ

کام تم کر سکتے ہو۔ اور۔" کرنل جوشن نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں سر۔ میں لائچوں پر مسلح افراد بھیج دیتا ہوں جو ان کا سمندر

میں ہی خاتمہ کر کے ان کی لاشیں اٹھا کر لے آئیں گے۔ اور۔" کیپٹن مٹاکو نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ یہ اہتائی خطرناک لوگ ہیں۔ یہ تمہارے آدمیوں کو ہلاک کر کے لائچوں پر قبضہ کر کے لٹل جائیں گے۔ اور۔" کرنل

جوشن نے تیز لہجے میں کہا۔

"تو پھر کیا کیا جائے سر۔ آپ حکم دیں سر۔ آپ کے حکم کی تعمیل

ہوگی سر۔ اور۔" کیپٹن مٹاکو نے جواب دیا۔

"تم نے ہوشیار رہنا ہے۔ اگر یہ لوگ جزیرے کے قریب پہنچیں

تو جزیرے سے ان پر فائرنگ کر کے انہیں سمندر میں ہی ہلاک کر دو

اور پھر ان کی لاشیں اٹھا لو۔ اور۔" کرنل جوشن نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ لیکن اگر یہ لوگ اہتائی خطرناک ہیں تو میں

ان پر ہیلو لائن بھی فائر کر سکتا ہوں جو جزیرے سے دو سو میٹر دور

تک کام کر سکتی ہے۔ اس طرح کام یقینی انداز میں ہو جائے گا۔

اور۔" کیپٹن مٹاکو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بہر حال انہیں ہر صورت میں ہلاک ہونا چاہئے۔

اور۔" کرنل جوشن نے کہا۔

"میں سر۔ حکم کی تعمیل ہوگی سر۔ اور۔" کیپٹن مٹاکو نے

جواب دیا۔

"سنو۔ میں یہاں ہاکاڈو کے ریڈ آرمی سیکشن میں موجود ہوں۔

جب تم ان کی لاشوں پر قبضہ کر لو تو یہاں مجھے کال کرنا۔ میں

تمہاری کال کا منتظر رہوں گا۔ اور۔" کرنل جوشن نے کہا۔

"میں سر۔ حکم کی تعمیل ہوگی سر۔ اور۔" دوسری طرف سے

کہا گیا۔

"اور ایڈ آل۔" کرنل جوشن نے اس بار اطمینان بھرے

لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب یہ لازماً ہلاک ہو جائیں گے۔" کرنل جوشن نے کہا تو

ایلفرڈ نے اثبات میں سر ہلادیا۔

کیپٹن جوگم۔ جب کال آئے تو تم ٹرانسمیٹر ہمارے پاس لے آنا ہم اس وقت تک شراب پیئیں گے۔..... کرنل جوشن نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔
 میں سر۔..... کیپٹن جوگم نے جواب دیا اور کرنل جوشن کے اٹھتے ہی ایلفیڈ بھی اٹھ کھڑا ہوا۔
 "آؤ ایلفیڈ۔ خاصی ٹینشن پیدا ہو گئی ہے اس لئے شراب کے ایک دو جام لے لیں۔..... کرنل جوشن نے کہا اور ایلفیڈ نے اثبات میں سر ہلادیا۔

جریرہ کرائگو پرہنے ہوئے کڑی کے بڑے سے کپین میں باجان نیوی کا کیپٹن متقا کو ایک بڑی سی میز کے چھ کرسی پر بیٹھا سامنے رکھے ہوئے ایک نقشے کو خود سے دیکھ رہا تھا۔ سائیڈ پر ایک ٹرانسمیٹر بھی موجود تھا۔ چونکہ اس جریرے پر باجان نیوی کا چیکنگ اڈا تھا اس لئے یہاں بالاعدہ ایک کنٹرول روم بھی بنایا گیا تھا جس میں اچھائی جدید ترین چیکنگ کرنے والے دفائی اور جارحانہ آلات موجود تھے جبکہ یہ کپین جس میں کیپٹن متقا کو موجود تھا۔ ایک لحاظ سے کیپٹن متقا کو کا آفس تھا۔ اس جریرے پر رائے ٹرانسمیٹر کے ذریعے ہی ہوتے تھے۔ جریرے پر کیپٹن متقا کو کے علاوہ میں افراد مزید تھے جن میں سے دو کنٹرول کپین کے انچارج تھے اور باقی چیکنگ اور لانچ آپریٹر تھے۔ کیپٹن متقا کو نقشے کو دیکھنے میں مصروف تھا کہ کپین کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا اور کیپٹن

متقا کو نے چونک کر سر اٹھایا۔
 "سر۔ ایک عجیب بات چیک ہوئی ہے۔..... آنے والے نے قدرے پریشان سے لہجے میں کہا۔
 "کیا بات ہے ساہو۔ کیسی بات۔..... کیپٹن متقا کو نے چونک کر پوچھا۔
 "سر یہاں سے تقریباً چھ سات بحری میل دور فضا میں ایک گن شب ایلی کا پرنز تباہ ہوا ہے اور اس کا لمبہ سمندر میں گرنا دکھائی دیا ہے۔..... آنے والے نے کہا تو کیپٹن متقا کو بے اختیار اچھل پڑا۔
 "ایلی کا پرنز۔ کس کا ایلی کا پرنز۔..... کیپٹن متقا کو نے حیرت جھرے لہجے میں کہا۔
 "یہ ایلی کا پرنز ریڈ آرمی کا تھا۔ یہ چپلے ہاکاڈو سے واگ گیا تھا اور اب واگ سے الگ واپس ہاکاڈو کی طرف جا رہا تھا کہ اچانک فضا میں اسے آگ لگی اور پھٹ کر سمندر میں گر گیا۔..... ساہو نے مودبانہ لہجے میں جواب دیا۔
 "ریڈ آرمی کا ایلی کا پرنز۔ اوو۔ ویری ہیڈ۔ تم لائنیں سمجھو شاید کوئی بچ گیا ہو۔..... کیپٹن متقا کو نے کہا۔

انچارج کو اس کی اطلاع دے دیں۔..... ساہو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
 "ہاں۔ ظاہر ہے وہ تو دینی پڑے گی۔..... کیپٹن متقا کو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔
 "میں نے اس کی فلم محفوظ کر لی ہے۔ شاید سیکشن ہیڈ کو آرڈر ڈیمانڈ کرے۔..... ساہو نے کہا اور کیپٹن متقا کو نے اثبات میں سر ہلایا تو ساہو سلام کر کے واپس چلا گیا۔
 "ریڈ آرمی کا ایلی کا پرنز کیسے تباہ ہو گیا اور واگ جریرے پر وہ کیا کرنے گیا تھا۔ وہ جریرہ تو بے آباد ہے۔..... کیپٹن متقا کو نے خود کھائی کے سے انداز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ ٹرانسمیٹر سے تیز سینی کی آواز سنائی دینے لگی جو کال آنے کی نشانی تھی تو کیپٹن متقا کو نے چونک کر ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اسے اپنے سامنے رکھ کر اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔
 "ہیلو۔ ہیلو۔ ریڈ آرمی سیکشن ہاکاڈو سے کیپٹن جوگم کا ٹنگ۔ اور۔..... ٹرانسمیٹر سے آواز سنائی دی اور کیپٹن متقا کو نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے وہ اس کال کی وجہ سمجھتا ہو۔ ظاہر ہے ابھی ساہو نے اسے ریڈ آرمی کے ایلی کا پرنز کی فضا میں تباہ ہونے کی خبر سنائی تھی اور اس وقت ریڈ آرمی سیکشن کی طرف سے کال آنے کی ظاہر ہے یہی وجہ ہو سکتی ہے لیکن چونکہ نیوی ہیڈ کوارٹر کی طرف سے انہیں خصوصی احکامات دیے گئے تھے کہ وہ کسی دوسرے شعبے کے معاملات میں

مداخلت نہ کیا کریں اور نہ ہی انہیں یہ بتایا جائے کہ وہ دوسرے شعبوں کی چیکنگ بھی کرتے ہیں اس لئے کیپٹن مٹا کو نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اپنے طور پر ریڈ آرمی کے اس واقعہ سے لاعلمی ہی ظاہر کرے گا۔

”میں۔ کیپٹن مٹا کو اینڈنگ یو۔ اور۔“ کیپٹن مٹا کو نے لہجے کو نارمل رکھتے ہوئے کہا۔

”کیپٹن مٹا کو۔ سیکشن میں اس وقت ریڈ آرمی کے چیف کرنل جوشن صاحب موجود ہیں۔ وہ تم سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ اور۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”کرنل جوشن۔ اور۔ میں۔ اور۔“ کیپٹن مٹا کو نے چونک کر حیرت میرے لہجے میں کہا کیونکہ یہ بات واقعی اس کے تصور میں نہ تھی کہ پاکاذ کے سیکشن میں کرنل جوشن خود موجود ہوگا۔

”ایلو۔ کرنل جوشن بول رہا ہوں۔ چیف آف ریڈ آرمی۔ اور۔“ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک منگھٹی ہوئی مگر حکمائہ آواز سنائی دی۔

”میں سر۔ میں نیوی کیپٹن مٹا کو بول رہا ہوں سر۔ جریرہ کرائگو سے۔ حکم سر۔ اور۔“ کیپٹن مٹا کو نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”کیپٹن مٹا کو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ جو کینڈو جریرہ جہاد کرنے کے مشن پر تھے واگ جریرہ سے ریڈ آرمی کے ایلی کاہنر قبضہ کر کے پاکاذ آ رہے تھے کہ

میں نے جہاں سے وہ ایلی کاہنر فضا میں ہی جہاد کر دیا لیکن یہ لوگ ایلی کاہنر جہاد ہونے سے پہلے ہی سمندر میں کود گئے تھے اور یقیناً یہ لوگ جہاد سے جریرہ سے کرائگو پر پہنچیں گے۔ ان میں ایک عورت اور پانچ مرد شامل ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ انہیں ہر صورت میں ہلاک کر دیا جائے اور ان کی لاشیں تم اپنے قبضے میں لے لو۔ کیا یہ کام تم کر سکتے ہو۔ اور۔“ کرنل جوشن نے کہا تو کیپٹن مٹا کو کے جہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھرائے کیونکہ یہ اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ ایلی کاہنر میں غیر ملکی ایجنٹ سوار تھے اور ایلی کاہنر ریڈ آرمی نے خود ہی جہاد کیا ہو گا لیکن ظاہر ہے اس سے بات کرنے والا کرنل جوشن تھا اس لئے اس کی بات پر یقین نہ کرنے کا کوئی حوالہ نہ تھا اور ریڈ آرمی کے چیف کے حکم کی تعمیل بھی اس پر فرض تھی۔

”میں سر۔ میں لائچوں پر مسلح آؤں بیچ دیتا ہوں جو ان کا سمندر میں ہی خاتمہ کر کے ان کی لاشیں اٹھا کر لے آئیں گے۔ اور۔“ کیپٹن مٹا کو نے اپنی حیرت کو چھپاتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ نہیں۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ یہ جہادے آدمیوں کو ہلاک کر کے لائچوں پر قبضہ کر کے نکل جائیں گے۔ اور۔“ کرنل جوشن نے کہا۔

”تو پھر کیا کیا جائے سر۔ آپ حکم دیں سر۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی سر۔ اور۔“ کیپٹن مٹا کو نے جواب دیا۔ ظاہر ہے وہ اور کیا

کہہ سکتا تھا۔

”تم نے ہوشیار رہنا ہے۔ اگر یہ لوگ جریرہ سے قریب پہنچیں تو جریرہ سے ان پر فائرنگ کر کے انہیں سمندر میں ہی ہلاک کر دو اور پھر ان کی لاشیں اٹھا لو۔ اور۔“ کرنل جوشن نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے سر۔ لیکن اگر یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں تو پھر میں ان پر بلیو لائن بھی فائر کر سکتا ہوں جو جریرہ سے دو سو میٹر دور تک کلام کر سکتی ہے اس طرح کام یقینی انداز میں ہو جائے گا۔ اور۔“ کیپٹن مٹا کو نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ بہر حال انہیں ہر صورت میں ہلاک ہونا چاہیے۔ اور۔“ کرنل جوشن نے کہا۔

”میں سر۔ حکم کی تعمیل ہوگی سر۔ اور۔“ کیپٹن مٹا کو نے جواب دیا۔

”سنو۔ میں یہاں پاکاذ کے ریڈ آرمی سیکشن میں موجود ہوں۔ جب تم ان کی لاشوں پر قبضہ کر لو تو یہاں مجھے کال کرنا۔ میں تمہاری کال کا منتظر رہوں گا۔ اور۔“ کرنل جوشن نے کہا۔

”میں سر۔ حکم کی تعمیل ہوگی سر۔ اور۔“ کیپٹن مٹا کو نے جواب دیا۔

”اور اینڈ آف۔“ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کیپٹن مٹا کو نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر میری

سائیڈ پریڈ سے ہونے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے دو نمبر پر پس کر دیتے۔

”میں۔ ساہو اینڈنگ فرام چیکنگ سنٹر۔“ رابطہ قائم ہونے ہی ساہو کی آواز سنائی دی۔

”کیپٹن مٹا کو بول رہا ہوں ساہو۔ کیا تم نے جہاد ہونے والے ایلی کاہنر سے کچھ افراد کو سمندر میں کودتے ہوئے دیکھا تھا۔“ کیپٹن مٹا کو نے کہا۔

”نہیں جناب۔ کیوں۔“ ساہو نے حیرت میرے لہجے میں پوچھا۔

”حالانکہ ایسا ہوا ہے۔“ کیپٹن مٹا کو نے کہا۔

”وہ کیسے جناب۔ آپ کیسے اس قدر یقین سے کہہ رہے ہیں۔ کیا کوئی اطلاع آئی ہے۔“ کیپٹن ساہو نے حیرت میرے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔“ کیپٹن مٹا کو نے کہا اور پھر اس نے کرنل جوشن کی کال آنے اور اس سے ہونے والی بات چیت کی تفصیل بتا دی۔

”اور۔ تو یہ بات ہے۔ تو پھر میں بلیو لائن ایڈجسٹ کر ادوں۔“ ساہو نے کہا۔

”ہاں کر ادو۔ میں اس دوران اپنے سیکشن ہیڈ کو انچارج سے بات کر لوں۔“ کیپٹن مٹا کو نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے

ایک بار پھر ٹرانسمیٹر اٹھا کر اپنے قریب رکھا اور پھر اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا بین

پریس کر دیا۔
 "ایلو ایلو۔ کیپٹن متا کو فرام کراگو کائیگ۔ اور۔۔۔۔۔ کیپٹن
 متا کو نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔
 "یس۔ سیکشن ہیڈ کوارٹر اینڈنگ یو۔ اور۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد
 ایک آواز سنائی دی۔
 "سیکشن چیف سے بات کرائیں۔ اٹ از ایرجنسی۔ اور۔۔۔
 کیپٹن متا کو نے کہا۔
 "اوکے۔ اور۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔
 "ایلو سیکشن چیف اینڈنگ یو کیپٹن۔ اور۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد
 سیکشن چیف کی مخصوص آواز سنائی دی اور جواب میں کیپٹن متا کو
 نے ساجو کی رپورٹ سے لے کر کرنل جوشن کی کال آنے اور اس کی
 ہدایات کی تفصیل بتانا شروع کر دی۔
 "پاکیشیا سیکرٹ فینٹ۔ کیا کرنل جوشن نے یہی کہا تھا۔
 اور۔۔۔۔۔ سیکشن چیف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
 "یس سر۔ اور۔۔۔۔۔ کیپٹن متا کو نے جواب دیا۔
 "لیکن پاکیشیا تو باپان کا انتہائی دوست ملک ہے۔ اس کے
 رجسٹر کیسے باپان کے خلاف کام کر سکتے ہیں۔ اور۔۔۔۔۔ سیکشن
 چیف نے کہا۔
 "میں کیا کہہ سکتا ہوں سر۔ کرنل جوشن ہاکڈو میں موجود ہیں۔
 آپ ان سے بات کر لیں۔ اور۔۔۔۔۔ کیپٹن متا کو نے کہا۔

"سنو۔ تم ان لوگوں کو ہلاک کرنے کی بجائے انہیں بے ہوش
 کر کے جہیز سے پر لے آؤ اور مجھے اطلاع دو۔ میں خصوصی ایلی کا پریپر
 خود جہیز سے پر آؤں گا۔ میں خود ان سے پوچھ گچھ کروں گا۔ اس کے
 بعد میں فیصلہ کروں گا کہ کیا کیا جائے اور کیا نہیں۔ اور۔۔۔۔۔ سیکشن
 چیف نے کہا۔
 "لیکن اگر اس دوران کرنل جوشن کی کال آنے سر تو اسے کیا
 جواب دیا جائے۔ اور۔۔۔۔۔ کیپٹن متا کو نے کہا۔
 "تم نے اسے یہی جواب دینا ہے کہ ابھی تک کوئی آدمی یا کوئی
 لاش جہیز سے کی طرف نہیں آئی۔ مجھے۔ مجھے یہ سارا معاملہ انتہائی
 مشکوک لگ رہا ہے اس لئے میں کرنل جوشن سے پہلے اعلیٰ حکام سے
 بات کرنا چاہتا ہوں۔ اور۔۔۔۔۔ سیکشن چیف نے کہا۔
 "یس سر۔ اور۔۔۔۔۔ کیپٹن متا کو نے کہا۔
 "اور سنو۔ خود لائیں۔ مجھواتا۔ اگر یہ لوگ جہاز سے جہیز سے
 کے قریب آئیں تب کارروائی کرنا کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ وہ
 ہمارے کسی سٹیز کو نقصان پہنچائیں۔ اور۔۔۔۔۔ سیکشن چیف نے کہا۔
 "یس سر۔ میں سمجھ گیا ہوں سر۔ اور۔۔۔۔۔ کیپٹن متا کو نے کہا۔
 "اوکے۔ اور اینڈ آل۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور سیکشن
 متا کو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر کے ایک
 طرف رکھا اور ایک بار پھر انٹرکام کا رسیور اٹھایا۔
 "ساجو بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ کیپٹن متا کو کے ہٹن پریس کرتے ہی

دوسری طرف سے ساجو کی آواز سنائی دی۔
 "کیا ہوا۔ کیا کوئی نظر آیا سکرین پر۔۔۔۔۔ کیپٹن متا کو نے پوچھا۔
 "یس کیپٹن۔ واقعی سمندر میں کچھ افراد تیرتے نظر آ رہے ہیں اور
 ان کا رخ کراگو کی طرف ہی ہے۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ کون
 لوگ ہیں اور ان کی تعداد کتنی ہے۔۔۔۔۔ ساجو نے جواب دیتے
 ہوئے کہا۔
 "کرنل جوشن نے بتایا تھا کہ یہ چھ افراد ہیں جن میں ایک
 عورت اور پانچ مرد شامل ہیں۔ بہر حال سیکشن چیف نے اس سلسلے
 میں نئے احکامات دیئے ہیں۔۔۔۔۔ کیپٹن متا کو نے کہا۔
 "کون سے احکامات۔۔۔۔۔ ساجو نے چونک کر پوچھا تو کیپٹن
 متا کو نے اسے سیکشن چیف کے احکامات کے بارے میں بتا دیا۔
 "تو پھر ہمیں ایلو لائن کو زبرد پر رکھنا ہو گا ورنہ تو وہ لازماً ہلاک ہو
 جائیں گے۔۔۔۔۔ ساجو نے کہا۔
 "ہاں۔ ہم نے انہیں بے ہوش کر کے کراگو پر لانا ہے۔ پھر
 سیکشن چیف خود یہاں آکر ان سے پوچھ گچھ کریں گے۔۔۔۔۔ کیپٹن
 متا کو نے کہا۔
 "فحیک ہے۔ میں انتظام کرانا ہوں۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے
 ساجو نے جواب دیا تو کیپٹن متا کو نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

عمران کے تاریک ذہن میں روشنی نمودار ہوئی تو اس کے ساتھ
 ہی اسے اپنے جسم میں انتہائی درد کی شدید لہروں کا بھی احساس
 ہونے لگا اور شاید درد کی انہی تیز لہروں کی وجہ سے اس کا سویا ہوا
 ذہن زیادہ تیزی سے ہوشیار ہوتا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی اسے بے
 ہوش ہونے سے پہلے کے حالات کسی فلمی سین کی طرح یاد آ گئے۔
 جب وہ اپنے ساتھیوں سمیت تیرتا ہوا جہیز سے کے قریب پہنچا تو
 اچانک جہیز سے سے نیلے رنگ کا شعلہ سا چمکا تھا اور پھر گہرے
 تاریک بادلوں میں ابھرنے والی بجلی کی ہلکی طرح پانی میں نیلے
 رنگ کی لہریں دوڑتی ہوئی نظر آئی اور پلک بھینکنے میں عمران اور اس
 کے ساتھیوں کے جسموں سے ٹکرا گئی تھی اور پھر عمران کو ایسا
 محسوس ہوا تھا جیسے اس کے جسم میں ہزاروں لاکھوں سوراخ ہو گئے
 ہوں اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔ اس

سارے منظر کے یاد آتے ہی عمران نے تیزی سے آنکھیں کھولیں اور لاشعوری طور پر اپنے جسم کو حرکت دی لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس کا جسم رسی کی مدد سے ایک درخت کے تنے کے ساتھ بندھا ہوا ہے اور وہ اس تنے کے ساتھ بندھا ہوا کھڑا ہے اس نے اوپر اور نظریں دوڑائیں تو بے اختیار اس کے منہ سے اطمینان بھرا سانس نکل گیا کیونکہ اس کے سارے ساتھی بھی اس کی طرح درختوں کے تنوں سے رسیوں سے بندھے ہوئے موجود تھے اور ایک آدمی اس سے تیسرے نمبر پر موجود صفدر کے بازو میں انجکشن لگا رہا تھا۔ اس آدمی کے جسم پر باجان نیوی کی یونیفارم تھی جبکہ ایک سائیڈ پر کھلے حصے میں اسے ایک ایلی کا پتہ لکھا تھا جس پر باجان نیوی کا مخصوص نشان بنا ہوا تھا۔

”تو ہم باجان نیوی کے قبضے میں ہیں۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ زندہ بچ گئے ہیں۔“ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے اس کے بائیں طرف بندھے ہوئے کیپٹن شکیل کے کراپٹے کی آواز سنائی دی اور عمران نے گردن موڑی تو کیپٹن شکیل کا ڈھلکا ہوا جسم حرکت میں آ رہا تھا حالانکہ وہ عمران سے پہلے نمبر تھا اس لئے ظاہر ہے اسے عمران سے پہلے انجکشن لگایا گیا ہو گا لیکن عمران شاید اپنی ذہنی مشقوں کی وجہ سے اس سے پہلے ہوش میں آ گیا تھا۔

”یہ یہ ہم کہاں ہیں۔ اوہ۔ اوہ۔“ اسی لمحے کیپٹن شکیل کی بڑبڑاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

”میرا خیال ہے کہ ہم اس جزیرے پر ہیں جہاں سے ہمیں ہٹ کیا گیا تھا۔“ عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے بے اختیار چونک کر عمران کی طرف دیکھا اور پھر وہ ایک جھٹکے سے سیدھا ہو کر کھڑا ہو گیا۔ اسی لمحے وہ آدمی جو انجکشن لگا رہا تھا مڑ کر عمران کی طرف آنے لگا۔

”مسٹر۔ ہم کس جزیرے پر ہیں۔ کیا تم بتاؤ گے۔“ عمران نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

”تم کراٹگو جزیرے پر ہو۔ جو باجان نیوی کا پینٹنگ سٹیشن ہے۔“ اس آدمی نے جواب دیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھتا چلا گیا۔ پھر ایک ایک کر کے اس کے سارے ساتھی ہوش میں آ گئے اور عمران نے انہیں بتایا کہ وہ نہ صرف بچ گئے ہیں بلکہ اس وقت جزیرہ کراٹگو پر موجود ہیں جو باجان نیوی کے قبضے میں ہے۔

”کرٹل جوشن نے یقیناً ہمارے بارے میں انہیں الرٹ کر دیا ہو گا۔“ کیپٹن شکیل نے کہا۔

”ہو سکتا ہے کہ ایسا ہو۔ اور ہو سکتا ہے کہ ایسا نہ ہو اور وہ ہمیں مردہ سمجھ کر خوشیاں منا رہے ہوں۔“ عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی اس طرف سے جرح وہ آدمی گیا تھا قدموں کی آواز سنائی دی اور وہ سب اس طرف کو باہر متوجہ ہو گئے البتہ عمران نے اپنے ناکھٹوں میں موجود ہلیڈوں کو باہر نکال کر رسی کاٹنے کا عمل شروع کر دیا تھا تاکہ اگر کوئی ہنگامی صورت

حال پیدا ہو جائے تو اس سے شٹا جاسکے۔ چند لمحوں بعد چار باجانی درختوں کے درمیان سے گزر کر ان کی طرف آتے ہوئے دکھائی دیئے۔ ان میں سے جو سب سے آگے تھا اس کے جسم پر نیوی کمانڈر کی یونیفارم تھی جبکہ اس کے پیچھے والا نیوی کیپٹن تھا اور باقی دو عام نیوی کے سپاہی تھے اور ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں پکڑی ہوئی تھیں۔ نیوی کمانڈر اور کیپٹن ان کے سامنے جبکہ دونوں مسلح افراد ان کے عقب میں بڑے چوکنا انداز میں کھڑے ہو گئے۔

”تم پاکیشیائی ہو۔“ اسی کمانڈر نے ان سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”کیا ہمارے بہروں پر قومیت کا بورڈ لگا ہوا ہے۔“ عمران نے کہا تو کمانڈر اور کیپٹن دونوں چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

”ہمیں یہی بتایا گیا ہے کہ تم پاکیشیائی مہجنت ہو لیکن یہ لڑکی تو سوئس خواتین ہے۔“ کمانڈر نے قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

”کس نے بتایا ہے آپ کو۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ریڈ آدمی کے چیف کرٹل جوشن نے۔“ کمانڈر نے ایک بار پھر عمران کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”کرٹل جوشن نے تو یقیناً ہمارے جیسے ہی بتا دیئے ہوں گے۔“ عمران نے کہا۔

”ہو نہ ہو۔ تو تم ہمارا مذاق اڑا رہے ہو۔ سو۔ کرٹل جوشن ریڈ

آرمی کا چیف ہے اور اس کے احکامات کی تعمیل ہم سب پر فرض ہے۔ انہوں نے نویسی حکم دیا تھا کہ جہیں ہلاک کر دیا جائے اور جہاں لاشیں یہاں جزیرے پر لا کر انہیں اطلاع دی جائے لیکن یہاں کے انچارج کیپٹن متا کو نے مجھے اطلاع دی۔ میں نیوی سٹیشن ہاکاڈو کا انچارج ہوں۔ جب مجھے بتایا گیا کہ پاکیشیائی مہجنتوں کے بارے میں یہ حکم دیا گیا ہے تو میں نے کیپٹن متا کو کو حکم دے دیا کہ جہیں ہلاک کرنے کی بجائے بے ہوش کیا جائے تاکہ میں تم سے خود پوچھ گچھ کر کے اصل حالات معلوم کر سکوں کیونکہ میرے نزدیک پاکیشیا باجان کا انتہائی گہرا دوست ہے اور پاکیشیا کے سیکرٹ ایجنٹ باجان کے کسی سرکاری ادارے کے خلاف مشن پر کام نہیں کر سکتے اس لئے میں اصل حقائق جانتا چاہتا ہوں ورنہ بیرو لائن جس سے ہمیں بے ہوش کیا گیا ہے اگر اس کی طاقت بڑھادی جاتی تو تم ایک جھٹکے سے لاشوں میں تبدیل ہو جاتے اس لئے جو کچھ چاہے وہ مجھے بتا دو۔ میرا وعدہ کہ میں کرٹل جوشن سے پہلے اعلیٰ حکام سے بات کروں گا اور پھر ان کے احکامات کے بعد میں تمہارے بارے میں فیصلہ کروں گا ورنہ دوسری صورت میں میرے حکم پر تمہیں گولیوں سے اڑا دیا جائے گا اور جہاں لاشیں کرٹل جوشن کے حوالے کر دی جائیں گی۔“ کمانڈر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”کیا تم میری بات ڈیفنس سیکرٹری سے کر سکتے ہو۔“ عمران نے بھی اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو کمانڈر بے اختیار اچھل

پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھرتے۔

”ڈیفنس سیکرٹری سے۔ نہیں۔ پہلے تم مجھے بتاؤ کہ تم کون ہو۔ تم کس طرح داگ بیچنے اور تم نے ریڈ آرمی کا ہیلی کاپٹر میسے قبضہ میں کر لیا اور تمہارا یہاں مشن کیا ہے۔“ کانڈر نے تیز لہجے میں کہا۔

”کرئل جوشن اس وقت کہاں ہے۔“ عمران نے پوچھا۔
”کرئل جوشن پاکاڈو میں ریڈ آرمی کے سیکشن ہیڈ کوارٹر میں موجود ہے۔ کیوں۔“ کانڈر نے کہا۔
”کیا اسے معلوم ہے کہ تم نے ہمیں زندہ پکڑا ہے۔“ عمران نے کہا۔

”نہیں۔ میں نے ابھی تک اسے کوئی اطلاع نہیں دی اور نہ اس کی طرف سے کوئی کال آئی ہے البتہ کسی بھی لمحے آ سکتی ہے۔ اس لئے تم اصل حالات بتا دو۔“ کانڈر نے کہا۔

”ہمارا تعلق واقعی پاکیشیا سے ہے لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ ہمارا تعلق پاکیشیا کی ایک اور سرکاری ایجنسی سے ہے۔ میرا نام علی عمران ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ ہمارا مشن پانچان کے خلاف نہیں ہے بلکہ ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم ڈولفن کے خلاف ہے لیکن کرئل جوشن کی دوستی ڈولفن کے چیف ایلفرڈ سے ہے اور وہ ایلفرڈ کی وجہ سے ہمیں ہلاک کرنا چاہتا ہے۔ اس وقت یہ ایلفرڈ بھی پاکاڈو میں موجود ہے اور ہو سکتا ہے

کہ وہ کرئل جوشن کے ساتھ ریڈ آرمی کے سیکشن ہیڈ کوارٹر میں موجود ہو۔ کیا تم کسی طرح معلوم کر سکتے ہو کہ یہ ایلفرڈ واقعی وہاں موجود ہے یا نہیں۔“ عمران نے کہا۔

”تم جھوٹ بول رہے ہو۔ کرئل جوشن کا کبھی کسی مجرم تنظیم سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا۔ میں تو کیا پوچھ رہا ہوں پانچان میں کوئی آدمی بھی جہادی اس بات کو کسی صورت بھی تسلیم نہیں کرے گا۔ کرئل جوشن کے بارے میں سب جانتے ہیں۔ اس سے آخری بار کہہ رہا ہوں کہ جو کچھ سچ ہے وہ بتا دو اور یہ بھی سن لو کہ میں بار بار اپنی بات کو دہرانے کا بھی عادی نہیں ہوں۔“ کانڈر نے تیز اور خاصے لہجے میں کہا۔

”اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ تم میری بات پانچان کے ڈیفنس سیکرٹری سے کر دو۔ یہاں ٹرانسمیٹر موجود ہے گا اور اگر ان کی مخصوص فریکوئنسی چھپیں معلوم نہ ہو تو وہ بھی میں چھپیں بتا دیتا ہوں اور یقین کرو کہ میرا نام سننے ہی وہ مجھ سے بات کرنے کے لئے چارہ ہو جائیں گے اور مجھے وہ بہر حال تم سے بہتر طور پر جانتے ہیں۔“ عمران نے کہا۔

”سوہی۔ میں یہ دسک نہیں لے سکتا اور کوئی بات کرو۔“ کانڈر نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔
”تو پھر ہمیں کرئل جوشن کے پاس ہجواؤ، ہم خود ہی اس سے بات کر لیں گے۔“ عمران نے کہا۔

”نہیں۔ وہاں تمہاری لاشیں تو بھجوائی جا سکتی ہیں۔ زندہ نہیں کیونکہ کرئل جوشن انتہائی بااختیار آفسیر ہے اور اس کی حکم عدولی میرے لئے پریشانی کا باعث بن سکتی ہے۔“ کانڈر نے اس بار بھی صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو پھر تم بتاؤ کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ تم میری بات کا یقین نہیں کر رہے۔ ڈیفنس سیکرٹری سے بھی میری بات نہیں کروا رہے اور کرئل جوشن کے پاس بھی ہمیں نہیں بھجوا سکتے تو تم بتاؤ کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے۔“ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
”تم جو کچھ چاہو وہ بتا دو۔“ کانڈر نے کہا۔

”جو کچھ چاہو وہ میں نے پہلے ہی بتا دیا ہے۔“ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا کیونکہ اس نے اس دوران دسیوں کو اس حد تک کاٹ لیا تھا کہ اب صرف معمولی سے جھٹکے سے وہ انہیں توڑ سکتا تھا اور دسیاں جس انداز میں بندھی ہوئی تھیں وہ ٹوٹنے ہی لگیں گے۔ گرجا میں عمران ایکشن کے لئے تیار ہو جاتا اور اسے اس بات کا بھی یقین تھا کہ ناگیکر نے بھی یقیناً دسیاں کاٹ لی ہوں گی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ باقی ساتھیوں نے انہیں کھول لیا ہو گا لیکن وہ نہیں چاہتا تھا کہ پانچان نیوی کے آدمیوں کو ہلاک کرے لیکن یہ کانڈر کسی دھڑپ ہی نہیں آ رہا تھا۔

”اوکے۔ پھر مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔“ کانڈر نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے پیچھے ہٹا ہی تھا کہ اچانک

دور سے ایک آدمی بھاگتا ہوا آتا دکھائی دیا اور وہ سب اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔ اس کے ہاتھ میں ٹرانسمیٹر تھا جس میں سے سینی کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

”ٹرانسمیٹر کال ہے جناب۔“ اس آدمی نے قریب آکر کانڈر سے کہا۔

”سنو کیپٹن اور اگر کرئل جوشن ہو تو اسے بتاؤ کہ اس کی مطلوبہ لاشیں اسے بھجوائی جا رہی ہیں۔“ کانڈر نے کیپٹن متاکو سے مخاطب ہو کر کہا اور ساتھ ہی اس نے معنی خیز نظروں سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھا۔

”آپ کے بارے میں بتانا ہے سر۔“ کیپٹن متاکو نے ٹرانسمیٹر اس آدمی سے لیتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔“ کانڈر نے کہا اور کیپٹن متاکو نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

”ایلو ایلو کیپٹن جو کم کالنگ۔ اور۔“ ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

”ہیس۔ کیپٹن متاکو کالنگ یو۔ اور۔“ کیپٹن متاکو نے کہا۔

”کرئل جوشن صاحب سے بات کریں۔ اور۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیس۔ کرائیں بات۔ اور۔“ کیپٹن متاکو نے کہا۔

"ہیلو کرنل جوشن بول رہا ہوں۔ اتنی دیر کیوں لگائی گئی ہے کال رسیور کرنے میں۔ اور..... کرنل جوشن کے لہجے میں غصے کے تاثرات نمایاں تھے۔

"سر۔ سمندر میں سے پاکیشیائی ہتھیانوں کی لاشیں نکالی جا رہی تھیں اس لئے ہم سب وہاں مصروف تھے۔ اب میں کنٹرول کیبن میں آیا ہوں تو آپ کی کال انڈی کی ہے۔ اور..... کیپٹن متقا کو نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا پاکیشیائی ہتھیان مارے گئے ہیں۔ اور..... دوسری طرف سے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"میں سر۔ وہ جہزہ کے قریب آئے تو ہم نے ان پر بلیو لائن فائر کی لیکن بلیو لائن کی فائرنگ کے باوجود وہ ہلاک نہیں ہوئے بلکہ صرف بے ہوش ہو گئے۔ ہم نے انہیں باہر نکالا اور پھر ان پر گولیاں برسائیں کہ ان کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اور..... کیپٹن متقا کو نے کمانڈر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور کمانڈر نے اثبات میں سر ہلادیا۔

"اور۔ وری گڈ۔ کتنے افراد ہیں۔ اور..... کرنل جوشن نے پوچھا۔

"ایک سوئس خداداد عورت ہے اور پانچ پاکیشیائی مرد ہیں جناب۔ اور..... کیپٹن متقا کو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا یہ بتاؤ کہ جہاز میں کتنے فرانسیسیز پر کیا بات ہوئی تھی۔ وہ بات مختصر طور پر دوہراؤ۔ اور..... اچانک کرنل جوشن نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرایا کیونکہ وہ کچھ گیا تھا کہ کرنل

جوشن کیوں یہ بات پوچھ رہا ہے۔ اسے یقیناً یہ شک گرا ہو گا کہ کہیں کیپٹن متقا کو کی آواز میں عمران تو اس سے بات نہیں کر رہا لیکن کرنل جوشن کی بات سن کر کیپٹن متقا کو اور کمانڈر دونوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ ظاہر ہے انہیں کرنل جوشن کی یہ بات کچھ نہ آسکتی تھی۔

"کیا مطلب ہے سر۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں سر۔ اور..... کیپٹن متقا کو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ میں اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ پاکیشیائی ہتھیانوں میں سے ایک دوسروں کی آواز اور لہجے کی اس طرح نقل کر لیتا ہے کہ اصل اور نقل کو پہچانا نہیں جاسکتا۔ اور..... کرنل جوشن نے کہا۔

"میں اصل کیپٹن متقا کو بول رہا ہوں سر۔ اور..... کیپٹن متقا کو نے کہا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کر دے۔ کچھ۔ اور..... کرنل جوشن نے اس بار انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو کیپٹن متقا کو نے گفتگو دوہرا نا شروع کر دی۔

"ہاں۔ فحشک ہے اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ تم اصل ہو۔ کیا جہاز سے پاس ایلی کا پڑ ہے۔ اور..... کرنل جوشن نے اس بار اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں جناب۔ اور..... کیپٹن متقا کو نے جواب دیا۔

"اوکے۔ میں اپنے ایلی کا پڑ پر جہاز سے پاس پہنچ رہا ہوں۔ میں

ان ہتھیانوں کی لاشیں اپنے ساتھ ریڈ آرمی کے ہیڈ کوارٹر لے جاؤں گا۔ اور..... کرنل جوشن نے کہا۔

"میں سر۔ اور..... کیپٹن متقا کو نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اور اینڈ آل..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کیپٹن متقا کو نے فرانسیسیز آف کر دیا۔

"سراب انہیں گولی مار دی جائے۔" کیپٹن متقا کو نے فرانسیسیز آف کر کے ساتھ کھڑے ہوئے کمانڈر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ اب مجبوری ہے لیکن پہلے میرے ساتھ آؤ میں جنہیں خصوصی ہدایات دینا چاہتا ہوں..... کمانڈر نے کہا اور تیزی سے واپس اس طرف کو مڑ گیا جو در سے وہ آیا تھا اس کے پیچھے کیپٹن متقا کو بھی چل پڑا جبکہ دونوں مشین گنوں سے مسلح سپاہی وہیں کھڑے رہ گئے۔ وہ اب بڑی رجم بھری نظروں سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہے تھے۔

"یہاں تم سمیت کتنے آدمی موجود ہیں..... عمران نے ان سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"میں بائیس ہیں۔ کیوں..... ان میں سے ایک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم لوگوں کی کیا پوزیشن ہے۔ ہم نے فوری ایکشن میں آنا ہے۔ عمران نے اس سپاہی کے کیوں کا جواب دینے کی بجائے اپنے ساتھیوں کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"میں نے رسیاں کاٹ لی ہیں باس..... سب سے آخر میں کھڑے ہوئے ٹانگیر نے کہا۔

"تم بھی رسیاں کھول لیں گے..... باقی ساتھیوں نے کہا۔

"یہ تم کس زبان میں بات کر رہے ہو اور کیوں..... ایک سپاہی نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہم ایک دوسرے سے اس کی آخری خواہش پوچھ رہے ہیں۔ تم بھی چاہو تو اپنی آخری خواہش بتا سکتے ہو..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اسی لئے ایلی کا پڑ کا انجن سٹارٹ ہونے کی آواز سنائی دی اور دونوں سپاہی بے اختیار اس کی طرف کو مڑے ہی تھے کہ عمران نے رسیور کو جھٹکا دیا اور اس کے جسم پر بندھی ہوئی رسیاں ٹوٹ کر نیچے اس کے قدموں میں جا گریں۔ چونکہ اس عمل سے کوئی آواز پیدا نہ ہوئی تھی اور ویسے بھی ایلی کا پڑ اب ان درختوں کے اوپر سے گزر رہا تھا جن کے نیچے یہ لوگ موجود تھے اس لئے

سپاہیوں کو یہ پتہ ہی نہیں چل سکا اور ان کی نظریں عام انسان کی نفسیاتی کمزوری کے مطابق سر سے گزرنے والے ایلی کا پڑ پر ہی جمی ہوئی تھیں کہ عمران نے یکھٹ تیزی سے دوڑ کر ان دونوں پر حملہ کر دیا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے عمران نے ایک سپاہی کے ہاتھ سے مشین گن چھین لی اور دونوں کو اس انداز میں دھکا دیا کہ وہ

دونوں بے اختیار پھٹتے ہوئے نیچے جا گرے اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتے یا سنبھلتے ٹانگیر بھی دوڑ کر ان کے پاس پہنچا اور اس نے

دوسرے سپاہی کے ہاتھ سے نکل کر ایک طرف گری ہوئی مشین گن جھپٹ لی۔ عمران نے گن جھپٹتے ہی اسے نال سے پکڑا اور دوسرے لمحے اس کا بازو بھلی کی سی تیزی سے گھوما اور ایک اٹھتے ہوئے سپاہی کے سر پر گن کا دستہ پوری قوت سے بڑا اور وہ چیخ مار کر نیچے گرا ہی تھا کہ ٹائیگر نے اچھل کر دوسرے اٹھتے ہوئے سپاہی کے جسم پر بھروسہ انداز میں لات ماری اور وہ جیسے ہی نیچے گرا ٹائیگر نے گن کو نال سے پکڑ کر اس کے سر پر دستہ پوری قوت سے مار دیا۔ عمران ضرب لگاتے ہی تیزی سے اس طرف کو مڑا بعد کمانڈر اور کپٹن مٹا کو گئے تھے لیکن کپٹن مٹا کو جب اسے آتا دکھائی نہ دیا تو عمران دوبارہ ادھر آ گیا۔ اسی لمحے ایک ایک کر کے باقی ساتھی بھی رسیاں توڑ کر اپنے آپ کو آزاد کر چکے تھے۔

درختوں کی اوٹ لے کر اس طرف کو جاؤ بعد یہ لوگ گئے ہیں اور اسلحہ حاصل کرو۔ کوشش کرنا کہ حتی الوسع اس وقت تک فائرنگ نہ ہو جب تک سب ساتھیوں کے پاس اسلحہ نہ آجائے۔ میں دائیں طرف سے چکر کاٹ کر جادوں گا اور ٹائیگر بائیں طرف سے۔ عمران نے جلدی جلدی کہا اور پھر دو گن لے کر دائیں طرف درختوں میں دوڑنا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ ابھی وہ تھوڑا ہی آگے گیا ہو گا کہ اچانک اسے بائیں طرف سے تیز فائرنگ کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور عمران کے بے اختیار ہونٹ بھیج گئے۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ فائرنگ ٹائیگر کی طرف سے ہوئی ہے اور وہ جانتا تھا کہ ٹائیگر اس کی

ہدایت کے باوجود عام حالات میں بھی کبھی فائرنگ نہیں کر سکتا اور ظاہر ہے کہ جربرے پر موجود بھان نیوی کے تمام افراد ہوشیار ہو جائیں گے اس لئے وہ خود بھی محتاط ہو گیا تھا لیکن اس نے اپنے قدم آہستہ نہ کئے اور پھر وہ جیسے ہی تھوڑا سا آگے گیا اسے ایک سائیڈ پر درختوں کے جھنڈ میں ایک کین کی نظر آنے لگ گیا۔ وہ تیزی سے اس درخت کی اوٹ میں ہو گیا کیونکہ اس نے کین کے دروازے سے مسلح پانچائیوں کو تیزی سے نکل کر بائیں طرف دوڑتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ وہ اس وقت تک وہاں رکا جب تک کہ کین سے سپاہی نکلتے رہے جب یہ سلسلہ بند ہو گیا تو وہ تیزی سے آگے بڑھا اور پھر ٹھوم کر وہ اس کین کی عقبی طرف چلا گیا۔ اسی لمحے دور سے تیز فائرنگ کی ایسی آوازیں سنائی دینے لگیں جیسے دو دشمن فوجیں پوری قوت سے ایک دوسرے سے ٹکرائی ہوں۔ عقبی طرف کا چکر کاٹ کر عمران ایک بار پھر سانس کی طرف آیا۔ اب ادھر کوئی نہ تھا۔ کین کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ عمران تیزی سے اندر گیا تو اس کے منہ سے بے اختیار سسکی کی سی آواز نکل گئی کیونکہ یہ کین باقاعدہ اسلحہ خانہ تھا جہاں نہ صرف جدید مشین گنیں، اس کے میگزین موجود تھے بلکہ پانی میں کام کرنے والے ہر قسم کے میزائل اور دوسرا اسلحہ بھی موجود تھا۔ عمران تیزی سے باہر نکلا اور پھر عقبی طرف جا کر وہ تیزی سے نیچے ہنسا چلا گیا۔ دور سے فائرنگ کی آوازیں مسلسل سنائی دے رہی تھیں۔ عمران نیچے ہنٹ کر کھڑا رہا اور پھر اس نے بھی مشین گن کا رخ مگرزی

کے اس کین کی عقبی دیوار کی طرف کر کے فائر کھول دیا اور گولیاں جیسے ہی عقبی دیوار سے نکل کر اندر غائب ہوئیں چند لمحوں بعد خوفناک دھماکہ ہوا اور پھر جس طرف خوفناک زلزلے کی وجہ سے گونگواہٹ کی آوازیں آتی ہیں اس طرح کی آوازیں سنائی دیں تو عمران تیزی سے مڑ کر بے تحاشہ ساحل کی طرف دوڑنا چلا گیا۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور گیا ہو گا کہ اچانک ایسا خوفناک اور کان بھار دھماکہ ہوا کہ دوڑنا ہوا عمران بے اختیار اچھل کر زمین پر اوندھے منہ جا گرا۔ دھماکہ اب مسلسل سے ہونے لگ گئے تھے کہ جیسے توپوں سے مسلسل فائرنگ کی جا رہی ہو۔ تھوڑی دیر بعد جب دھماکے قدرے آہستہ ہوئے تو عمران تیزی سے اٹھا اور پھر وہ قریب ہی ایک گھنے درخت پر چڑھتا چلا گیا۔ اسے معلوم تھا کہ کپٹن مٹا کو اور اس کے ساتھی ان دھماکوں سے بہر حال یہ سمجھ لیں گے کہ ان کا اسلحہ خانہ تباہ کر دیا گیا ہے اس طرح ان کی توجہ یہ سوچ کر پھٹ جائے گی کہ اس طرف بھی عمران کے ساتھی موجود ہیں اور جس طرف سے فائرنگ ہو رہی تھی یہ اس کی قطعی مخالفت سمت تھی اس لئے لامحالہ وہ فوجی تربیت کی وجہ سے سمجھیں گے کہ انہیں دونوں طرف سے گھیرا جا رہا ہے اس لئے وہ جنگی حکمت عملی کے تحت نیچے پھٹنے کی کوشش کریں گے تاکہ دونوں سائیڈوں کو کور کر سکیں اور یہی عمران کا مقصد تھا۔ دھماکوں کی آوازوں کے ساتھ ہی فائرنگ کی آوازیں ختم ہو گئی تھیں اس لئے عمران یہی سمجھا تھا کہ کپٹن

مٹا کو اور اس کے ساتھی لامحالہ فائرنگ بند کر کے نیچے ہٹ رہے ہوں گے۔

”عمران صاحب۔ عمران صاحب۔“ اچانک دور سے صفدر کی تیز آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

”کیا بات ہے صفدر۔“ عمران نے اونچی آواز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بھلی کی سی تیزی سے اوپر سے درخت کی ٹہلی موٹی شاخ پر کود گیا کہ اگر اس کی آواز سن کر اس پر فائر کھولا جائے تو فائرنگ کرنے والے کا نشانہ خطرہ چائے۔

”عمران صاحب۔ سب پانچائی ختم ہو چکے ہیں۔“ اس بار صفدر کی قدرے قریب سے آواز سنائی دی تو عمران نے درخت سے نیچے چھلانگ لگا دی۔

”یہ کیسے ممکن ہے۔“ عمران نے درخت کے تنے کی اوٹ لیتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن چند لمحوں بعد جب اس نے ایک درخت کی اوٹ سے صفدر کو نکل کر اپنی طرف آتے دیکھا تو عمران بھی درخت کی اوٹ سے باہر آ گیا۔

”عمران صاحب۔ یہ دھماکہ آپ نے کئے ہیں۔“ صفدر نے قریب آتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ ان کا اسلحہ سے بھرا ہوا کین تباہ کیا ہے لیکن اتنی جلدی یہ سب کیسے ختم ہو گئے۔“ عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

”ٹائیگر کی طرف سے فائرنگ ہوتے ہی ہم پھیل کر آگے بڑھے

اور پھر ہم نے چار مسلح آدمیوں کو دوڑ کر اس طرف جاتے دیکھا جس طرف سے فائرنگ ہو رہی تھی۔ وہ ہمارے قریب سے گزر رہے تھے۔ ان میں کیپٹن متقا کو بھی تھا۔ ہم نے ان پر اچانک حملہ کر دیا اور پھر ان سے اسلحہ چھین کر ان پر فائر کھول دیا۔ اس دوران ٹائیگر بھی دوڑتا ہوا آگیا اور پھر ہمیں اس طرف سے جھڑپ آتی تھی بہت سے افراد کے دوڑنے کی آوازیں سنائی دیں لیکن وہ ہم سے کچھ فاصلے پر دوڑتے ہوئے شمالی طرف بڑھتے چلے گئے۔ ہم ان کے پیچھے گئے تو ہم نے دیکھا کہ ایک بڑے کہیں کے سامنے بارہ مسلح افراد موجود تھے اور وہ سب اس طرح ادھر ادھر دیکھ رہے تھے کہ جیسے انہیں کسی کی بے پنی سے لکاش ہو۔ شاید وہ کیپٹن متقا کو لکاش کر رہے تھے کہ ہم نے ان پر پھیل کر فائر کھول دیا۔ ان میں سے چند نے پوزیشن لے کر فائر کھولا لیکن اسی لمحے آپ کی سائیڈ سے خوفناک دھماکوں کا سلسلہ شروع ہو گیا تو وہ لوگ بے تحاشہ انداز میں دوڑ کر ساحل کی طرف جانے لگے۔ ہم نے ان کا تعاقب کیا اور پھر ان سب کو مار گرایا جبکہ ٹائیگر، سمور اور یو جیا نے علیحدہ علیحدہ پھیل کر باقی جہزیرے کا جائزہ لیتا شروع کر دیا۔ میں سمجھ گیا کہ یہ دھماکے آپ کی طرف سے ہونے ہیں اس لئے ٹائیگر اور کیپٹن شکیل کو وہیں تجوز کر میں آپ کی طرف آگیا اور کسی طرف سے بھی مزاحمت نہ ہوئی تھی اس لئے میں سمجھ گیا کہ جہزیرے پر اتنے ہی افراد موجود تھے..... صفدر نے قریب آکر تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلایا۔

دیا اور پھر وہ دونوں اسی طرف کو بڑھ گئے بعد میں کہیں تھا۔ جب عمران اور صفدر وہاں پہنچے تو وہاں باقی ساتھی موجود تھے۔

"پورے چمڑے میں ہمارے علاوہ اور کوئی زندہ آدمی موجود نہیں ہے..... تمہارے کہنا۔"

”اچھی طرح چٹیک کر لیا ہے۔ کہیں اچانک ہم پر فائرنگ نہ شروع ہو جائے.....“ عمران نے تیز نظروں سے ارد گرد کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ ہم نے اچھی طرح چیک کر لیا ہے۔“..... اس بار جو یانے
کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلادیا۔

”یہاں غلط فہمی کے لباس موجود ہوں گے وہ لٹھا اور انہیں
چن کر پانی میں کود جاؤ۔ صرف میں اکیلا یہاں رہوں گا کیونکہ کرش
جوشن پہلی گاڑی اتارنے سے پہلے اس معاملہ کی کمیٹیوں متقا کو سے بات کرے
گا اور صرف میں ہی اسے کمیٹیوں متقا کو کی آواز میں جواب دے سکتا
ہوں۔“ عمران نے کہا۔

لیکن عمران صاحب اگر اس نے یہاں پہلے بے ہوش کر دیئے
وہی گیس فار کر دی تب کیپشن تشکیل نے کہا۔

”اسی نے تو ہمیں پانی میں بھیج رہا ہوں۔ جلدی کرو۔ باکاؤسہاں سے زیادہ دور نہیں ہے۔ جلدی کرو۔“ عمران نے بے چین سے لہجے میں کہا اور پھر عمران کے ساتھی تیزی سے کینوں کی طرف دوڑ پڑے جبکہ جو یاہاں کھڑی رہی۔

اگر انہوں نے یہاں میزائل فائر کر دیے تو تمہاری جان کو خطرہ لاحق ہو جائے گا اس لئے تم رٹا میزائل اٹھا کر ہمارے ساتھ چلو۔ جو بیا نے اہتائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

”جہاں سے خلوص کا شکر ہے۔ تم فکر نہ کرو ایسا نہیں ہوگا۔ وہاں پانی میں ٹرانسمیٹر صحیح کام نہیں کرے گا۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد سارے ساتھی واپس آگئے اور پھر انہوں نے ایک لباس عمران کی طرف اور دوسرا جو ایسا کی طرف بڑھا دیا اور پھر خود وہ اپنے پہلے والے لباس کے اوپر غوطہ خوری کا لباس پہننے میں مصروف ہو گئے جبکہ ٹائیگر نے ٹرانسمیٹر لاکر عمران کو دے دیا۔ یہ وہی ٹرانسمیٹر تھا جس پر کیپٹن متھاکو نے کرنل بوشن کی کال دی۔

تم بھی غوطہ خوری کا لباس پہن لو..... عمران نے ٹرانسمیٹر اس کے ہاتھ سے لپیٹے ہوئے کہا۔

’باس۔ ایک آدمی نے اچانک درخت پر سے مجھ پر فائر کھول دیا تھا اس نے مجھے مجبوراً فائرنگ کرنا پڑی تھی.....‘ ٹائیگر نے کہا۔

اب چھوڑو اسے۔ اب اس کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ یہ تو ان لوگوں کی بدقسمتی تھی کہ یہ آسانی سے تم لوگوں کے ہاتھوں ہلاک ہو گئے ورنہ یہ تربیت یافتہ فوجی تھے اگر یہ ذرا بھی سنبھل جاتے تو ہم میں سے چند کی موت یقینی ہو جاتی اس لئے میں نے حتی الوسع فائرنگ سے منع کیا تھا۔ بہر حال اب یہ مسئلہ ختم ہو چکا ہے۔

عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر ایک طرف رکھا اور پھر غلط خوری کا لباس پہننا شروع کر دیا جبکہ ٹانگیں لباس اٹھانے ایک سائیڈ پر چلا گیا۔ باقی ساتھی بھی دعوادہ اپنے لباس پہننے میں مصروف تھے۔ ابھی عمران نے لباس پہنا ہی تھا کہ ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز ٹٹٹٹا شروع ہو گئی اور عمران سمیت سب بے اختیار ہونک پڑے۔

”بھائیوں کی اوٹ لے کر ہاکاؤ کی مخالف سمت میں جا کر پانی میں کود جاؤ۔ جلدی کرو۔“ عمران نے تیز لہجے میں کہا تو سارے ساتھی تیزی سے اس طرف کود پڑے جو ہاکاؤ سے مخالف سمت میں تھے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر فرانسیسٹر اٹھایا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

”ہیلو ہیلو۔ کرئلی جو شن کانگ۔“ اور۔۔۔۔۔ فرانسیسٹر سے کرئلی جو شن کی آواز سنائی دی۔

میں۔ کیپٹن مفا کو انڈنگ۔ اور..... عمران نے کیپٹن مفا کو کے لچے اور آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

کیپٹن مٹاکو۔ کیا پوزیشن ہے ان پاکیشیائی ہتھیاروں کی۔
اور۔۔۔ کرنل جوشن نے یو جھا۔

”وہ تو کافی دیر پہلے ہلاک ہو چکے ہیں جناب۔ میں نے آپ کو بتایا تھا۔ اور.....“ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تمہارے اور میرے درمیان آخری بات کیا ہوئی تھی۔ وہ بتاؤ۔
اور..... دوسری طرف سے کرنل جو شن نے کہا۔“

بھی ہو سکتا ہے۔ اور..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
 "ٹھیک ہے پھر رہتے دو۔ ہم تمہارے جہیز کے قریب پہنچ رہے ہیں۔ اور لینڈ آئل..... کرنل جوشن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران سمجھ گیا کہ اب اڑنا کرنل جوشن جہیز سے پر میراٹل یا ہم فائر کر دے گا۔ وہ اپنے طور پر چاہتا تھا کہ کمپین مقابلہ اور اس کے آوی لاچوں میں بیٹھ کر کھلے سمندر میں چلے جائیں۔ اس طرح وہ ہلاک ہونے سے بچ جائیں گے لیکن ظاہر ہے عمران اس کی یہ خواہش پوری نہ کر سکتا تھا کیونکہ اس طرح ساری پوزیشن ظاہر ہو جاتی اور پھر وہ کھلے سمندر میں آسانی سے مارے جاتے۔ اب وہ دھبہ کافی بڑا ہو گیا تھا اور یہ واقعی ایلی کا پڑ تھا۔ عمران کی نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں۔ قہوڑی در بعد تیز رفتار ایلی کا پڑ قریب آگیا تو عمران کے ہوس پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی کیونکہ اس نے اس پر یہ آدمی کا قصور نشان بنایا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ کرنل جوشن انتہائی محتاط ہے اور وہ جان بوجھ کر لمبا پکڑ کاٹ کر مخالف سمت کی طرف سے آیا ہے تاکہ اگر عمران اور اس کے ساتھی جہیز پر زندہ موجود ہوں تو وہ انہیں چلیک نہ کر سکیں۔ چند لمحوں بعد ایلی کا پڑ عمران کے سر کے اوپر سے گزرتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اب عمران کے کان اس کی آواز پر لگے ہوئے تھے لیکن ایلی کا پڑ کی آواز دور ہوتی چلی جا رہی تھی اور پھر آواز سنائی دینی بند ہو گئی تو عمران نے بے اختیار ہوش بھینچ لئے لیکن قہوڑی در بعد ایلی کا پڑ

کی آواز ایک بار پھر سنائی دینے لگی اور پھر وہ لمحہ بہ لمحہ تیز ہوتی چلی گئی۔ چند لمحوں بعد وہ آواز جہیز کے اوپر سنائی دینے لگی اور پھر اپنا تک انتہائی خوفناک دھماکے ہونا شروع ہو گئے۔ دھماکے اس قدر زوردار تھے کہ زمین بری طرح لرزنے لگی تھی۔ کافی در تک چاروں طرف دھماکے ہوتے رہے اور پھر بھٹک مشین گن کی فائرنگ کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ یہ فائرنگ سائڈز پر ہو رہی تھی۔ قہوڑی در بعد عمران کے سامنے والے سمندر میں انتہائی تیز فائرنگ شروع ہو گئی۔ فائرنگ ساحل سے کافی فاصلے تک دائرے کی صورت میں کی جا رہی تھی۔ عمران چاہتا تو مشین گن سے اس ایلی کا پڑ کو نشانہ بنا سکتا تھا لیکن چونکہ یہ اس کے فائدے میں نہ تھا اس لئے وہ ہوش بھینچے خاموش بیٹھا رہا۔ اس کا مقصد کرنل جوشن کو زندہ پکڑنا تھا اور اسے معلوم تھا کہ کرنل جوشن جب پوری طرح مطمئن ہو جائے گا تو پھر وہ ایلی کا پڑ کو جہیز کے سطح پر اتارے گا اور اس وقت اسے پکڑا جاسکتا تھا اور اگر اس کے ساتھ ایلیفر بھی ہوا تو معاملہ جلد ہی ختم ہو جائے گا اس لئے وہ خاموش بیٹھا رہا۔ اب ایلی کا پڑ اس کی نظروں سے غائب ہو چکا تھا لیکن اس کی آواز کے ساتھ ساتھ فائرنگ کی آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں اور پھر یہ آوازیں آہستہ آہستہ غائب ہوتی چلی گئیں تو عمران سمجھ گیا کہ ایلی کا پڑ اب جہیز کے دوسری طرف چلا گیا ہو گا لیکن جب کافی در تک ایلی کا پڑ کی آواز ہی نہ سنائی دی تو عمران نے بے اختیار ہوش بھینچ لئے۔

"اوہ۔ کہیں کرنل جوشن واپس تو نہیں چلا گیا..... عمران نے ایک خیال کے تحت بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے ٹرانسمیٹر سے سینی کی آواز ٹپکنے لگی تو عمران نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور پھر اس کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ پھیل گئی۔ کرنل جوشن واقعی حد درجہ احتیاط سے کام لے رہا تھا۔ یہ کال چیکنگ کے لئے تھی اس لئے ظاہر ہے عمران نے ٹرانسمیٹر آن نہ کیا۔ کافی در تک سینی کی آواز سنائی دیتی رہی پھر خاموشی چھا گئی تو عمران اٹھا۔ اس نے ایک مشین گن لی اور پھر وہ کھڑی سے نکل کر بڑے محتاط انداز میں اوپر جہیز پر آگیا تو وہاں واقعی مکمل تباہی ہو چکی تھی۔ بے شمار درخت گر گئے تھے اور روئے جہیز کے کی زمین جگہ جگہ سے ادھری ہوئی تھی۔ تمام کہیں بھی مکمل طور پر تباہ ہو چکے تھے۔ عمران نے ہوش بھینچ لئے اور تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا لیکن جب وہ دوسری طرف گیا تو وہاں دور دور تک آسمان پر کوئی ایلی کا پڑ نظر نہ آ رہا تھا۔ اسی لمحے اس نے پانی میں ہل سی دیکھی۔ وہ چونک کر اس جگہ کو دیکھنے لگا اور چند لمحوں بعد اس کے سامنے ایک ایک کر کے اوپر چڑھتے چلے آئے۔ انہوں نے سروں پر موجود ویسٹ ہاتھوں میں پکڑے ہوئے تھے۔
 "عمران صاحب۔ ایلی کا پڑ تو چلا گیا ہے..... صفدر نے جو سب سے آگے تھا اور آتے ہوئے کہا۔
 "چلا گیا ہے۔ کہاں۔ کس طرف..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"اور ہا کاڈو کی طرف ہی گیا ہے..... صفدر نے جواب دیا۔
 "اوہ۔ حیرت ہے۔ کرنل جوشن اس قدر خوفزدہ ہے کہ اس قدر خوفناک بمباری اور کال کر لینے کے باوجود جہیز پر نہیں اترتا۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
 "یہ ساری مشقت بے کاری ہی گئی..... جو یانے منہ بناتے ہوئے کہا۔
 "ہم سب بچ گئے ہیں۔ کیا اس کا کافی نہیں ہے..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 "لیکن ہمارے مشن کا کیا ہو گا۔ اوہ ہاں۔ وہ ٹرانسمیٹر موجود ہے تم باپانی ڈیفنس سیکرٹری سے بات کر لو..... جو یانے کہا۔
 "اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
 "تم تو خود کرنل جوشن کو یہ دھمکیاں دے رہے تھے پھر فائدہ کیوں نہیں ہو گا..... جو یانے حیران ہو کر پوچھا۔
 "اس لئے کہ ڈیفنس سیکرٹری جیسی مخلوق براہ راست کوئی ایکشن نہیں لیا کرتی۔ وہ پہلے انکو آڑی کرانے گا اور کرنل جوشن کی باپان میں جو پوزیشن ہے وہ کسی بھی انگو آڑی کمپنی پر اثر انداز ہو سکتی ہے اور ویسے بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس اپنا شکار خود مارا کرتی ہے اس لئے اب یہی ہو سکتا ہے کہ ہم ہا کاڈو جائیں اور پھر وہاں سے انکریٹیا جائیں یا چیف کو کہیں کہ انکریٹیا سے مار کو قہم ریز کی انتہی

ریڑھ منگوائیں اور مشن مکمل کریں۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔
 یہ مار کو تھم ریڑھ چھو نہر کی طرح گئے میں انکب گئی ہے۔ نہ ٹھکنے کی اور
 نہ لگنے کی۔۔۔۔۔ ستور نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔
 "مکرہ اور غلطی بیروں کے نام نہ لیا کرو۔ مجھے کراہت آتی ہے۔"
 جو یا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
 "ستور اپنے بارے میں کہہ رہا تھا۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے
 ہوئے کہا۔
 "کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم مجھے چھو نہر کہہ رہے ہو۔۔۔۔۔ ستور
 نے لچکت بھرکتے ہوئے لہجے میں کہا۔
 "میرا مطلب تھا کہ تم چھو نہر کی جگہ اپنا نام لے لیتے تو کم از کم
 جو یا کو کراہت تو نہ ہوتی اور محاورہ بھی سب کو کچھ آجاتا۔ عمران
 نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔
 "اب یہ فضول باتیں ہی کرتے رہو گے یا کوئی کام بھی کرنا
 ہے۔" جو یا نے کہا۔
 "اب بھی کام رہ گیا ہے کہ کھلاڑی سے لالچ باہر نکالی جائے اور
 ٹارڈن کی داہمی شروع۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس بار جو یا بھی
 ہنس پڑی اور پھر قہوڑی در بعد وہ سب لالچ میں بیٹھے تیزی سے کھلے
 سمندر میں سفر رکھتے ہوئے پاکڑ کی طرف بڑھے طے پار ہوئے۔
 "عمران صاحب۔ ہیلی کاپٹر۔۔۔۔۔ چانک صفدر نے پچھتے ہوئے
 کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار چونک کر اس طرف دیکھنے لگے

جدھر صفدر اشارہ کر رہا تھا۔ واقعی دور سے ایک ہیلی کاپٹر کافی تیز
 رفتار سے ان کی طرف بڑھا چلا آ رہا تھا۔
 "وری بیڈ۔ لالچ سے نیچے اتر جاؤ۔ مجھے تپہ ہوتا تو غلط خوری کے
 باس ساتھ لے لیتا۔ جلدی کرو۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے
 ساتھ ہی اس نے سمندر میں جھلانگ لگا دی۔ اس کے ساتھی بھی
 تیزی سے نیچے اتر گئے۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر ان کے سروں پر پہنچ گیا
 لیکن وہ تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر آہستہ آہستہ کافی دور جا کر
 نظروں سے غائب ہو گیا۔ چونکہ وہ کافی بلندی پر تھا اس لئے اس پر
 موجود کوئی نشان بھی انہیں نظر نہ آیا تھا۔ جب ان کی تسلی ہو گئی کہ
 ہیلی کاپٹر واقعی جا چکا ہے تو وہ دوبارہ لالچ بر سوار ہو گئے اور لالچ ایک
 بار پھر خاصی تیز رفتاری سے سمندر میں دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی
 گئی۔ گو عمران کے ساتھی مطمئن تھے لیکن عمران کی پیشانی پر ابھر
 آنے والی لکیریں بتا رہی تھیں کہ وہ کسی گہری سوچ میں غرق ہے۔
 "میرا خیال ہے کہ ٹرانسمیٹر پر چیف کو تمام حالات بتا دیئے
 جائیں۔۔۔۔۔ جو یا نے کہا۔
 "تاکہ یہ حالات اطمینان سے کرنل جوشن تک پہنچ جائیں۔"
 عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور جو یا کے چہرے پر یقینت قد سے
 شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔
 "تو پھر کیا ہو جائے گا۔ ویسے بھی تو ہمارا مشن ابھی تک ناکام ہی
 ہے اگر کرنل جوشن کو معلوم ہو بھی جائے گا کہ ہم زندہ ہیں تو پھر

کیا ہو جائے گا۔۔۔۔۔ ستور نے کہا۔ وہ شاید جو یا کے چہرے پر
 شرمندگی کے ابھر آنے والے تاثرات کو برداشت نہ کر سکا تھا۔
 "ہو گا یہ کہ اب تک تو وہ مطمئن ہو گا کہ ہم ہلاک ہو چکے ہیں
 اس کے بعد اسے معلوم ہو جائے گا کہ ایسا نہیں ہوا اور یہ بھی ہو
 سکتا ہے کہ ہماری موت کے یقین کے بعد وہ خود ہی ہیرہ داگ کو
 اوپن کر دے کیونکہ ہر حال ذوقین نے اپنا مشن تو مکمل کرنا ہے۔"
 عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس بار ستور کے چہرے پر
 بھی بے اختیار ہلکی سی شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے جبکہ باقی ساتھی
 بے اختیار مسکراتے لگے۔

کرنل جوشن اور ایلفرڈ دونوں پاکڑ میں ریڈ آرمی کے سیکشن
 ہیڈ کوارٹر کے ایک کمرے میں موجود تھے۔
 "کرنل جوشن تمہاری اس قدر احتیاط کی مجھے تو سمجھ نہیں آ رہی۔
 یوں لگ رہا ہے کہ جیسے تم انہیں ناقابل تسخیر سمجھتے ہو۔۔۔۔۔ ایلفرڈ
 نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ دونوں ابھی قہوڑی در پہلے ہیلی کاپٹر پر
 ہیرہ داگ پر میراٹل فائر کرنے اور فائرنگ کرنے کے بعد واپس
 پاکڑ پہنچے تھے۔
 "تم نہیں جانتے ایلفرڈ جبکہ میں انہیں اچھی طرح جانتا ہوں اور
 اس وقت تمہارا تو صرف پریس سیکشن واؤپر لگا ہوا ہے جبکہ میرا پورا
 کیمرہ بلکہ زندگی واؤپر لگ چکی ہے۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے اچھائی
 سنجیدہ لہجے میں کہا۔
 "جب تم نے تسلی کر لی ہے کہ لائیں بھی وہاں موجود تھیں اور

یہ لوگ بھی جریرے پر موجود تھے اور جریرے پر تم نے میزائلوں کی بارش کر دی جریرے کی سانیڈوں میں کھلے سمندر میں بھی تم نے فائرنگ کرانی اس کے بعد ان کے زندہ بچ جانے کا کیا سکوپ باقی رہ جاتا ہے۔ ہمیں وہاں اتر کر پیننگ بھی کر لینی چاہئے تھی اور ان کی لاشیں یا ان کے ٹکڑے ہی اٹھا کر لے آتے تاکہ مسند کسی طرح ختم ہو سکے۔ ایلفرڈ نے کہا۔

”میں نے پہلی کا پٹر آؤی بھیج دیئے ہیں۔ وہ پیننگ کر کے مجھے رپورٹ دیں گے۔ میں اپنی اور جہادی جان کو ریسک میں نہیں ڈالتا چاہتا تھا۔ اگر یہ لوگ ہلاک ہو چکے ہیں تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ ان کی لاشیں مکمل سہاں پہنچتی ہیں یا چند ٹکڑوں میں۔“ کرنل جوشن نے کہا اور اس بار ایلفرڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک پاجانی اندر داخل ہوا۔ اس نے ٹرے اٹھا رکھی تھی جس میں شراب کی بوتل اور دو جام موجود تھے۔ اس نے دونوں جام اور شراب کی بوتل ان کے درمیان موجود میز پر رکھی اور خاموشی سے واپس چلا گیا۔ کرنل جوشن نے بوتل کھول کر دونوں جاموں میں شراب ڈالی اور پھر ایک جام اٹھا لیا۔ ایلفرڈ نے بھی جام اٹھا لیا اور وہ دونوں شراب پینے میں مصروف ہو گئے۔ پھر ابھی آدھی بوتل ہی خالی ہوئی تھی کہ پاس تیلی پر بڑے ہوئے مخصوص ٹرانسمیٹر سے سینی کی تیز آواز ٹپکنے لگی اور کرنل جوشن نے چونک کر ٹرانسمیٹر اٹھا لیا اور اسے اپنے سامنے میز پر رکھ کر اس نے اس کا بین

پریس کر دیا۔
”ہیلو ہیلو۔ کیپٹن ٹونو کاننگ۔ اور۔“ ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”ہیں۔ کرنل جوشن بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے کیپٹن ٹونو۔ اور۔“ کرنل جوشن نے بڑے اشتیاقی ہجرے لہجے میں پوچھا اور ایلفرڈ کے ہجرے پر بھی اشتیاقی کے تاثرات ابھر آئے۔

”سر میں جریرے سے بول رہا ہوں۔ جریرہ مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے اور وہاں انسانی لاشوں کے ٹکڑے ہر طرف بکھرے ہوئے نظر آ رہے ہیں لیکن جنتاب ان ٹکڑوں میں کسی ایشیائی کی لاش کا کوئی ٹکڑا نہیں مل سکا۔ اور۔“ دوسری طرف سے کیپٹن ٹونو نے جواب دیا تو کرنل جوشن کے ساتھ ساتھ ایلفرڈ بھی چونک پڑا تھا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ لوگ وہاں موجود تھے جب ہم نے وہاں میزائل فائر کئے تھے۔ لاشیں بھی وہاں موجود تھیں جنہیں ہم نے میزائل مار کر تباہ کر دیا ہے۔ اچھی طرح تلاش کرو۔ اور۔“ کرنل جوشن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

”میں نے مکمل تلاش لینے کے بعد آپ کو کال کی ہے جناب۔ ویسے یہاں غلطہ خوری کے لباس صحیح سلامت موجود ہیں اور ان کی حالت سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں قموذاعرہ پہلے باقاعدہ استعمال کیا گیا ہے اور سر ایک خالی لٹاخ کو بھی میں نے کھلے سمندر میں تیر۔“ ہوئے دیکھا تھا۔ اور۔“ کیپٹن ٹونو نے کہا تو کرنل جوشن ایک

بار پھر چونک پڑا۔

”خالی لٹاخ کھلے سمندر میں کیسے پہنچ سکتی ہے۔ وہاں موجود تمام لاشوں کو ہم نے خصوصی طور پر نشانہ بنایا تھا اور پھر غلطہ خوری کے لباس۔ یہ کیسے صحیح سلامت بچ سکتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ وہاں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ تم اس لٹاخ کو دوبارہ چیک کرو اور سنو تم نے کافی بلندی سے اس کی پیننگ کرنی ہے نیچے نہیں جانا ورنہ یہ لوگ پہلی کا پٹر کو ہٹ کر دیں گے۔ اور۔“ کرنل جوشن نے کہا۔

”ہیں سر۔ اور۔“ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہوا تو کرنل جوشن نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور سانیڈ پر بڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا اور یکے بعد دیگرے تین نمبر پریس کر دیئے۔

”ہیں۔ کیپٹن شاہو بول رہا ہوں۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سیکشن انتپارچ کیپٹن شاہو کی آواز سنائی دی۔
”کرنل جوشن بول رہا ہوں کیپٹن شاہو۔“ کرنل جوشن نے کہا۔

”ہیں سر۔“ دوسری طرف سے اس بار انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

”کیپٹن ٹونو نے ابھی رپورٹ دی ہے کہ جریرہ کراٹو تباہ ہو چکا ہے لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں میں سے کسی کی لاش کا

کوئی ٹکڑا اسے نہیں ملا اور اسے کھلے سمندر میں ایک خالی لٹاخ بھی نظر آئی ہے حالانکہ تم ہمارے ساتھ تھے۔ ہم نے تمام لاشیں تباہ کر دی تھیں لیکن اب اس رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں نے پہلے ہی وہاں کیپٹن متقا کو اور اس کے آدمیوں کو ہلاک کر کے جریرے پر قبضہ کیا ہوا تھا اور وہ ہمارے منتظر تھے تاکہ ہم جیسے ہی وہاں اتریں وہ ہمیں گور کر لیں لیکن میں اپنی محتاط طبیعت کی وجہ سے وہاں نہیں اترا اس لئے ہم بچ گئے ہیں اور ان غلطہ خوری کے لباس کی وہاں صحیح سالم موجودگی اور ان کی حالت سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ انہیں ہماری ٹرانسمیٹر کالوں سے شک پڑ گیا ہو گا کہ ہم جریرے پر بمباری کرنے والے ہیں اس لئے وہ غلطہ خوری کے لباس پہن کر جریرے سے دور سمندر میں چلے گئے اور یقیناً انہوں نے ایک لٹاخ بھی کہیں کھادی وغیرہ میں پہلے سے ہی چھپا دی ہو گی اس لئے جب ہم واپس چلے آئے تو وہ اس لٹاخ پر سوار ہو کر ہاکڈو آ رہے ہوں گے کہ انہوں نے پہلی کا پٹر کو دیکھ لیا ہو گا اور لٹاخ سے سمندر میں اتر گئے ہوں گے۔ میں نے کیپٹن ٹونو کو اس لٹاخ کو دوبارہ چیک کرنے کا کہا ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ لٹاخ کو انتہائی تیز رفتاری سے چلاتے ہوئے اب ہاکڈو پہنچنے والے ہوں کیونکہ کیپٹن ٹونو کو وہاں جریرے پر پیننگ میں کافی درگاہ گئی ہو گی اس لئے تم ایسا کر دو کہ ریڈ آری کے آدمیوں کو گھاٹ پر بھجوا دو اور اگر وہاں کوئی بھی لٹاخ پہنچے اس میں موجود افراد کی وہ نگرانی کریں اور مجھے رپورٹ دیں۔

خاص طور پر اس لالچ کی جس میں ایک سوئس خداد عورت اور پانچ پاکیشیائی مرد موجود ہوں اور وہاں سے معلوم بھی کریں تاکہ اگر یہ لوگ پہلے پہنچ گئے ہوں تو انہیں چیک کیا جاسکے۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے تیز لہجے میں کہا۔

”اوہ سر۔ اس کا مطلب ہے کہ جہیزہ کراٹھو پر حملہ بے سود ثابت ہوا۔ نیوی والے تو ہم پر چڑھ دوڑیں گے۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کیپٹن شاہو نے پریشان لہجے میں کہا۔

”یہ سوچتا تھا کہ درود سر نہیں ہے میرا ہے اور میں اسے سنبھال لوں گا۔ جو حکم میں نے دیا ہے اس کی تعمیل کرو۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے اہتائی غصیلے لہجے میں حلق کے بل جھٹکتے ہوئے کہا۔

”میں سر۔ لیکن سر اگر یہ لالچ مل جائے یا یہ لوگ مل جائیں تو انہیں کیوں نہ فوری طور پر گولیوں سے اڑا دیا جائے۔۔۔۔۔ کیپٹن شاہو نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”نافنس۔ یہ پاکادو ہے۔ یہ شہر ہے جہیزہ نہیں ہے۔ یہاں پولیس بھی ہے اور حکومت کے نمبر بھی ہیں اور دوسری بات یہ کہ جو ایجنٹ اس قدر چالاک اور شاطر ہیں وہ جہارے ایجنٹوں کے ہاتھوں مارے جائیں گے نافنس۔ بلکہ یہ ہو گا کہ وہ جہارے آدمیوں کو پکڑ کر ان سے معلومات حاصل کر کے یہاں دیا کر دیں گے نافنس۔ کرنل جوشن نے اسی طرح جھٹکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”میں سر۔ میں سر۔ کیا صرف نگرانی کرنی ہے۔۔۔۔۔ کیپٹن شاہو

نے پوچھا۔

”ہاں۔ صرف نگرانی اور اہتائی احتیاط سے اور مجھے رپورٹ دی جائے پھر میں خود ہی کوئی قابل عمل لائحہ عمل تیار کروں گا ان کے خاتمے کا۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے کہا۔

”میں سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوکے۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کرڈیل پر اس طرح بلی دیا جیسے سارا غصہ کرڈیل پر نکالتا چاہتا ہو۔

”یہ تو لائنل مسئلہ بنتا جا رہا ہے۔ میرا خیال ہے کہ مجھے اب واپس جانا چاہیے اور مجھے اس پریس سیکشن کو بھول جانا چاہیے۔۔۔۔۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایلفرڈ نے کہا۔

”وہ کیوں۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”حالات تم خود دیکھ تو رہے ہو۔۔۔۔۔ ایلفرڈ نے کہا۔

”ڈنٹ وری۔ یہ سب کچھ تو ہمارے پیشے میں ہوتا رہتا ہے۔ جہیں شاید پہلی بار اس سے واسطہ پڑ رہا ہے۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے کہا اور ایلفرڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی تو کرنل جوشن نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

”ہیلو ہیلو۔ کیپٹن شونو کاٹنگ۔ اوور۔۔۔۔۔ ٹرانسمیٹر سے کیپٹن شونو کی آواز سنائی دی۔

”میں کرنل جوشن بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے کہا۔

”سر لالچ پاکادو کے شمال مشرقی ساحل کے قریب پہنچنے والی ہے۔ اس میں ایک عورت اور پانچ مرد سوار ہیں۔ اوور۔۔۔۔۔ کیپٹن شونو نے کہا۔

”کیا اس بار وہ جہارہ ایلی کا پڑ دیکھ کر سمندر میں غائب نہیں ہوئے۔ اوور۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”نہیں سر۔ اس لئے کہ میں نے لالچ کو دور بین سے دیکھ کر اپنا راستہ بدل لیا تھا اور پھر لیا جکر کٹ کر پہلے پاکادو پہنچا اور پھر وہاں سے میں نے فضا میں ہیلی کاپٹر کو متعلق کر کے ہسپتال کیپٹن دور بین سے انہیں چیک کیا اس طرح اگر انہوں نے دور سے میرا ہیلی کاپٹر دیکھ بھی لیا ہو گا تو وہ اسے پہچان نہ سکے ہوں گے۔ اوور۔۔۔۔۔ کیپٹن شونو نے جواب دیا۔

”شمال مشرقی ساحل پر پہنچ رہے ہیں وہ۔ اوور۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے کہا۔

”میں سر۔ یہ ویران ساحل ہے۔ گھاٹ سے مخالف سمت میں۔ اوور۔۔۔۔۔ کیپٹن شونو نے کہا۔

”لیکن وہاں سے انہیں شہر آنے کے لئے کوئی سواری تو نہ مل سکے

گی۔ اوور۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں سر۔ انہیں پیدل آنا پڑے گا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ اوور۔۔۔۔۔ کیپٹن شونو نے کہا۔

”اوکے۔ تم اب واپس سیکشن آ جاؤ۔ اوور ایلفرڈ آئی۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے دوبارہ انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے یکے بعد دیگرے تین نمبر پریس کر دیے۔

”کیپٹن شاہو بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سیکشن انچارج کی آواز سنائی دی۔

”کرنل جوشن بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے تیز لہجے میں کہا۔

”میں سر۔ میں نے اپنے سیکشن کے آدمیوں کو گھاٹ پر بھجوایا ہے جہاں وہ وہاں پہنچنے والے ہوں گے۔۔۔۔۔ کیپٹن شاہو نے خود ہی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

”کیپٹن شونو کی رپورٹ آئی ہے۔ اس نے ان لوگوں کی لالچ چیک کر لی ہے۔ لالچ میں وہی لوگ سوار ہیں ایک عورت اور پانچ مرد لیکن اس لالچ کا رخ گھاٹ کی بجائے شمال مشرقی ویران ساحل کی طرف ہے۔ وہ وہاں اتر کر وہاں سے پیدل شہر آئیں گے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ اچانک قریب جا کر لالچ کا راستہ بدل دیں اور گھاٹ پر آجائیں اس لئے تم اپنے ایک گروپ کو وہیں گھاٹ پر رہنے دو اور دوسرے گروپ کو شمال مشرقی ساحل کی طرف بھیج دو۔

ان کے پاس انتہائی زود اثر بے ہوش کر دینے والی گیسیں تھیں، ہونے
پاناہیں۔ شمال مشرقی ساحل سے شہر آتے ہوئے ایک جگہ ویران
علاقے میں درختوں کا ایک جھنڈ موجود ہے۔ جہارے آدمی اس جھنڈ
میں اپنی جھیلیں چھپا سکتے ہیں اور آتے ہوئے ان چھ افراد پر بے ہوش
کر دینے والی گیسیں آسانی سے فائر کر سکتے ہیں۔ جب یہ لوگ بے
ہوش ہو جائیں تو انہیں اٹھا کر سیکشن میں لے آئیں اور پھر گجے
اطلاع دیں لیکن میرے آنے سے پہلے انہیں کسی صورت ہوش میں
نہیں آنا چاہیے۔..... کرنل جوش نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔
انہیں راولڈ میں جکرنا بھی ہے سربراہیں..... لیپٹنن شاہو نے

”کیا یہاں اس کا انتقام بھی ہے“..... کرنل جو شن نے چونک کر کہا۔

”یہاں باقاعدہ ٹائیٹنگ روم ہے جہاں راڈز والی مخصوص کرسیاں بھی ہیں۔“ کپٹن شاہو نے جواب دیا۔

”اوہ۔ پھر انہیں بے ہوشی کے عالم میں ان کرسیوں پر جکڑ دیتا۔ پھر میں اگر پوری طرہ پر چیکنگ کر کے ان کو ہوش میں لائیں گا۔“

کرئل جوشن نے کہا۔

”یہ سر۔ حکم کی تعمیل ہوگی۔“..... کیا پتہ شاہو نے انتہائی مؤذبانہ لہجے میں جواب دیا تو کرنل جوہن نے رسیور دکھ دیا۔
”انہیں بے ہوش کرنے کی بجائے وہاں اپر فارنگ کر کے

انہیں ہلاک بھی کیا جاسکتا ہے..... ایفڑ نے کہا۔

یہ شہر ہے ایفڑ زادہ میں اور میرے آدمی بہر حال سرکاری ملازم ہیں اگر انہیں کھلے عام ہلاک کیا گیا تو تفصیلی انکوائری بھی ہو سکتی ہے اور اس انکوائری میں جہاں سیکشن بھی سامنے آسکتا ہے لیکن یہ لوگ بے ہوش ہو کر یہاں پہنچیں گے تو انہیں ہلاک کر کے ان کی لاشیں جہادے حوالے کر دی جاتیں گی اور تم خاموشی سے انہیں لے کر اپنے خصوصی طیارے کے ذریعے ایکری میا لے جانا اور پھر انہیں اسرائیل بھجوا دینا اور کسی کو کالوں کان اس بات کی خبر نہ ہو سکے گی کہ ان کے ساتھ کیا ہوا ہے..... کرنل جوشن نے کہا۔

لیکن جزیروہ کراٹگو کی تباہی تم کس کھاتے میں ڈالو گے۔ ایفڑ نے کہا۔

انہی پاکیشیائی ایجنٹوں کے کھاتے میں۔ پھر حکومت پانچان خود
 ہی حکومت پاکیشیا سے احتجاج کرتی پھرے گی..... کرنل جوشن
 نے کہا۔

لیکن حکومت پاکستان بھی اصل بات بتا دے گی؟..... ایمل فرڈ نے کہا۔

لیکن جب اصل بحث سامنے نہ ہوں گے تو کون اس کی بات پر یقین کرے گا۔ بہر حال یہ کام میرا ہے۔ میں خود ہی سنبھال لوں گا۔" کرئل جوشن نے کہا اور ایلفرڈ نے اشتباہ میں سر ہلادیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت لالچ میں سوار تیزی سے پاکاؤ کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اس کے بعد انہیں وہ پہلے والا پہلی کا پڑ دو بارہ نظر نہ آیا تھا حالانکہ وہ سب اس معاملے میں بے حد چوکنا رہے تھے۔

عمران صاحب کیا ہمیں گھاٹ پر جا کر رکنا ہے..... صفدر نے پوچھا۔

نہیں۔ ہاکازو کے شمال مشرق کی طرف کا ساحل ویران ہے۔ وہاں ہم اتھریں گئے کیونکہ کرنل جوشن نے بہر حال مطمئن ہو کر نہیں بیٹھ جانا اور جب کارگو جہز پر اسے ہماری لاشیں نظر نہیں آئیں گی تو وہ لا محالہ سمجھ جائے گا کہ ہم ہاکازو آئے ہیں اور ہم چونکہ میک اپ میں نہیں ہیں اس لئے وہاں سے وہ آسانی سے ہمارا گلیو ٹھک لیں گے..... عمران نے کہا۔

”لیکن آپ کا ہاڈو چمک کر کیا پروگرام ہے؟“..... صفدر نے کہا۔
 ”کرل جو شین یا وہ ایلفنڈ۔ اگر ابھی سب ریڈ آرمی کے سیکشن
 ایڈ کوادرٹس موجود ہیں تو پھر ہم نے اس سیکشن پر قبضہ کرنا ہے اور
 ان کی مدد سے واگ کو تباہ کرنا ہے۔ ورنہ دوسری صورت میں ایکریٹیا
 سے ایٹمی مارکو تھم ریز منگوا کر پھر واگ پر چائیں گے۔“..... عمران
 نے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ ہمیں پہلے شہر جا کر میک اپ کا سامان اور دوسرے لباسوں کا انتظام کرنا ہو گا پھر آگے کا دروانی ہو گی لیکن میرا خیال ہے کہ ہم میں سے کسی کے پاس بھی رقم نہیں ہے۔“ حفصہ نے کہا۔

یہاں مشن گیم کے کلب بہت ہیں اس لئے رقم کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ عمران نے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے پھر تھوڑی دیر بعد انہیں دور سے باکاڈو کا ساحل نظر آنے لگا گیا اور عمران نے لاچ چالنے پر مامور ٹائیگر کو شمال مشرقی ساحل کے بارے میں ہدایات دینا شروع کر دیں اور ٹائیگر نے لاچ کا رخ موڑ دیا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد وہ باکاڈو کے اس ویران ساحل پر بخیر وعافیت پہنچ گئے۔ ٹائیگر نے لاچ کا انجن بند کیا اور پھر اسے ایک قطر کے ساتھ ہک کر دیا۔ اس کے بعد وہ سب ساحل پر پہنچ گئے۔ دور دور تک ویران علاقہ تھا جس میں جگہ جگہ درختوں کے، بھندے تھے البتہ دور سے بلنگھوں کے خاکے سے نظر آ رہے تھے۔

"اسے کہتے ہیں لوٹ کے بدھو گھر کو آئے۔ تو بدھو صاحبان اب اطمینان سے پیدل مارچ کرتے ہوئے چل پڑے۔" عمران نے دوسرے اور دیکھتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم بھی تو ہمارے ساتھ شامل ہو بلکہ چیف بدھو ہو۔" جو یا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"توڑ سے پوچھ لو کیونکہ خواتین کو بدھو بطور شوہر بے حد پسند ہوتے ہیں اور وہ اپنی کمیلیوں سے بڑے فخر سے اپنے بدھو شوہر کی حماقتوں کو دیکھ کر رہتی ہیں اور جن کے شوہر بدھو نہیں ہوتے وہ بے چاریاں حسد اور رشک بھری نظروں سے انہیں دیکھتی رہ جاتی ہیں اور اپنی قسمت کو کوس رہ جاتی ہیں۔" عمران کی زبان رواں ہو گئی تھی۔

"میں بدھو نہیں ہوں گے۔ تم ہی بنے رہو بدھو۔" تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"بدھو نہیں ہو تو پھر جمعراتی ہو گے۔" عمران نے منہ بناتے ہوئے خواب دیا۔ وہ سب پیدل چلتے ہوئے پاؤں کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"جمعراتی کیا مطلب۔" تنویر نے چونک کر پوچھا۔

"بدھ کے روز پیدا ہونے والے بدھو کہلاتے ہیں اور جمعرات کے دن پیدا ہونے والے جمعراتی۔ ویسے میں واقعی بدھو ہوں کیونکہ میں بدھ کے روز ہی پیدا ہوا تھا۔" عمران نے کہا تو سب بے اختیار

ہنس پڑے۔

"جمعراتی ہونا بہر حال بدھو ہونے سے بہتر ہے۔" تنویر نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔ فقیر ہونا جہاڑی نظریں کیسے بہتر ہو گیا۔ بے چارہ فقیر ایک ایک دروازے پر بھیک مانگتا رہ جاتا ہے۔" عمران نے کہا تو اس کی بات سن کر سب بے اختیار چونک پڑے۔

"یہ کیا کہو اس کر رہے ہو۔ میں کیوں ہونے لگا فقیر۔ تم ہو گے۔" تنویر نے اس بار انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں تو بدھو ہوں۔ میں کیسے فقیر ہو سکتا ہوں۔" عمران نے ایسے لہجے میں کہا جسے وہ اس گفتگو کا لطف لے رہا ہو۔

"عمران صاحب۔ جمعرات کو پیدا ہونے والا جمعراتی تو کہلا سکتا ہے لیکن فقیر یا گداگر کیسے ہو گیا۔" صفدر نے کہا۔

"ہمارے پاکیشیا میں جمعرات کو عام لوگ خیرات بہت کرتے ہیں اس لئے جمعرات کو بازاروں اور گھروں پر فقیروں کا رش ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گداگر کو عرف عام میں جمعراتی کہہ دیا جاتا ہے یعنی جمعرات کے روز خیرات مانگنے والا۔" عمران نے باقاعدہ وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن تجھے یاد ہے عمران صاحب۔ ایک بار آپ نے خود بتایا تھا کہ خیرات خیر کی جمع ہے اور خیر یعنی کو کہتے ہیں اس سے نیکیاں مانگنے والا کیسے گداگر ہو سکتا ہے۔" صفدر نے باقاعدہ جرح کرتے

ہوئے کہا تو عمران ہنس پڑا۔

"نیکی وہی مانگ سکتا ہے جو خود نیکی نہ کرتا ہو۔ کیوں۔" عمران نے ایک اور پہلو پر بات کرتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ اس مشن میں میرے خیال میں ہم نے خواہ مخواہ اتنی لمبی چوڑی بھاگ دوڑ کی ہے۔ مار کو ہم نر یا اب ایسی بھی ناقابل تیسیر نہیں ہیں کہ ان کا سرکٹ کسی صورت بھی نہ توڑا جا سکے۔" اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو باقی ساتھیوں کے ساتھ ساتھ عمران بھی چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا مطلب۔ کیا جہادے ذہن میں مار کو قسم ریز کا کوئی توڑ آگیا ہے جو تم نے یہ بات کی ہے۔" عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ آپ نے اس بار اپنی تعداد ذہانت کو استعمال نہیں کیا ورنہ یہ کیسے ممکن ہے کہ شجاع کا سوائے ایک کے دوسرا کوئی توڑ نہ ہو۔" کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کا واقعی ایک ہی توڑ ہے اور ہے ہی نہیں ورنہ تجھے اتنے دھکے کھانے کا کیا شوق تھا۔ ویسے بھی جہادے چیف نے کون سا زیادہ دھکے کھانے پر کوئی برا بھلا دے دیتا ہے۔ وہ کہیں تو اٹا یہ

کہہ کر چیک دینے سے ہی انکار کر دے گا کہ چونکہ اس کمین میں وقت زیادہ لگ گیا ہے اس لئے خرچہ بڑھ گیا ہے۔" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"تو جہیں چیف سے باقاعدہ چیک مانگنا پڑتا ہے۔" اچانک تنویر نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ کچھ گیا تھا کہ تنویر نے یہ بات کیوں کی ہے۔ وہ اسے اس طرح فقیر ثابت کرنا چاہتا تھا۔

"تو پھر فقیر تو تم ہوئے۔" تنویر نے دہی بات کر دی تو عمران ہنس پڑا۔

"بڑوں سے چھوٹے مانگتے ہی رہتے ہیں۔ اب تم خود سوچو اگر بیٹا باپ سے رقم مانگے تو کیا وہ فقیر ہو جاتا ہے۔" عمران بھلا کہاں آسانی سے قابو میں آنے والا تھا۔

"لیکن چیف جہاد باپ تو نہیں ہے۔" تنویر نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جلو تم بنا لو۔ مجھے بہر حال کوئی اعتراض نہیں ہے۔" عمران نے کہا تو سب بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

"کیپٹن شکیل۔ تم توڑ بنا رہے تھے۔" صفدر نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ میں نے اس پوائنٹ پر بے حد سوچا ہے لیکن چونکہ میں

ساتیس دان نہیں ہوں اس لئے ظاہر ہے میرے ذہن میں اس کا توڑ تو نہیں آ سکتا۔۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے اپنی عادت کے مطابق انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”تو پھر تم کیا سوچتے رہے ہو۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب اس کی بات کا مطلب سمجھ کر بے اختیار ہنس پڑے۔

”یہی بات کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ اس کا کوئی دوسرا توڑ نہ ہو لیکن عمران صاحب آپ نے کیوں اس بارے میں نہیں سوچا۔“ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

”تو پھر کیا نتیجہ نکلا ہے تم نے میرے نہ سوچنے کے بارے میں۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میرے ذہن کے مطابق آپ حکومت باجان کے اعلیٰ حکام کے سامنے اس پریس سیکشن کو لے آنا چاہتے ہیں اس لئے آپ نے اس پوائنٹ پر زیادہ سرور دی نہیں کی۔۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

”نہیں۔ میں نے ایسی بات نہیں سوچی۔ ہاں اگر کینڈے کے خلاف ہمارا مشن ہوتا تو پھر بات دوسری تھی لیکن واگ پر حکومت باجان کا کوئی سیٹ اپ نہیں ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ مار کو تحریک کا کوئی دوسرا توڑ ابھی تک سامنے ہی نہیں آیا۔ یہ ریزا بھی تین بار سال پہلے دریافت ہوئی ہیں اور انہیں ایکریجیا نے اپنے خصوصی اڈوں کو محفوظ کرنے کے لئے استعمال کرنا شروع کیا ہے۔ پروفیسر مار کو قسم نے اس کو دریافت کیا اور پھر اس نے ہی اس کا توڑ بھی ایجاد کیا لیکن

اس کے علاوہ کوئی اور توڑ ابھی تک سامنے نہیں آ سکا۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”ہاں۔ میرا خیال ہے کہ سامنے درشتوں کے جھنڈ میں کوئی آدمی موجود ہے۔۔۔۔۔ اچانک ٹائیگر کی آواز سنائی دی تو وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔

”آدمی ہو گا۔ لیکن۔۔۔۔۔ عمران نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ اپنا فقرہ مکمل کرنا چانک درشتوں کے جھنڈ سے سائیں کی آواز سے کوئی چیز نکل کر ان کے سامنے آگئی اور پھر بڑا سادھا کہ ہوا اور ابھی عمران ذہنی طور پر پوری طرح سنبھل بھی نہ سکا تھا کہ اس کا ذہن جیسے گردش میں آگیا اور یہ گردش بھی صرف چند لمحوں تک ہی رہی پھر اس کے حواس اس کا ساتھ چھوڑنے چلے گئے۔ پھر جس طرح گھپ اندھیرے میں جھنڈ جھنڈا ہے اس طرح اس کے تاریک ذہن میں روشنی کا نقطہ سا پیدا ہوا اور پھر یہ نقطہ پھیلتا چلا گیا اور پھر جیسے ہی اس کے ذہن میں پوری طرح روشنی پھیلی عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اپنے جسم کو سینے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے محسوس ہو گیا کہ اس کا جسم صرف معمولی سی حرکت ہی کر سکتا ہے۔ اس نے دوسرا دھڑکیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ اس نے اپنے آپ کو ایک بڑے کرے میں لوپے کی ایک کرسی پر راڈز میں جکڑا ہوا پایا۔ اس کے سارے

ساتھی بھی اس کی طرح کرسیوں میں جکڑے ہوئے موجود تھے اور ایک آدمی جس کے جسم پر ریڈ آرڈی کی پوشیدہ قمیض تھی۔ عمران کے بعد موجود صفوں کی ناک سے شیشی لگائے کھڑا تھا۔ پھر دو آگے بڑھ گیا۔ عمران نے بے اختیار اپنے پیروں کو پیچھے لے جانا چاہا لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ اس کے دونوں پیر کرسی کے پایوں کے ساتھ باقاعدہ کڑوں میں جکڑے ہوئے تھے۔ اس طرح اس کے دونوں ہاتھ بھی کرسی کے بازوؤں پر موجود کڑوں میں جکڑ دیئے گئے تھے۔

”ہونہ۔ اس کا مطلب ہے کہ معاملات خاصے ٹھیک ہیں۔“ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے صفوں نے آنکھیں کھول دیں جبکہ ریڈ آرڈی کا آدمی اب سب سے آخر میں موجود جو ہا کی ناک سے شیشی لگائے ہوئے تھا۔ صفوں بھی اب آنکھیں کھول کر حیرت سے صورت حال کو دیکھ رہا تھا۔ اسی لمحے دو آدمی مڑا اس نے شیشی کو بند کر کے اپنی جیب میں ڈال لیا تھا۔

”ہم اس وقت کہاں موجود ہیں۔“ عمران نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ریڈ آرڈی کے ہاکاڈو سیکشن میں۔“ اس آدمی نے جواب دیا۔

”کیا کر تل جوشن اور اس کا ہیمان بھی یہاں موجود ہیں۔“ عمران نے پوچھا۔

”ہاں۔“ اس آدمی نے جواب دیا اور تیزی سے ہاں کا دروازہ

کھول کر باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے سب کو ہوش آگیا اور سب نے ہوش میں آتے ہی حیرت کا اظہار کیا۔

”عمران صاحب۔ اس کا مطلب ہے کہ ہماری لائیو ان کی نگرانی میں تھی اور وہ پہلے سے تیار تھے لیکن میری کچھ میں یہ بات نہیں آتی کہ ان کا ہمیں بے ہوش کرنے اور پھر یہاں لانے کا کیا مقصد ہو سکتا ہے۔ وہ ہم پر وہاں آسانی سے فائر بھی کھول سکتے تھے۔“ صفوں نے کہا۔

”اس سوال کا جواب اب کر تل جوشن ہی دے سکتا ہے لیکن یہ بتا دوں کہ اب کر تل جوشن نے ہمیں کوئی موقع نہیں دینا اور ہمارے جسم ان راڈز میں اس انداز میں جکڑے ہوئے ہیں کہ ہم معمولی سی حرکت بھی نہیں کر سکتے۔“ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ واقعی پیر بھی اور ہاتھ بھی سب جکڑ دیئے گئے ہیں۔“ صفوں نے کہا۔

”میں کوشش کرتی لیکن پیر اور ہاتھ دونوں جکڑے ہوئے ہیں اس لئے میرا جسم اوپر کو اٹھ ہی نہیں سکتا۔“ اس بار جو ہا نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلایا لیکن اس کی نظریں دروازے کے ساتھ لگے ہوئے سوئچ پینل پر جمی ہوئی تھیں اور پھر اس نے ایک طویل سانس لیا کیونکہ اس نے چنک کر لیا تھا کہ ان کرسیوں کے راڈز کو اوپن اور بند کرنے کا سسٹم اس بورڈ پر موجود تھا۔ اس بورڈ کے نیچے سرخ رنگ کے بٹنوں کی ایک طویل قطار تھی اور یہ بٹن

اتنی ہی تعداد میں تھے جتنی تعداد میں ہال میں کرسیاں تھیں لیکن ظاہر ہے ایسی صورت میں وہ واقعی بے بس ہو چکے تھے۔ اگر عمران کے پیر آزاد ہوتے تو شاید وہ سانسے فرش میں کرسی کے پایوں کے ساتھ میکیزم کی تار تلاش کرنے کی کوشش کرتا لیکن اب اس پوزیشن میں اس کے پیر معمولی سی حرکت بھی نہ کر سکتے تھے اور ابھی عمران سوچ ہی رہا تھا کہ کیا کیا جائے کہ دروازہ کھلا اور کرئل جوشن اندر داخل ہوا۔ عمران چونکہ کرئل جوشن سے اچھی طرح واقف تھا اس لئے وہ اسے پہچانتا تھا البتہ اس کے پیچھے ایک ایگریجی تھا جس کے جسم پر سوٹ تھا اور عمران سمجھ گیا کہ یہ ایلفرڈ ہو گا۔ ڈولفن کا سپر چیف۔ ان دونوں کے پیچھے ریڈ آرمی کا ایک کپٹن تھا اور اس کے پیچھے دو مشین گنوں سے مسلح سپاہی۔ پھر کرئل جوشن، ایلفرڈ اور کپٹن تو کرسیوں پر بیٹھ گئے جبکہ دونوں مسلح سپاہی ان کی کرسیوں کی سائیڈوں پر بڑے چوکنے انداز میں کھڑے ہو گئے۔

”آخر تم قابو میں آہی گئے عمران“..... کرئل جوشن نے بڑے فائز انداز میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ویل ڈن کرئل جوشن۔ ویسے تم نے ہمیں ہینک کس طرح کیا تھا۔ ہمیں تو معمولی سا بھی احساس نہیں ہوا“..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو ایلفرڈ کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ شاید وہ عمران کے اطمینان پر حیران ہو رہا تھا۔

”میں ریڈ آرمی کا چیف ہوں اور ریڈ آرمی تربیت یافتہ بھی ہے

اور باؤسائل بھی“..... کرئل جوشن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کپٹن ٹو کی رپورٹوں کے بارے میں تفصیل بتادی۔

”لیکن تم نے اتنی تکلیف کیوں کی کہ ہمیں باقاعدہ بے ہوش کر کے یہاں بکڑا گیا“..... عمران نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں چاہتا تو تمہاری لاشیں وہیں میدان میں ہی پڑی نظر آتیں لیکن میں تمہیں یہ بتانا چاہتا تھا کہ تم کرئل جوشن سے نہیں جیت سکتے“..... کرئل جوشن نے جواب دیا۔

”تم نے خواہ خواہ اتنی تکلیف کی۔ تم ٹرانسمیٹر پر مجھ سے پوچھ لیتے تو میں خود تمہیں بتا دیتا کہ میں تم سے نہیں جیت سکتا۔ ویسے مجھے یقین ہے کہ تم نے واگ جہزے کے بارے میں تازہ ترین رپورٹ تو منگوا ہی لی ہو گی“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس بار کرئل جوشن کے ساتھ ساتھ ایلفرڈ بھی بے اختیار چونک پڑا۔

”کیسی رپورٹ“..... کرئل جوشن نے چونک کر کہا۔

”مطلب یہ ہوا کہ تمہاری تمام تر توجہ ہم پر ہی مرکوز رہی ہے کرئل صاحب۔ لیکن صرف ایک ہی سمت میں سوچنے والے آدمی کی اس پیشہ میں کوئی جگہ نہیں ہوتی“..... عمران نے اس بار طنز بھے میں کہا۔

”فضول باتیں کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ واگ جہزے کے گرد ماہر کھم ریز کا سرک قائم ہے اور اسے کسی صورت بھی ختم نہیں کیا جاسکتا اور دوسری بات یہ کہ اگر وہاں کچھ

ہوا ہوتا تو کیڑو سے مجھے بہر حال اطلاع دے دی جاتی“..... کرئل جوشن نے منہ ہنساتے ہوئے کہا۔

”ماہر کھم ریز بہر حال سائنسی ریز ہیں اور اتنی بات تو تم جانتے ہی ہو کہ میں بھی سائنس کا ایک طالب علم ہوں“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم کیا کیا چاہتے ہو“..... کرئل جوشن نے اس بار قدرے اچھے ہوئے بھے میں کہا۔

”پہلے تم اس کے بارے میں رپورٹ منگوا لو لیکن سائنسی رپورٹ۔ ہم تو ویسے بھی یہاں بے بس اور بندھے ہوئے ہیں۔ بھاگنا تو ایک طرف ہم تو ہل بھی نہیں سکتے۔ اس رپورٹ کے بعد ہو سکتا ہے کہ تمہیں ہم سے سودے بازی پر مجبور ہونا پڑے“..... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ تم اپنی عادت کے مطابق مجھے جکڑ دینا چاہتے ہو۔ کرئل جوشن نے استہانی غصیلے بھے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے مرکز ریڈ آرمی کے ان سپاہیوں کی طرف دیکھا جن کے ہاتھوں میں مشین گنیں موجود تھیں۔

”ایک گن مجھے دو۔ میں اپنے ہاتھوں سے ابھی ان کا خاتمہ کرتا ہوں۔ ٹائنسنس مجھے جکڑ دے رہے ہیں“..... کرئل جوشن نے استہانی غصیلے بھے میں چختے ہوئے کہا۔

”رک جاؤ کرئل جوشن۔ اب اتنی جلدی کی کیا ضرورت ہے۔ یہ

لوگ بندھے ہوئے اور بے بس ہیں۔ تم پہلے واگ کے بارے میں معلوم کرو ہو سکتا ہے انہوں نے وہاں کوئی جکڑ چلا دیا ہو۔“ اچانک ایلفرڈ نے اٹھ کر کرئل جوشن کے گن والے بازو پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

”یہ صرف وقت حاصل کرنا چاہتے ہیں تاکہ پوزیشن بدل سکیں۔ وہاں کچھ نہیں ہو سکتا۔ تم ہٹو۔ میں پہلے انہیں ہلاک کروں گا پھر کوئی اور کام کروں گا“..... کرئل جوشن نے تیز بھے میں کہا۔

”آخر حرج ہی کیا ہے معلوم کر لینے میں۔ آخر یہ کہیں بھاگے تو نہیں جا رہے“..... ایلفرڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”اگر تم مصر ہو تو ٹھیک ہے لیکن یہ دونوں گن بردار ہمیں دیں گے“..... کرئل جوشن نے کہا۔

”ہاں۔ ٹھیک ہے“..... ایلفرڈ نے کہا تو کرئل جوشن نے گن دو بار سپاہی کے حوالے کر دی۔

”ایلفرڈ تم سے زیادہ سمجھداری کا مظاہرہ کر رہا ہے کرئل جوشن“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم کیا کیا چاہتے ہو۔ پہلے بتاؤ۔ کیا چٹیک کروں“..... کرئل جوشن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”یہ معلوم کرو کہ واگ اور کیڑو دونوں کی سپاہی کے لئے ہار کم ریز نصب کر دی گئیں ہیں یا نہیں“..... عمران نے استہانی سنجیدہ بھے میں کہا تو کرئل جوشن کے چہرے پر نکھٹ پریشانی کے تاثرات

اگر آئے۔

”کیڈو کی تباہی۔ کیا مطلب۔ جہاد کیڈو سے کیا تعلق۔“ کرنل جوشن نے کہا۔

”وہی تعلق ہے کرنل جوشن۔ جو جہاد واگ کے ساتھ ہے۔ تم نے کیڈو جہاز سے کے ذریعے واگ پر ڈولفن کا پریس سیکشن قائم کر کے اور اس کی حفاظت کی ذمہ داری قبول کر کے جہاز کیڈو کو بھی واگ پر لگا دیا ہے۔ اگر واگ کے ساتھ ساتھ کیڈو کو بھی جہاد لے کیا گیا تو تم ڈولفن کے اس سپر چیف ایلفرڈ کے ساتھ مل کر دوبارہ کسی اور جہاز پر ڈولفن کا پریس سیکشن قائم کر لو گے لیکن کیڈو کی تباہی کے بعد جہاد حشر خود پاجانی حکومت کر دے گی۔“ عمران نے پہلے سے بھی زیادہ سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”نہیں۔ تم ایسا نہیں کر سکتے۔ سب بکواس ہے۔ تم جھوٹ بول رہے ہو۔“ کرنل جوشن نے کہا لیکن اس بار عمران نے محسوس کر لیا تھا کہ اس کے لہجے میں کھوکھلا پن نمایاں ہے۔

”جہاں یہ رپورٹ تو مل گئی ہو گی کہ ہم صبح سویرے کیڈو سے واگ بچنے لگے جبکہ کیڈو پر بھی ہم نے مکمل قبضہ کر لیا تھا۔ اس کا مشین روم اور ہنری ہمارے قبضے میں تھا جبکہ اوپر موجود ریڈیو کی عام بی نہ ہو سکا تھا اور آج تم نے وہاں پہنچنا تھا۔ ہم چاہتے تو وہاں جہاد انتظار کر لیتے لیکن ہم ہنری اور سامن سمیت وہاں سے واگ بچنے لگے تھے۔ کیوں۔ اس لئے کہ ہم نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اب کیڈو

کو بھی واگ کے ساتھ ہی جہاد ہونا ہو گا اور جب جہاد سے ایجنس گرپ کا چیف اپنے ساتھیوں سمیت واگ پہنچا تو ہم اپنی کارروائی مکمل کر چکے تھے۔ اس کے بعد ہم نے بے حد کوشش کی کہ تم وہاں پہنچ جاؤ تاکہ تم سے آخری سودے بازی کی جاسکے۔ ہم چاہتے تھے کہ جہاں زندہ رہنے کا آخری موقع دیا جائے لیکن تم نہ ہی واگ بچنے اور نہ ہی کراگو پر اتارے لیکن اب ہم یہاں قسمت سے بچنے لگے ہیں اس لئے اب یہاں آخری سودے بازی ہو گی۔ یہ ٹھیک ہے کہ تم ہمیں ہلاک کر دو گے لیکن اس کے بعد سودے بازی کا جالس ختم ہو جائے گا اور پھر جب واگ کے ساتھ ساتھ کیڈو بھی جہاد ہو گا تو پھر پاجانی حکومت خود ہی سب کچھ معلوم کر لے گی۔“ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”تم کیا سودے بازی کرنا چاہتے ہو۔“ مجھے بتاؤ۔“ ایلفرڈ نے بے چین لہجے میں کہا۔

”صرف اتنی کہ تم اپنے پریس سیکشن میں پاکیشیا کی جعلی کرنسی مت چھپو۔ باقی ممالک کا اپنا مسئلہ ہے۔ ہم سب کے ٹھیکیدار نہیں ہیں۔“ عمران نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔“ مجھے جہادری یہ شرط منظور ہے۔“ ایلفرڈ نے فوراً ہی رضامند ہوتے ہوئے کہا۔

”اس طرح ذہانی بات نہیں ہو گی۔ تم ہمیں وہاں لے جاؤ گے اور ہمارے سامنے اب تک کی چھاپی گئی پاکیشیا کی تمام جعلی کرنسی

اور کرنسی چھاپنے کا تمام سامان ضائع کر دے گا۔“ عمران نے جواب دیا۔

”ایلفرڈ تم اس کی باتوں میں نہ آؤ۔ یہ انتہائی شاطر ذہن کا آدمی ہے۔ آج میرے ساتھ میں پہلے معلوم کروں کہ یہ ٹارگٹ کیا چیز ہے اور یہ کیسے اور کہاں نصب ہو سکتی ہیں اور کس طرح ان کی تنصیب کا خاتمہ کیا جاسکتا ہے۔“ کرنل جوشن نے اٹھتے ہوئے کہا تو ایلفرڈ بھی سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا لیکن اس کے ہنرے پر شدید الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

”تم دونوں نہیں رکو گے اور اگر یہ لوگ کوئی غلط حرکت کریں تو بے شک گولیوں سے اڑا دیتا۔“ کرنل جوشن نے سپاہیوں کو احکامات دیتے ہوئے کہا۔

”ہم تو صحیح حرکت کرنے کے قابل بھی نہیں رہے۔ غلط حرکت کیا کریں گے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن کرنل جوشن اس کی بات کا کوئی جواب دینے بغیر تیزی سے مڑا اور ہال کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے پیچھے ایلفرڈ اور اس کے پیچھے سیکشن انچارج کیپٹن بھی باہر چلا گیا جبکہ وہ دونوں سپاہی کرسیوں کے پیچھے ذرا ہٹ کر کھڑے ہو گئے۔

”انہیں بہت درنگ لے گی اس لئے تم دونوں اطمینان سے کرسیوں پر بیٹھ جاؤ اور اگر جہاں کرسیوں پر بیٹھنے کا حکم نہ ہو تو پھر بے شک دروازے سے پشت لگا کر کھڑے ہو جاؤ۔“ عمران نے ان دونوں

سپاہیوں سے مسکراتے ہوئے کہا۔

”جہادری ہمدردی کا شکر یہ۔ ہم جہاں ٹھیک ہیں۔“ ان میں سے ایک نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

”میں تو جہاد سے پہلے کے لئے کہہ رہا ہوں ورنہ میری طرف سے تم بے شک کان پکڑ کر کھڑے ہو جاؤ۔“ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”آؤ جو گو۔ یہ صحیح کہہ رہا ہے ہم دروازے سے پشت لگا کر اطمینان سے کھڑے ہو سکتے ہیں۔ یہ تو کھڑے ہوئے ہیں ان بے چاروں نے کیا کرنا ہے۔“ دوسرے نے اس جواب دینے والے سپاہی سے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گن کو اپنے کاندھے سے اٹکایا اور پیچھے ہٹ کر دروازے سے پشت لگا کر کھڑا ہو گیا۔

”کرنل جوشن اچانک اندر آ سکتا ہے موزوں اور اگر اس نے ہمیں اس طرح کھڑے دیکھ لیا تو وہ ہمیں گولی مار دینے سے بھی دریغ نہ کرے گا۔“ پہلے نے کہا۔

”تم ایسا کرو کہ دروازے کے قریب دروازے سے لگ کر کھڑے ہو جاؤ۔ جب کرنل جوشن آئے گا تو جہاں قدموں کی چاپ سنائی دے جائے گی پھر تم الٹ ہو جانا۔“ عمران نے کہا۔

”آخر تم ہمارے ساتھ اس قدر ہمدردی کیوں کر رہے ہو۔“ اس بار دونوں نے ہی انتہائی مشکوک لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

اس لئے کہ مجھے معلوم ہے کہ کرنل جو شن جب تحقیقات کرانے کا تو اسے ہم سے سو دے بازی کرنا پڑے گی اور جب بہر حال آزاد ہو جائیں گے اور میں نہیں چاہتا کہ ہماری وجہ سے تم لوگ خواہ خواہ تھکے رہو۔ اب ہماری مرضی ہے جو چاہے کرو۔۔۔۔۔ عمران نے منہ ہنساتے ہوئے کہا۔

”آؤ جو گو۔ یہ ٹھیک کہہ رہا ہے۔ ہمیں دروازے کے قریب کھڑے ہونا چاہئے۔“..... ایک نئے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر وہ دروازے کے ساتھ ہی کھڑا ہو گیا جبکہ دوسرا بھی اس کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ پہلے تو وہ ویسے ہی سیدھے کھڑے رہے لیکن عمران کی نظریں ان پر جمی ہوئی تھیں۔

”سنو ان دونوں میں سے جس نے بھی پہچنے کی ہوا سے پشت
 لگائی سوچے ہوئے پر موجود بین پرکس ہو جائیں گے اور ہم میں کوئی نہ
 کوئی بہر حال ان راڈز سے آزاد ہو جائے گا اس لئے سب ہو شیڈر ہو۔
 جو آزاد ہو گا وہ ان دونوں کو گور کرے گا..... عمران نے اپنے
 ساتھیوں کی طرف گردن موڑ کر پاکیشیانی زبان میں کہا۔

”کیا یہ ضروری ہے کہ ایسا ہو گا.....“ تنویر نے کہا۔
 ”ضروری کوئی چیز نہیں ہوا کرتی۔ ہمیں بہر حال امکانات پر کام
 کرنا پڑتا ہے.....“ عمران نے اس بار خشک لہجے میں کہا اور تنویر نے
 اثبات میں سر ہلا دیا۔

”یہ تم کیا باتیں کر رہے ہو.....“ ان میں سے ایک نے کہا۔

ہم کیا کریں۔ تم لوگوں نے صرف زبان ہی تو آزاد رکھی ہے اس لئے وہ جلا رہے ہیں..... عمران نے جواب دیا تو وہ دونوں عمران کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑے اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک ان میں ایک نے لاشعوری طور پر نیچے ٹیک لگانے کی کوشش کی تو ٹھٹھکی کاٹ کاٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی تھوڑے اور ٹانگیں دونوں کی کمریوں کے دائیں بائیں ہو گئے۔

”یہ۔ یہ کیا ہوا“..... ان دونوں نے چونک کر سہمے ہوئے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے تھوڑے اور ٹانگیں کسی ایسے سہنگ کی طرح اچھلے جسے انتہائی طاقت سے دبا کر چھوڑا گیا ہو اور وہ دونوں جھٹکے ہوئے نیچے جا گرے تھے اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتے تھوڑے اور ٹانگیں دونوں کی آلتیں بھلی کی سی تیری سے حرکت میں آئیں اور وہ دونوں ایک بار پھر جھٹکے ہوئے نیچے گرے اور پھر سہنگ ہو گئے۔

”سادے سرخ بن پرئیں کر دو لانگھرا..... عمران نے کہا تو
 ناگھیر تیزی سے سوچ پھٹل کی طرف بڑھا اور پھر کلاک کلاک کی
 آوازوں کے ساتھ ہی ان سب کی کرسیوں کے راڈز غائب ہو گئے
 جبکہ اس دوران ناگھیر نے ان باجانی سپاہیوں کی مشینیں گھنیں اٹھائی
 تھیں۔“

ایک مشین گن مجھے دو اور دوسری صفوں کو اور تم سب ہیں
 صبر ہو گئے..... عمران نے ٹائیگر کے ہاتھ سے مشین گن جھٹکتے

ہوئے کہا جبکہ نائیگی نے دوسری مشین گن صفدر کی طرف اچھال دی۔

صفر۔ یہ ریڈ آرمی کاسیکشن ہینڈ کوائر ہے اس لئے یہاں کافی مسلح لوگ ہو سکتے ہیں۔ ہم نے اس کو قتل جوش اور ایملیز کو زندہ بکڑا نا ہے۔ آؤ..... عمران نے تیز بچے میں کہا اور پھر دروازہ کھول کر وہ تیزی سے باہر موجود راہداری میں آگیا۔ یہ راہداری ایک طرف سے بند تھی جبکہ دوسری طرف سے آگے جا کر سیزھیاں اوپر جا رہی تھیں اور سیزھوں کے اوپر موجود دروازہ کھلا ہوا تھا۔ عمران اور صفر دونوں انہوں کے بل دوڑتے ہوئے سیزھوں کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ سیزھیاں چڑھ کر عمران وکا اور اس نے کھلے دروازے سے سر باہر نکال کر دیکھا۔ یہ ایک برآمدہ تھا جس کے سامنے کھلا احاطہ تھا جبکہ ایک سائیڈ پر پورچ بنا ہوا تھا۔ پورچ میں چار مسلح آدمی موجود تھے۔

مذکورہ..... عمران نے مرکز اپنے پیچھے موجود صندوق کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور تیزی سے برآمدے میں آگیا۔ وہ دونوں ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے حتیٰ الوسع بے آواز انداز میں آگے بڑھ رہے تھے تاکہ پورچ میں موجود چاروں مسلح افراد کے کانوں تک ان کے قدموں کی آہٹ نہ جا سکے لیکن ابھی وہ تھوڑا ہی آگے گئے ہوں گے کہ چانکنا برآمدے کا ایک دروازہ کھلا اور وہی کمپن جو سیکشن انچارج تھائیڑی سے باہر نکلا لیکن ظاہر ہے باہر نکلنے ہی اس کی تقریر اسی

طرف بڑھتے ہوئے عمران اور صفدر پہنچ گئیں۔
 تم۔ تم۔ تم کیسے یہاں۔ کیسے..... اس نے انتہائی بوسکھلائے
 ہوئے لہجے میں جیسے ہوئے کہا تو پورچ میں کلوے چاروں مسلح
 آدمیوں کی گردنیں تیزی سے ان کی طرف جھکوم گئیں۔ اسی لمحے
 عمران نے مشین گن کا ٹریگر دبا دیا اور دوسرے لمحے اس پکیشن
 سمیت وہ چاروں افراد جیسے ہوئے نیچے گرے۔

"جہاں کا خیال رکھنا..... عمران نے جج کمر صفدر سے کہا اور دوسرے لمحے وہ پہلی کی سی تیزی سے اچھل کر اس دروازے میں داخل ہو گیا جہاں سے سیکشن انچارج باہر آیا تھا۔ یہ دروازہ ایک راہداری کا تھا جس کی دوسری طرف دروازہ تھا جو کلکا ہوا تھا اور اندر ایک بال ٹنکر کے میں مشینیں لگی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

عمران تیزی سے دوڑتا ہوا اس دروازے کی طرف بڑھا اور دوسرے لمحے وہ دروازہ کراس کر کے اندر داخل ہو گیا۔ یہ واقعی مشینیں روس تھا جہاں دیواروں کے ساتھ مشینیں نصب تھیں اور وہاں پانچ آدمی ان مشینوں پر کام کر رہے تھے جبکہ ایک آدمی درمیان میں موجود میز کے ساتھ کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اس کے سامنے بھی ایک مستطیل شکل کی مشین موجود تھیں۔ عمران کے اس طرح اندر داخل ہونے پر اس آدمی سمیت باقی پانچوں نے بھی مڑ کر دروازے کی طرف دیکھا اور پھر وہ سب بے اختیار اچھل پڑے۔ اسی لمحے عمران نے مشین گن ٹرنک ڈبا یا اور ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ پانچوں چلتے

ہوئے نیچے گرے۔

"خردار ہاتھ اٹھا کر کھڑے ہو جاؤ ورنہ"..... عمران نے ہنسنے سے کہا تو وہ آدمی جو درمیان میں کرسی پر بیٹھا تھا بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر نہ صرف کھڑا ہو گیا بلکہ اس نے دونوں ہاتھ بھی اپنے سر پر رکھ لئے تھے۔ اس کا ہر خوف کی شدت سے بری طرح سچ ہوا نظر آ رہا تھا۔

"کر تل جو شن کہاں ہے۔" بولو..... عمران نے تیرے لیے میں کہا۔
"وو۔ وو۔ وو اپنے مہمان کے ساتھ جزیرہ کیڈو گئے ہیں اور اپنے ساتھ مشین روم کے انچارج جوگم کو بھی لے گئے ہیں"..... اس آدمی نے بوکھلائے ہوئے ہنسنے میں کہا۔

"کب گئے ہیں"..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ابھی ہانچ چھ منٹ پہلے ان کا ہیلی کاپٹر گیا ہے"..... اس آدمی نے جواب دیا۔

"ان کی یہاں کیا باتیں ہوتی تھیں۔" لفظ تلفظ دوہراؤ..... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"وو دونوں یہاں آئے۔" کر تل جو شن نے کیپٹن جوگم سے پوچھا کہ ٹارگم ریز کیا ہوتی ہے۔ کیا وہ مار کو قسم ریز کا سرگت توڑ سکتی ہیں یا نہیں اور وہ کیسے نصب ہوتی ہیں جس پر کیپٹن جوگم نے بتایا کہ ٹارگم ریز انتہائی خطرناک ہوتی ہیں اور وہ پورے جزیرے کو جہاد کر سکتی ہیں لیکن وہ مار کو قسم ریز کا سرگت نہیں توڑ سکتیں۔ پھر کر تل

جو شن نے پوچھا کہ کیا ان ریز کو وائر لیس کے ذریعے کنٹرول کیا جا سکتا ہے تو کیپٹن جوگم نے ہاں میں جواب دیا۔ اس پر کر تل جو شن نے پوچھا کہ کیا وہ جزیرہ کیڈو پر اس کو چیک کر سکتا ہے۔ اس پر کیپٹن جوگم نے بتایا کہ ایک خصوصی مشین کے ذریعے اسے چیک بھی کیا جا سکتا ہے اور آف بھی کیا جا سکتا ہے اور وہ خصوصی مشین یہاں موجود ہے تو کر تل جو شن نے اسے مشین لے کر ساتھ جزیرہ کیڈو پر چلنے کا کہا اور پھر کیپٹن جوگم مشین لے کر ان کے ساتھ چلا گیا۔ سیکشن انچارج بھی ان کے ساتھ تھا۔ وہ ہیلی کاپٹر تک انہیں چھوڑ کر واپس آیا اور ابھی باہر گیا ہے..... اس آدمی نے بولتے ہوئے کہا۔

"یہاں کتنے افراد موجود ہیں"..... عمران نے پوچھا۔

"یہاں دو اڑھائی سو مسلح افراد ہر وقت موجود رہتے ہیں لیکن آج باکاڈو میں قومی تہوار ہے اس لئے وہ سب انچارج سے اجازت لے کر شہر گئے ہوئے ہیں اور یہاں صرف ہم چند افراد ہیں۔ باہر چار مسلح افراد بھی موجود ہیں گئے..... اس آدمی نے جواب دیا تو عمران نے یکھٹ ٹریگر دیا دیا اور دوسرے لئے وہ آدمی جھپٹا ہوا دیکھنے لگا اور چند لمحوں کے بعد ساکت ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے مشین گن کا رخ ان مشینوں کی طرف کیا اور چند لمحوں بعد تمام مشینیں یکے بعد دیگرے دھماکوں سے تباہ ہوتی چلی گئیں۔ عمران تیزی سے مڑا اور پھر دوڑتا ہوا اس برآمدے میں آیا تو یہاں صفحہ

موجود تھا۔

"اپنے ساتھیوں کو بلاؤ صفحہ۔ ہم نے کر تل جو شن کے پیچھے جانا ہے۔ جلدی کرو"..... عمران نے کہا اور تیزی سے دوڑتا ہوا باہر اٹھا۔ میں آیا تھا ایک طرف باقاعدہ ہیلی بیڈ بنا ہوا تھا اور وہاں ایک ہیلی کاپٹر بھی موجود تھا۔ چند لمحوں بعد اس کے سارے ساتھی دوڑتے ہوئے وہاں پہنچ گئے۔ انہیں آنا دیکھ کر عمران اچھل کر پائلٹ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ اس کے ساتھی بھی تیزی سے ہیلی کاپٹر پر سوار ہوتے چلے گئے۔ ان سب کے سوار ہوتے ہی عمران نے ہیلی کاپٹر کا انجن چلایا اور چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوتا چلا گیا۔ کافی بلندی پر جا کر اس نے ہیلی کاپٹر کا رخ تیزی سے موڑا اور دوسرے لئے ہیلی کاپٹر سمندر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"کیا ہوا ہے عمران۔" کچھ بناؤ تو یہی..... جو یا نے کہا تو عمران نے اسے تفصیلات بتا دیں۔

"تو اب تم کیڈو جا رہے ہو"..... جو یا نے کہا۔

"جیلے میرا ارادہ تھا کہ میں کر تل جو شن کے پیچھے کیڈو جاؤں گا اور کر تل جو شن کو اپنے سیکشن کا ہیلی کاپٹر دیکھ کر کوئی شک نہ پڑے گا لیکن اب میں نے ارادہ بدل دیا ہے۔ ہم نے اس جزیرہ واگ پر پہنچنا ہے کیونکہ مجھے یقین ہے کہ کر تل جو شن اور ایفیز دو دونوں کیڈو سے واگ جزیرے پر پہنچیں گے..... عمران نے کہا۔

"لیکن اگر انہیں ہماری اطلاع مل گئی کہ ہم ان کا ہیلی کاپٹر لے

اڑے ہیں تو پھر"..... جو یا نے کہا۔

"تو پھر ہم مشن مکمل کر کے واپس چلے جائیں گے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"وہ کیسے۔ کیا مار کو قسم ریز کو کوئی توڑ مل گیا ہے جس سے جو یا نے حیران ہو کر کہا۔

"ابھی ملا تو نہیں لیکن کیپٹن شکیل کی بات میرے ذہن میں موجود ہے۔ واقعی میں نے اس پر کوئی محنت نہیں کی اور اب میں محنت کرنا چاہتا ہوں اور بزرگ کہتے ہیں کہ محنت کا پھل بھی مہر کے پھل کی طرح میٹھا ہوتا ہے..... عمران نے جواب دیا اور اس بار جو یا کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی بے اختیار ہنس پڑے۔ ہیلی کاپٹر اب سمندر پر پرواز کرتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا کہ اچانک ہیلی کاپٹر کو دور دار جھٹکا لگا تو سب ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا ہوا"..... جو یا نے کہا۔

"فیول ختم ہو گیا ہے لیکن میرا خیال ہے کہ ہم واگ کے قریب بہر حال پہنچ جائیں گے..... عمران نے کہا اور سب کے ہنرے بے اختیار بگڑے گئے۔ ہیلی کاپٹر کو اب مسلسل جھٹکے لگ رہے تھے اور پھر اچانک اس کا انجن بند ہو گیا اور ہیلی کاپٹر تیزی سے نیچے گرنے لگا۔

"باہر کو دجاؤ۔ اب اور کوئی صورت نہیں رہی..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بھی کمری سے باہر پھلانگ دگ دی۔

اس کے ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کی اور ان سب نے بھی سائیڈس سے باہر چھلانگیں لگا دیں جبکہ ہیلی کاپٹر نیچے گرتے ہوئے بھی آگے بڑھتا چلا گیا اور جب عمران اور اس کے ساتھی سمندر کی گہرائی میں پہنچ کر واپس سطح پر ابھرے تو انہوں نے کچھ دور ہیلی کاپٹر کو پانی میں گرتے اور پھر ڈوبتے ہوئے دیکھا۔ وہ آہستہ آہستہ سمندر میں ڈوب رہا تھا جبکہ دور دور تک صرف سمندر ہی سمندر نظر آ رہا تھا۔ وہ سب اکٹھے ہو گئے۔

”اس بار بڑے پھلے ہیں“۔ صفدر نے کہا۔

”ابھی پھلے کہاں ہیں۔ پھلےس گے تو اس وقت جب شادک پھلیاں ہم پر حملہ کریں گی“۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”تم تو کہہ رہے تھے کہ ہیلی کاپٹر واگ جبرے تک پہنچ جائے گا لیکن یہاں تو دور دور تک کسی جبرے کے آثار نظر نہیں آ رہے“۔ جو یا نے کہا۔

”اب کیا کروں۔ ہیلی کاپٹر اتنے سارے لوگوں کا جوہ تھا۔ اگر تم اور میں اکیلے ہوتے تو لامحالہ جبرے پر پہنچ جاتے“۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”ان حالات میں بھی جہاد کی زبان بکواس کرنے سے باز نہیں رہتی۔ ناسنس“۔ جو یا نے فصیلے لے لیے میں کہا۔

”جہاد مطلب ہے کہ موت سے پہلے ہی داویلا شروع کر دیا

جائے۔ بزرگ کہتے ہیں کہ موت کو ہنستے کھیلنے لگے سے لگانا چاہیے لیکن بزرگوں نے یہ نہیں بتایا کہ موت خوبصورت بھی ہو گی یا نہیں“۔ عمران کی زبان بھلا کہاں رکنے والی تھی۔

”عمران صاحب۔ کیا آپ مایوس ہو چکے ہیں“۔ صفدر نے کہا۔

”مایوسی تو گناہ ہے جناب صفدر سعید بہادر یار جنگ صاحب اسی لئے تو اتنے طویل عرصے سے جہاد کے خطبہ نکال یاد کرنے کے باوجود مایوس نہیں ہوا“۔ عمران نے جواب دیا۔

”اس کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ اب ہمیں خود اپنے بچاؤ کے لئے کچھ کرنا ہو گا“۔ جنور نے پھسکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے عمران کی جو یا کے بارے میں یہ باتیں اسے ہمیشہ اربک کر دیا کرتی تھیں۔

”جہاد مطلب ہے کہ تم خود ہی خطبہ نکال یاد کر کے بڑھو گے۔ خود ہی گولہ بنو گے۔ نہیں مسٹر جنور، اس طرح نکال نہیں ہو سکے گا“۔ عمران نے بزرگانہ لہجے میں کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

”تم کوئی اور بات نہیں کر سکتے“۔ جو یا نے فصیلے لہجے میں کہا۔

”موسم کا حال بتا سکتا ہوں اور یہاں سمندر میں تیرتے ہوئے موسم کا حال ہی کام آ سکتا ہے“۔ عمران نے فوراً ہی جواب دیا۔

”عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں بہروں کے ساتھ ساتھ

آگے بڑھنا چاہیے کہیں نہ کہیں تو پہنچ ہی جائیں گے“۔ کیپٹن شکیل نے اچانک سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”کہیں نہ کہیں کے الفاظ واقعی خاصے وسیع معنی رکھتے ہیں۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور کیپٹن شکیل اس بار بے اختیار مسکرا دیا۔

”تم پہلے فیول جبرک نہ کر سکتے تھے۔ فیول میز تو جہاد کی آنکھوں کے سامنے تھا“۔ جو یا نے پھسکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”میری تو ایک ایسا مسٹر ہے جو جنہیں اور جنور کو آج تک کچھ نہیں آیا۔ میری آنکھوں کے سامنے ایک ہی تصویر رہتی ہے اور وہ بہر حال فیول میز سے مختلف ہے“۔ عمران نے جواب دیا تو اس بار جو یا نے بے اختیار منہ پھیر لیا۔

”عمران صاحب۔ اگر ہم کسی جبرے تک نہ پہنچ سکے تو پھر“۔ اچانک صفدر نے کہا۔

”ہمارے ایک شاعر نے اس موضوع پر پہلے ہی ایک شعر کہہ رکھا ہے کہ اگر ہم مرق دریا ہو کر سرے تو نہ کہیں جنازہ اٹھے گا اور نہ کہیں مزار ہو گا۔ ویسے بھی اس مہنگائی کے زمانے میں دار ثمان کے لئے کفن و دفن خاصا دشوار طلب کام ہے اور پھر مزار بن جانے تو عرس بھی منانا پڑتا ہے۔ چادریں بھی بڑھانا پڑتی ہیں اور توایاں بھی کرانا پڑتی ہیں“۔ عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی۔

”اب آپ سے کیا بات کی جائے۔ آپ تو اس طرح باتیں کر

رہے ہیں جیسے ہم کسی ہوٹل میں بیٹھے گپ شپ کر رہے ہوں“۔ صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”ارے تم بھی ناراض ہو رہے ہو۔ ارے پھر تو میرا سکوپ بالکل ہی ختم ہو جائے گا۔ بہر حال پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ میری ذہنیت میں عموماً عیار سے زیادہ چیزیں موجود ہیں“۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس کے سب ساتھی بے اختیار ہونک پڑے۔

”چیزیں کہاں ہیں۔ کون سی چیزیں“۔ سب نے حیران ہو کر کہا۔

”کیپٹن شکیل اور صفدر تم دونوں مجھے پکڑ کر اپنے سروں سے اوپر اٹھا لو۔ تاکہ میری اوپر والی جیب پانی سے باہر آ جائے“۔ عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل نے اس کی ہدایت پر عمل کر دیا۔

”واہ اب اسی طرح تیرتے ہوئے ہکاڈونک چلے جاؤ۔ مجھے دراصل سردی لگ رہی تھی“۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔ جب کچھ دیر بعد اس کے لباس سے پانی صاف ہو گیا تو اس نے جیب کی ڈپ کھولی اور اندر سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکال کر ہاتھ اوپر اٹھا لیا۔

”اب مجھے نیچے اتار دو ورنہ ایسا نہ ہو کہ میں تم سمیت سیدھا سمندر کی تہ میں پہنچ جاؤں“۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل نے آہستہ سے اسے نیچے اتار دیا۔ عمران کا

ٹرانسمیٹر والا ہاتھ اونچا تھا۔ چند لمحوں بعد جب اس نے اپنے جسم کو پانی میں ایڈجسٹ کر لیا تو اس نے فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر دیا۔

”ہیلو ہیلو۔ پرنس آف ڈسپ کاٹنگ۔ اور۔۔۔۔۔ عمران نے اپنے اصل کچے میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

”رہر ڈبول رہا ہوں۔ کون پرنس آف ڈسپ۔ اور۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک حیرت بھری آواز سنائی دی۔

”اوہ۔ کیا بات ہے۔ کیا ایئر کیا ہے پاکڈو شفٹ ہونے کے بعد جہازی یادداشت بھی غائب ہو گئی ہے۔ اگر ایسی بات ہے تو پھر تم چین کو بھی نہ پہچان سکتے ہو گے اور اس کے باوجود ابھی زندہ ہو۔ حیرت ہے۔ اور۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”اوہ۔ اور۔۔۔۔۔ پرنس آپ۔ اوہ۔ سو ری پرنس۔ میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ آپ کی کال ہو سکتی ہے۔ آپ کہاں سے بول رہے ہیں۔ اور۔۔۔۔۔ اس بار دوسری طرف سے اچھائی جوش بھرے کچے میں کہا گیا۔

”سمندر سے۔ اور۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو اس کے سارے ساتھی بے اختیار مسکرا دیے۔

”سمندر سے۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ اور۔۔۔۔۔ رہر ڈنے حیرت بھرے کچے میں کہا۔

”مطلب یہ کہ میں اور میرے ساتھی اس وقت پاکڈو سے شمال

مغرب کی طرف تقریباً پچاس کلومیٹر کے فاصلے پر کھلے سمندر میں ہیں اور بے یار و مددگار تیرتے پھر رہے ہیں کیونکہ ہم جس پہلی کا پڑے سبز کر رہے تھے اس کا فیول اچانک ختم ہو گیا اور ہمیں مجبوراً سمندر میں کودنا پڑا۔ اب یہ ہماری خوش قسمتی کہ ایک ٹرانسمیٹر ہمارے پاس موجود تھا اور اس سے زیادہ بڑی خوش قسمتی یہ تھی کہ کچے جہازی فریکوئنسی بھی اب تک یاد رہی ہے کیونکہ جہازی طرح میری ابھی شادی نہیں ہوئی اس لئے میری یادداشت موجود ہے۔ اور۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے لیکن میرے پاس پہلی کا پڑ تو نہیں ہے البتہ میں لالچ بھجوا سکتا ہوں فوری طور پر۔ آپ مزید تفصیل بتائیں۔ اور۔۔۔۔۔ رہر ڈنے کہا تو عمران نے اسے مزید تفصیل بتا دی تاکہ وہ لالچ چلانے والے کو تفصیل بتا سکے۔

”اوکے۔ پرنس۔ آپ بے فکر رہیں۔ زیادہ سے زیادہ بیس منٹ تک لالچ آپ کے پاس پہنچ جائے گی۔ گھاٹ پر میری اپنی چار لائیں موجود ہیں میں وہاں ٹرانسمیٹر پر کال کر کے کہہ دیتا ہوں۔ اور۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوکے۔ ہم انتظار کر رہے ہیں بشرطیکہ کسی شادک بھلی نے ہمیں جہازی لالچ آنے سے پہلے نہ دیکھ لیا۔ اور۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”جو جگہ آپ بتا رہے ہیں وہاں شادک پھیلیاں نہیں ہیں اس لئے

آپ بے فکر رہیں۔ اور ایڈز آل۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

”اب ایک بار پھر مجھے اٹھاؤ تاکہ میں ٹرانسمیٹر کو واپس جیب میں ڈال سکوں۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر اور کپٹن شکیل نے ایک بار پھر وہی کارروائی کی اور جب پانی اس کے لباس سے غائب ہوا تو عمران نے ڈپ کھول کر ٹرانسمیٹر جیب میں ڈالا اور پھر ڈپ بند کر دی۔

”یہ آپ نے کسی قسم کا لباس پہن رکھا ہے عمران صاحب کہ باقاعدہ ڈپ جیب پر تو لگی ہوئی ہے اور ڈپ بھی واٹر پروٹ ہے اور جیب بھی۔ پہلے تو آپ نے کبھی ایسا لباس نہیں پہنا تھا اور مجھے تو یہ ڈپ پہلے نظر نہیں آتی تھی۔۔۔۔۔ صفدر نے عمران کو دوبارہ پانی میں اتارتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”اماں بی کہتی ہیں کہ سب سے پہلے رقم کی حفاظت کرنی چاہیے اس لئے جب میں چھوٹا تھا اور وہ مجھے دو چار روپے دے کر کہیں بھیجتی تھیں تو جیب کو باقاعدہ سی دیا کرتی تھیں۔ اس زمانے میں ڈپ نہیں ہوتی تھی اس لئے مجبوری تھی لیکن اماں بی کا سبق بہر حال مجھے یاد تھا۔ دوسری بات یہ کہ مجھے معلوم تھا کہ یہ مشن سمندر کے اندر جرے میں ہے اس لئے پاکیشیا سے روانگی کے وقت میں نے خصوصی طور پر یہ لباس ساتھ لیا تھا جو مجھے نہیں تو کم از کم میری چیزوں کو تو پانی سے بچا سکے۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو

سب بے اختیار ہنس پڑے۔

”آپ اس قدر گہرائی میں کھلے سے کیسے سوچ لیتے ہیں۔ ہمیں تو یہ خیال نہیں آیا تھا ورنہ ہم بھی ایسے ہی لباس ساتھ لے آتے۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

”بزرگ کہتے ہیں کہ موتی اور جواہر گہرائی میں ہی ملتے ہیں اس لئے مجھے گہرائی میں غوطہ لگانے کی عادت ہے لیکن آج تک موتی اور جواہر تو نہیں ملے البتہ کچھ بے ہمت مل جاتے ہیں۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کچھوے۔ کیا مطلب۔۔۔۔۔ صفدر نے چونک کر کہا۔ باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات ابھرائے تھے کیونکہ کچھوے کا لفظ ان کی سمجھ میں بھی نہ آیا تھا۔

”کچھوے سست ہوتے ہیں۔ اب تم خود سوچو تم نے خطبہ نکاح یاد کرنے میں کتنی سست رفتاری اختیار کر رکھی ہے اور۔۔۔۔۔ عمران نے کہنا شروع کیا اور سب اس کا مطلب سمجھ کر بے اختیار ہنس پڑے۔

”خاموش کیوں ہو گئے ہو۔ آگے بھی تو بولو۔۔۔۔۔ جو لیا نے پھینکاتے ہوئے کچے میں کہا۔

”میں کہہ رہا تھا کہ کچھوؤں کی اس سست رفتاری کے باوجود بے چاری جل پری پھر بھی مایوس نہیں ہوتی۔۔۔۔۔ عمران نے جو لیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور جو لیا کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ

دوڑ گئی۔ اس کی آنکھوں میں چمک سی آگئی تھی۔ شاید عمران کا یہ مذاق اس کے دل کے تاروں کو چھید گیا تھا۔

”جہادی یہ بکواس کرنے والی زبان کسی روز بند کرنی ہی پڑے گی“۔ ٹھٹکتے تنور نے غراتے ہوئے کہا۔

”دیکھا صفدر۔ میری بات کا ثبوت سامنے آ گیا۔ جہادی اس سست رفتاری کو کسی روز بند کرنا پڑے گا“۔ عمران نے کہا تو اس بار صفدر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

”عمران صاحب۔ کرمل جو شش کو آپ نے چکر تو دے دیا اور اس طرح ہم وہاں سے نکل آئے ہیں کامیاب ہو گئے لیکن اب آپ کیا کریں گے۔ کیا اس لالچ پر دوبارہ واگ جائیں گے یا“۔ اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

”اب پہلے پاکو ڈھاننا ہو گا۔ اب کچھ خصوصی اقدامات کرنے پڑیں گے“۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں دور سے ایک لالچ اپنی طرف بڑھتی ہوئی دکھائی دی تو عمران سمیت سب نے اپنے ہاتھ اسیخے کر لئے۔ ظاہر ہے وہ جھگڑے تھے کہ یہ رپرڈ کی سی بھیجی ہوئی لالچ ہے اور ان کے ہاتھ اسیخے کرنے سے لالچ کی رفتار پہلے سے بھی بڑھ گئی تھی۔ پھر لالچ انہیں واضح طور پر نظر آنے لگی۔ عمران اور اس کے ساتھی سب چونک پڑے کیونکہ لالچ میں چار افراد موجود تھے اور ان چاروں کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔

”خوطہ لگاؤ اور پھیل جاؤ۔ یہ دشمن ہیں۔ ہم نے انہیں ختم بھی کرنا ہے اور لالچ بھی حاصل کرنی ہے“۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے خوطہ لگایا اور پھر وہ کافی گہرائی میں اترنے کے ساتھ ساتھ سائیڈ میں گھومتا چلا گیا۔ اسی لئے اسے پانی کی سطح پر پھیل سی محسوس ہونے لگی اور وہ سمجھ گیا کہ لالچ سے فائرنگ ہو رہی ہے لیکن ظاہر ہے مشین گن کی گولیاں پانی میں گرتے ہی اپنی قوت کھو دیتی تھیں۔ اب لالچ کا سایہ اسے نظر آ رہا تھا جو تیزی سے ادھر ادھر گھوم رہا تھا۔ عمران کو اپنے ساتھی بھی نظر آ رہے تھے اور پھر عمران تیزی سے اس لالچ کے نیلے حصے کی طرف بڑھنے لگا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ساتھی بھی تیزی سے لالچ کے نیلے حصے کی طرف بڑھ رہے تھے۔ گو لالچ کو تیزی سے حرکت دی جا رہی تھی لیکن بہر حال وہ ایک دائرے میں ہی گھوم رہی تھی اور پھر سطح پر مسلسل فائرنگ کی جا رہی تھی لیکن عمران اور اس کے ساتھی قدرے گہرائی میں تھے لیکن ظاہر ہے وہ زیادہ دیر تک پانی میں نہ رہ سکتے تھے کیونکہ انہیں بہر حال سانس لینے کے لئے سطح سے سر باہر نکالنا ہی تھا۔ وہ کب تک سانس روک سکتے تھے اس لئے عمران جلد از جلد اس لالچ کو اٹھانا چاہتا تھا۔ اس نے صفدر اور کیپٹن شکیل کو ہاتھ سے مخصوص اشارہ کیا اور پھر لالچ کا سایہ جیسے ہی انہیں اپنی طرف آتا دکھائی دیا وہ تینوں بجلی کی سی تیزی سے اُپر کو اٹھے اور عین اس وقت جب لالچ ان کے سروں کے اوپر پہنچی عمران، صفدر اور

کیپٹن شکیل تینوں کے ہاتھ ایک جھٹکے سے بلند ہوئے اور تیزی سے چلتی ہوئی لالچ ایک جھٹکا کھا کر سائیڈ میں اٹ گئی۔ اس کے ساتھ ہی انہیں چار آدمی بری طرح ہاتھ پر مارنے پانی میں اترتے ہوئے دکھائی دیئے۔ عمران اور اس کے ساتھی بجلی کی سی تیزی سے سطح پر بلند ہوئے اور چند لمحوں بعد انہوں نے مل کر سائیڈ پر ہو کر تیرتی ہوئی لالچ کو سیدھا کیا اور دوسرے لمبے دو سب اچھل کر اس پر سوار ہو گئے۔ اسی لمحے ان چاروں آدمیوں کے سر بھی سطح پر بلند ہوئے۔ ان میں سے ایک لالچ کے قریب تھا۔ عمران نے ٹھٹکتے ہاتھ بڑھایا اور دوسرے لمبے ایک آدمی اوپر اٹھتا ہوا دھماکے سے لالچ کے اندر آگرا جبکہ تانگیر اس دوران لالچ کا انجن جو سائیڈ پر الٹ جانے سے خود بخود بند ہو گیا تھارت کر لینے میں کامیاب ہو گیا تھا اور دوسرے لمبے لالچ ایک جھٹکے سے آگے بڑھتی چلی گئی۔

”واپس پاکو ڈھلو“۔ عمران نے فرش پر پڑے لیے لیے سانس لینے ہوئے اس آدمی کو بازو سے پکڑ کر اٹھاتے ہوئے تانگیر سے کہا۔

”بس باس“۔ تانگیر نے جواب دیا اور عمران نے اس کے ہاتھ ہی اس آدمی کی گردن پر اپنا ہاتھ رکھ کر انگوٹھے سے اس کی شہ رگ کو دبایا تو اس آدمی کا بھرہ تیزی سے سچ ہونے لگ گیا۔ اس کا جسم بری طرح ترپٹنے لگا۔

”جو پوچھوں سچ جواب دینا ورنہ اٹھا کر سمندر میں پھینک دوں گا“۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے

انگوٹھے کا دباؤ ختم کر دیا۔

”مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ پلیز“۔ اس آدمی نے گھٹکیائے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ عام سلاطین کی نظر آ رہا تھا۔

”جہیں یہ لالچ دسے کر کس نے جہاں بھیجا ہے۔ بولو“۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

”رپرڈ نے۔ رپرڈ اس لالچ کا مالک ہے“۔ اس آدمی نے جواب دیا تو عمران کے چہرے پر ٹھٹکتے غصے کے چراغ سے جل اٹھے۔

”کیا کہا تھا رپرڈ نے۔ بولو“۔ عمران نے بھیڑیے کی طرح غراتے ہوئے کہا۔

”رپرڈ تو گب باس ہے۔ اس کا رابطہ ہم سے کیسے ہو سکتا ہے۔ اس کا آدمی مرنی لالچوں کا انچارج ہے۔ وہ وہیں گھاٹ پر ہی ہوتا ہے۔ مرنی نے کہا تھا کہ گب باس کی کال آئی ہے اور میں لالچ لے کر جاؤں اور گب باس کے آدمیوں کو جو سمندر میں موجود ہیں اٹھا کر لے آؤں اور پھر اس نے مجھے پوری تفصیل بتائی اور پھر وہ واپس چلا گیا کیونکہ گب باس کی دو لالچیں سپرد جانے کے لئے تیار ہو رہی تھیں“۔ اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”جہاد کیا نام ہے“۔ عمران نے اس بار اس کے گلے سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا۔

”میرا نام لاؤش ہے۔ میں اس لالچ کا انچارج ہوں“۔ اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تم ان لوگوں کو ساتھ کیوں لے آئے تھے۔ یولو۔" عمران نے کہا۔

"میری لاٹھ میں فیول کم تھا اس لئے میں لاٹھ لے کر اپنے مخصوص پوائنٹ پر فیول بھروانے گیا تو یہ چاروں آدمی میری لاٹھ میں آگئے۔ یہ ریڈ آرمی کے آدمی تھے۔ انہوں نے مجھے مجبور کر دیا پھر یہ سرکاری آدمی تھے میں کیسے انکار کر سکتا تھا۔ پھر انہوں نے مجھے کہا کہ انہوں نے مرنے کی ہدایت سن لی ہیں اس لئے میں وہیں چلوں جہاں مرنے نے کہا تھا ورنہ وہ مجھے گولی مار کر سمندر میں پھینک دیں گے اور لاٹھ لے جائیں گے اس لئے میں مجبور ہو گیا تھا۔" لاٹھ نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا۔ اب وہ کچھ گپا تھا کہ اصل بات کیا ہوئی ہے۔ ظاہر ہے اس کی کال ریڈ آرمی نے کچ کر لی ہوگی اور ظاہر ہے ریڈ آرمی دھڑ اور اس کے آدمیوں کو جانتی ہوگی اس لئے انہوں نے فوری ایکشن لیا اور اس لاٹھ میں سوار ہو کر کہاں پہنچ گئے تاکہ انہیں ہلاک کیا جاسکے۔

"لیکن تم نے بہر حال دھڑ سے غداری کی ہے کہ اس کے دوستوں کے سروں پر مسلح ریڈ آرمی کے آدمی لے آئے ہو۔" عمران نے کہا۔

"میں مجبور تھا کیونکہ یہ لوگ جانتے ہیں کہ گجک باس دھڑ اسلحے کی سرنگھٹ کرتا ہے اور یہ لائنیں سرنگھٹ میں استعمال ہوتی ہیں اور ریڈ آرمی کو بھی معلوم ہے لیکن گجک باس کے تعلقات ریڈ آرمی کے

سیکشن انچارج سے ہیں اس لئے سیکشن انچارج گجک باس کی سرگرمیوں کی رپورٹ حکومت کو نہیں کرتا۔ پھر یہ سرکاری لوگ تھے میں انکار کر ہی نہیں سکتا تھا۔" لاٹھ نے جواب دیا اور عمران نے اشیات میں سر ملادیا۔

"ٹائنگر لاٹھ کو گھٹ کی بجائے اسی طرف لے چلو ہر دم پٹیل لاٹھ سے اترے تھے۔" عمران نے ٹائنگر سے کہا۔

"لیکن عمران صاحب ہو سکتا ہے کہ اس بار پھر وہاں پٹیل کی طرح پکٹنگ کی گئی ہو۔" صفدر نے کہا۔

"ہو سکتا ہے لیکن ہم اور کسی طرف جا ہی نہیں سکتے کیونکہ وہاں پولیس نے گھیر لیا ہے اور گھٹ پر یقیناً ریڈ آرمی کے اور آدمی بھی موجود ہوں گے۔" عمران نے کہا۔

"یہ لاٹھ ضرور کوئی ایسی جگہ جانتا ہوگا جہاں سے ہم محفوظ طریقے سے جلد از جلد ہاکاڈو میں داخل ہو سکیں۔" جو بانیے کہا تو عمران نے اشیات میں سر ملادیا۔

"لاٹھ کیا تم لاٹھ کو گھٹ کے علاوہ کسی ایسی جگہ لے جاسکتے ہو جہاں سے ہم جہاز سے گجک باس تک محفوظ طریقے سے پہنچ سکیں اور یہ سن لو کہ اگر میں نے دھڑ کو بتا دیا کہ تم نے یہ غداری کی ہے تو جہاز اکیا حشر ہوگا لیکن تم نے جو کچھ بتایا ہے اس سے میں واقعی اس نیچے پر ہچانچا ہوں کہ تم مجبور تھے۔" عمران نے کہا۔

"میں واقعی مجبور تھا جناب۔ ورنہ میں طویل عرصہ سے گجک باس

کے گرد میں ہوں۔ میں تو غداری کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ آپ پلیز گجک باس کو بتائیں۔" لاٹھ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ جوڑ دیئے۔

"ہاتھ جوڑنے کی بجائے لاٹھ لے کر کسی ایسی جگہ چلو جہاں سے ہم حفاظت سے آگے جاسکیں۔" عمران نے کہا تو لاٹھ نے اشیات میں سر ملادیا اور اٹھ کر ٹائنگر کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائنگر ایک طرف ہٹ گیا تو لاٹھ نے لاٹھ کا کنٹرول سنبھال لیا۔

"آپ دھڑ کو کال کر دیتے تاکہ وہ اپنے آدمی اور کار و فیروہ بھجوا دیتا۔" صفدر نے کہا۔

"جہازا مطلب ہے کہ ایک بار پھر کال ٹریس ہو جائے اور سمندر میں تو ہم بچ گئے ہیں وہاں ہاکاڈو میں بچ بھی نہ سکیں۔" عمران نے کہا تو صفدر کے چہرے پر ہلکی سی شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

کرٹل جوش، ایلفرڈ اور ہاکاڈو کے ریڈ آرمی سیکشن کے مشین روم انچارج کپٹن جوگم کے ساتھ کیڈو کے مشین روم میں موجود تھا اور جوگم ایک مشین کے ذریعے وہاں پکٹنگ کرتا پھر رہا تھا اور وہ دونوں خاموش بیٹھے اسے یہ سب کچھ کرنا دیکھ رہے تھے۔

"نہیں کرٹل صاحب۔ کیڈو یا اس کے ارد گرد کہیں بھی ٹارگٹ ریڈ کال نہ نصب نہیں کیا گیا۔" تھوڑی دیر بعد کپٹن جوگم نے کہا۔

"کیا تمہیں مکمل یقین ہے۔" کرٹل جوش نے کہا۔

"میس سر۔ میں پوری ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں۔" کپٹن جوگم نے کہا۔

"کیا تم یہاں کی مشینری کو آپریٹ کر سکتے ہو۔" کرٹل جوش نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"میس سر۔ آسانی سے۔" کپٹن جوگم نے جواب دیا۔

"اوسے چونکہ ہماری ہلاک ہو چکا ہے اس لئے میں جہیں نہ صرف میجر کے سینک پر ترقی دیتا ہوں بلکہ اب تم کیڈو کے مشین روم کے انچارج بھی ہو۔" کرنل جوشن نے کہا تو کیپٹن جوگم کا چہرہ مسرت سے پھول کی طرح کھل اٹھا اور اس نے باقاعدہ فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔

"جہیں میرا وفادار رہنے کا حلف دیتا ہو گا اور رازداری کا بھی میجر جوگم۔" کرنل جوشن نے کہا تو میجر جوگم نے باقاعدہ ہاتھ اٹھا کر وفاداری اور رازداری کا حلف دیا۔

"تم نے دیکھا ایلفرڈ۔ عمران نے خواہ مخواہ ہمیں جکر دے دیا اور ہم احمقوں کی طرح یہاں بھاگے چلے آئے۔" کرنل جوشن نے اس بار ایلفرڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لیکن اس سے اسے کیا فائدہ ہوا ہو گا۔" ایلفرڈ نے اچھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"صرف اپنی جان بچانے کی انسانی جبلت کے تحت۔ اس کا خیال ہو گا کہ وہ ان کرسیوں سے آزاد ہو جائے گا حالانکہ ایسا ممکن ہی نہیں ہے اور اب میں اسے مزید ایک لمحے بھی زندہ نہیں رکھنا چاہتا۔ میجر جوگم ٹرانسمیٹر پر سیکشن سے رابطہ کر دیا اور میری بات کراؤ کیپٹن شاہو سے۔" کرنل جوشن نے کہا تو میجر جوگم نے اذیت میں سر ہلاتے ہوئے ایک سائیڈ پر پڑا ہوا ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ سارنٹھٹ کو شو بول رہا ہوں۔ اور۔" چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی تو میجر جوگم کے ساتھ ساتھ کرنل جوشن بھی چونک پڑا کیونکہ کیپٹن شاہو کی بجائے ایک سارنٹھٹ کل ایڈز کر رہا تھا۔

"مجھے دو ٹرانسمیٹر۔" کرنل جوشن نے کہا اور میجر جوگم نے ٹرانسمیٹر کرنل جوشن کی طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو۔ کرنل جوشن بول رہا ہوں۔ کیپٹن شاہو کہاں ہے۔ اس نے کل کیوں ایڈز نہیں کی۔ اور۔" کرنل جوشن نے چپچپے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سر کیپٹن شاہو کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ سر قوی تہوار کی وجہ سے ہم سب آپ سے اجازت لے کر شہر گئے ہوئے تھے پھر اچانک مجھے ایک کام یاد آ گیا تو میں واپس سیکشن آیا تو یہاں وہ پاکیشیائی ایجنٹ غائب تھے۔ نارنجک روم میں مسلح سپاہی ہلاک ہو چکے تھے جبکہ باہر پورچ میں بھی چار مسلح سپاہی ہلاک ہوئے بڑے تھے۔ کیپٹن شاہو کی لاش برآمد ہے میں بڑی ہوتی تھی جبکہ مشین روم کی ساری مشینری تباہ کر دی گئی ہے اور وہاں بھی پانچ افراد کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں اور سر ہیلی کاپٹر بھی غائب ہے۔ یہ ٹرانسمیٹر میں نے آپ کے آفس سے اٹھایا ہے تاکہ اگر آپ کی کال آئے تو میں اسے ایڈز کر سکوں۔ دیکھ میں نے ٹرانسمیٹر کی مدد سے شہر میں پھیلے ہوئے ریڈ آرمی کے سپاہیوں کو حکم دیا ہے کہ وہ ہاکاڈو میں پھیل کر ان

نے ہومٹ بھیجنے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ ایسا ہی ہوا ہو۔ بہر حال وہ اب ہاکاڈو سے کہاں جائیں گے۔ اوہ۔ اوہ۔ وہ ہیلی کاپٹر لگے گئے ہیں۔ اوہ۔ دو کیڈو یا واگ نہ پہنچ جائیں۔ میجر جوگم۔ کیپٹن فوماچو سے میری بات کراؤ۔" کرنل جوشن نے کہا تو میجر جوگم نے اذیت میں سر ہلاتے ہوئے تیزی سے سلسلے موجود مشین کے بٹن پریس کرنے شروع کر دیتے۔ پھر اس نے سائیڈ پر موجود ایک رسیور ہک سے اتار اور اسے منہ کے قریب لے جا کر اس نے اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کیپٹن فوماچو۔ کرنل جوشن صاحب سے بات کرؤ۔" میجر جوگم نے کہا۔

"یس سر۔ میں کیپٹن فوماچو بول رہا ہوں سر۔ اور۔" مشین کے ایک خانے سے کیڈو میں ریڈ آرمی کے انچارج کیپٹن فوماچو کی موندبانہ آواز سنائی دی۔

"کیپٹن فوماچو۔ پاکیشیائی ایجنٹ ریڈ آرمی کے ہیلی کاپٹر پر کیڈو پہنچ سکتے ہیں تم ہوشیار رہنا اور اگر کوئی بھی ہیلی کاپٹر یہاں پہنچے تم نے اسے فضا میں ہی ہٹ کر دینا ہے۔ یہ میرا حکم ہے۔" کرنل جوشن نے کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر۔" کیپٹن فوماچو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر ایسا ہو تو تم نے مجھے فوری رپورٹ دینی ہے یہاں مشین

پاکیشیائیوں کا سراغ لگائیں۔ اور۔" سارنٹھٹ نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا اور کرنل جوشن اور ایلفرڈ کے ساتھ ساتھ میجر جوگم کے ہرے ہرے بگڑتے چلے گئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ زبردی بیٹ۔ لیکن یہ کیسے ممکن ہوا۔ وہ لوگ تو بکراے ہوئے تھے۔ وہ کیسے رہا ہوئے ہیں۔ اور۔" کرنل جوشن نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"سر۔ میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ میں تو وہاں موجود ہی نہ تھا۔ اور۔" سارنٹھٹ نے جواب دیا۔

"یو نانسنس۔ تم سب کو آج ہی تہوار پر جانا تھا۔ نانسنس۔ اب انہیں تلاش کراؤ اور جہاں بھی وہ نظر آئیں انہیں گولیوں سے اڑا دو اور مجھے کامیابی کی اطلاع دو ورنہ میں جہارے سیکشن کا کورٹ مارشل کر دوں گا۔ نانسنس۔ اور ایڈز آں۔" کرنل جوشن نے ہڈیانی انداز میں پچھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"تم نے دیکھا ایلفرڈ۔ یہ سب جہادی وجہ سے ہوا ہے ورنہ میں انہیں ہلاک کر دیتا۔" کرنل جوشن اب ایلفرڈ پر ہی الٹ پڑا تھا۔

"تم نے خود ہی کہا تھا کہ وہ کرسیوں سے آزاد نہیں ہو سکتے۔ میرا خیال ہے کہ انہوں نے جہارے ان آدمیوں کو کوئی لاٹا دیا ہے جنہیں تم وہاں چھوڑ آئے تھے ورنہ وہ تو حرکت بھی نہ کر سکتے تھے اور پھر جب وہ رہا ہوئے تو انہوں نے انہیں بھی ہلاک کر دیا۔" ایلفرڈ

روم میں..... کرنل جوشن نے کہا۔
 "یس سر..... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل جوشن نے
 مائیک کے ساتھ لگا ہوا بین آف کر دیا اور مائیک واپس میجر جوگم کی
 طرف بڑھا دیا۔
 "میجر جوگم۔ کیا یہاں سے واگ ہیرے اور اس کے ارد گرد کے
 علاقے کی سکرین چیکنگ ہو سکتی ہے..... کرنل جوشن نے کہا۔
 "یس سر۔ یہاں تو اجنبی طاقتور مشینری موجود ہے۔ میں نے
 چیک کر لیا ہے..... میجر جوگم نے جواب دیا۔
 "تو پھر چیکنگ کرتے رہو۔ ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ یہاں آنے کی
 بجائے واگ لے گئے ہوں..... کرنل جوشن نے کہا۔
 "وہ وہاں جا کر کیا کریں گے۔ وہ تو مار کو قسم دے کر حرکت کی
 وجہ سے مکمل طور پر سیلڈ ہے..... ایلفرڈ نے کہا۔
 "اب مجھے کسی بات پر اختیار نہیں رہا۔ یہ شیطان ہیں۔ اب دیکھو
 وہ ان کرسیوں سے آزاد ہو گئے جس میں وہ معمولی سی حرکت کرنے
 کے قابل بھی نہ تھے۔ وہ سب کچھ کر سکتے ہیں۔ ان کا خاتمہ اب ہر
 صورت میں ہونا چاہیے..... کرنل جوشن نے کہا۔
 "کیا کوئی ایسی صورت ہو سکتی ہے کہ میں یہاں سے براہ راست
 اٹھ کر چلا جاؤں..... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایلفرڈ نے کہا۔
 "نہیں۔ یہاں سے بہر حال ہٹا دینا ہو گا اور میں اس وقت تک
 وہاں نہیں جا سکتا جب تک ان لوگوں کی موت کی حتیٰ اور یقینی خبر

نہ مل جائے..... کرنل جوشن نے کہا۔
 "سر۔ میں نے ٹرانسمیٹر کال کیجیے کہ بھی انتہائی طاقت پر اوپن کر
 دیا ہے۔ یہ اس قدر طاقتور ہے کہ اگر کال ہکاڈو میں بھی ہو گی تو یہ
 اسے کچل کر لے گا..... میجر جوگم نے کہا۔
 "اوہ ہاں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ پاکیشیا کال کریں یا ڈیفنس سیکرٹری
 کو کال کریں لیکن کیا اس کال کے ذریعے ان کے اڈے کو چیک کیا
 جا سکتا ہے..... کرنل جوشن نے کہا۔
 "نہیں سر۔ صرف کال کچل ہو سکتی ہے..... میجر جوگم نے کہا اور
 کرنل جوشن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
 "تھمرانے کی ضرورت نہیں ہے ایلفرڈ۔ تمہارا تو صرف پریس
 سیکشن واڈ پر لگا ہوا ہے جبکہ میری زندگی واڈ پر لگ چکی ہے اس لئے
 اب ان کا خاتمہ مجھے ہر صورت میں کرنا ہو گا اور ایک بار اس عمران
 کا خاتمہ ہو گیا تو پھر سب معاملات اچکے ہو جائیں گے..... کرنل
 جوشن نے ایلفرڈ کے ہتھوڑے پر ہاتھ رکھ کر دیکھتے ہوئے کہا۔
 "مجھے اب احساس ہو رہا ہے کہ اسرائیلی حکام اس عمران سے
 کیوں اس قدر خوفزدہ ہیں۔ یہ تو واقعی کوئی مافوق الفطرت آدمی
 ہے..... ایلفرڈ نے کہا۔
 "ہاں۔ وہ واقعی ایسا ہی آدمی ہے لیکن اب وہ بچ کر نہ چا سکے گا۔
 میں پوری ریڈ آرمی کو اس کے پیچھے لگا دوں گا..... کرنل جوشن نے
 کہا اور ایلفرڈ نے کوئی جواب دینے کی بجائے صرف ہونٹ بھیج دیے۔

وہ اس وقت شاید اپنے آپ کو اجنبی بے بس محسوس کر رہا تھا کیونکہ
 وہ اب یہاں سے کرنل جوشن کی مرضی کے بغیر جا نہیں سکتا تھا اور
 اسے نظر آ رہا تھا کہ صورتحال لمحہ بہ لمحہ ان کے خلاف ہوتی جا رہی
 تھی۔ پھر تھوڑی دیر بعد ٹھٹھٹ اہلی سی سینی کی آواز سنائی دی تو میجر
 جوگم کے ساتھ ساتھ کرنل جوشن اور ایلفرڈ دونوں ہونک پڑے۔
 "سر کال کیجیے سے کال آ رہی ہے..... میجر جوگم نے کہا اور اس
 کے ساتھ ہی اس نے سانسے موجود مشین کا ایک بین پریس کر دیا۔
 "ہیلو ہیلو۔ پرنس آف ڈمپ کالنگ۔ اوور..... ایک شگفتہ
 سی آواز سنائی دی اور کرنل جوشن بے اختیار اچھل پڑا۔
 "اوہ۔ یہ عمران کی آواز ہے۔ میں اسے پہچانتا ہوں۔ عمران کال
 کر رہا ہے..... کرنل جوشن نے انتہائی جوشیلے لہجے میں کہا تو ایلفرڈ
 کے ہتھوڑے پر ہاتھ رکھ کر ہلکی سی چمک اچھڑائی کیونکہ اسے بھی امید
 لگ گئی تھی کہ شاید یہ لوگ پکڑے جا سکیں۔
 "دھر ڈبول رہا ہوں۔ کون پرنس آف ڈمپ۔ اوور..... چند
 لمحوں بعد ایک اور آدمی کی آواز سنائی دی اور کرنل جوشن نے بے
 اختیار ہونٹ بھیج لئے کیونکہ وہ اس دھر ڈکی آواز نہ پہچانتا تھا لیکن وہ
 خاموش بیٹھا عمران اور دھر ڈ کے درمیان ہونے والی بات چیت سننا
 رہا۔ جب بات چیت ختم ہو گئی تو کرنل جوشن بے اختیار ایک جھٹکے
 سے اٹھ کھڑا ہوا۔
 "آؤ مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ وہ سمندر میں بے بس ہو چکے ہیں۔

ہم اب آسانی سے ان کا شکار کر سکتے ہیں۔ وہ پہلی کارٹر شاہد سمندر میں
 گر کر تباہ ہو گیا ہے..... کرنل جوشن نے ایلفرڈ سے کہا۔
 "سر۔ یہ جگہ ہکاڈو سے نزدیک ہے اس لئے جب تک آپ اپنی
 کارٹر سے وہاں تک نہیں گئے یہ لوگ لاٹچ کے ذریعے ہکاڈو پہنچ چکے
 ہوں گے..... میجر جوگم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
 "اوہ۔ اوہ۔ پھر کیا کیا جائے۔ تم بتاؤ کیا کیا جائے..... کرنل
 جوشن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
 "سر۔ میں دھر ڈ کو جانتا ہوں۔ وہ دھر ڈ بار کالنگ ہے اور اسے کا
 بہت بڑا سنگر ہے۔ اس کی کافی تعداد میں لائیں گھاٹ پر راقی ہیں
 اور وہاں گھاٹ پر اس کا خاص کارندہ مرنی ہے۔ یہ مرنی ہی کسی لاٹچ
 کو وہاں بھیجے گا اور ریڈ آرمی کے لوگ بھی وہاں ڈیوٹی پر موجود رہتے
 ہیں تاکہ کیڈو کی طرف کسی لاٹچ کو نہ جانے دیں۔ ان کا اختیار
 کیپٹن ناکم ہے جس کی فریک نیس کا بھی مجھے علم ہے۔ میں اس سے
 آپ کی بات کر اویٹا ہوں۔ آپ اسے ہدایات دیں کہ مرنی جس لاٹچ
 کو بھیجے وہ اس میں زبردستی سوار ہو جائیں اور جا کر عمران اور اس
 کے ساتھیوں کا سمندر میں ہی خاتمہ کر دیں..... میجر جوگم نے
 باقاعدہ تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔
 "اوہ ہاں۔ یہ ٹھیک رہے گا۔ چل دی کرو بات..... کرنل
 جوشن نے کہا اور اس بار ایلفرڈ نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا کیونکہ
 میجر جوگم کی تجویز موجودہ حالات میں بہترین تجویز تھی۔ عمران اور اس

کے ساتھی یہ سمجھ کر مطمئن رہیں گے کہ لالچ رچرڈ کی طرف سے بھیجی گئی ہے جبکہ ریڈ آرمی کے آدمی اچانک ان پر فائر کھول دیں گے اور اس طرح ان کا مارا جانا یقینی ہو جائے گا۔

"ہیلو ایلو۔ میجر جوگم کالنگ کیپٹن ٹاکم۔ اور۔۔۔۔۔ میجر جوگم نے فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے کال دیتے ہوئے کہا۔

"کیپٹن ٹاکم بول رہا ہوں لیکن تم تو کیپٹن تھے یہ یکایک میجر کیسے ہو گئے۔ اور۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک بے تکلفانہ سی آواز سنائی دی۔ شاید وہ دونوں آپس میں دوست تھے۔

"میں کیڈو سے بول رہا ہوں اور کرنل جوشن صاحب بھی یہاں موجود ہیں۔ ان سے بات کرو۔ اور۔۔۔۔۔ میجر جوگم نے کہا۔

"ہیلو۔ کرنل جوشن بول رہا ہوں۔ اور۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے یکھٹ چھٹے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں سر۔۔۔۔۔ میں کیپٹن ٹاکم بول رہا ہوں سر۔ اور۔۔۔۔۔ کیپٹن ٹاکم کی پوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"تم اس وقت کہاں موجود ہو۔ اور۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے کہا۔

"ہاکاڈو ساحل کے گھاٹ پر سرسبھاں مستقل ہماری ڈیوٹی ہوتی ہے سر۔ اور۔۔۔۔۔ کیپٹن ٹاکم نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کتنے آدمی ہیں جہاز سے ساتھ۔ اور۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے پوچھا۔

"تین سپاہی ہیں سر۔ اور۔۔۔۔۔ کیپٹن ٹاکم نے جواب دیا۔

"رچرڈ بار کے مالک رچرڈ اور اس کے خاص آدمی مرنی کو جانتے ہو۔ اور۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے کہا۔

"میں سر۔ اچھی طرح جانتا ہوں سر۔ اور۔۔۔۔۔ کیپٹن ٹاکم نے کہا۔

"اور رچرڈ کی خصوصیات انچوں کو بھی دیکھا ہوا ہے تم نے یا نہیں۔ اور۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے پوچھا۔

"میں سر۔ دیکھا ہوا ہے سر۔ اور۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"تو سنو۔ پاکیشانی ہیڈنٹ سیکشن ہیڈ کوارٹر سے ایلی کاہن میں قرار ہوئے اور پھر ایلی کاہن کسی وجہ سے سمندر میں گر کر تباہ ہو گیا اور اب وہ لوگ سمندر میں بے بسی کی حالت میں موجود ہیں۔ ان کے پاس ٹرانسمیٹر تھا جس سے انہوں نے رچرڈ کو کال کر کے اپنی موجودہ جگہ بتائی اور پھر لالچ سمجھنے کے لئے کہا۔ یہ مرنی ہی کوئی لالچ سمجھے گا۔ تم نے اس لالچ پر قبضہ کرنا ہے لیکن اس طرح کہ مرنی یا

رچرڈ کے دوسرے آدمیوں کو معلوم نہ ہو سکے اور پھر تم اس لالچ پر اس مخصوص جگہ پہنچو اور پاکیشانی ہیڈنٹوں پر فائرنگ کر کے انہیں ہلاک کر دو۔ ان کے پاس کوئی اسلحہ نہیں ہے اور وہ بے بس ہیں اس لئے وہ جہاز مقابلہ نہ کر سکیں گے۔ پھر ان کی لاشیں اس لالچ میں ڈال کر ہاکاڈو پہنچو۔ اس کے بعد لاشیں تم نے سیکشن ہیڈ کوارٹر

پہنچانی ہیں۔ سمجھ گئے ہو میری بات۔ اور۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے تیز تیز لہجے میں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"میں سر۔ لیکن یہ لوگ کہاں ہیں۔ اور۔۔۔۔۔ کیپٹن ٹاکم نے کہا اور کرنل جوشن نے اسے وہ ساری تفصیل بتا دی جو عمران نے ٹرانسمیٹر کال کے ذریعے رچرڈ کو بتائی تھی۔

"میں سر۔ میں سمجھ گیا ہوں سر۔ آپ بے فکر رہیں میں ان کی لاشیں یقینی طور پر سیکشن ہیڈ کوارٹر پہنچا دوں گا سر۔ اور۔۔۔۔۔ کیپٹن ٹاکم نے کہا۔

"ٹرانسمیٹر اپنے ساتھ رکھنا اور جیسے ہی یہ لوگ ہلاک ہوں تم نے مجھے میری مخصوص فریکوئنسی پر کال کر کے اطلاع دینی ہے۔ اور۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے کہا۔

"میں سر۔ اور۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تمام کام احتیاط سے کرنا۔ یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں اور مجھے ناکامی کی نہیں کامیابی کی خبر ملنی چاہئے۔ اور۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں سر۔ کامیابی کی ہی خبر آپ کو ملے گی۔ اور۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اگر تم اس مشن میں کامیاب رہے تو میں تمہیں فوری طور پر میجر کے عہدے پر ترقی دے کر کیڈو سیکشن ہیڈ کوارٹر کا انچارج بنا دوں گا۔ اور۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے اسے لالچ دیتے ہوئے کہا۔

"میں سر۔ میں آپ کے اعتماد پر پورا اتروں گا سر۔ اور۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا تو کرنل جوشن نے اور لینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر کو خود ہی آف کر دیا۔

"میجر جوگم اب تم نہیں رہو گے اور اب تم یہاں کے انچارج ہو گئے۔ میں اب واپس ہاکاڈو جا رہا ہوں۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میں سر۔۔۔۔۔ میجر جوگم نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی ایلفرڈ بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا ہجرہ یکھٹ کھل اٹھا تھا۔

"آؤ ایلفرڈ۔ اب یہ شیطان یقینی طور پر ختم ہو جائیں گے اور اگر سمندر میں نہ بھی ہوئے تو لالچالہ یہ اوپر خشکی پر پہنچیں گے اور پھر

میں اس رچرڈ کو اس کے اڈے سمیت فنا کر دوں گا۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے جوشیلے لہجے میں کہا اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا

دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ایلفرڈ بھی اس کے پیچھے تھا۔

لاٹج تیری سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اب وہ پاکاڈو جبرہہ واضح طور پر نظر آ رہا تھا لیکن لاڈل لاٹج کو ایک مخصوص سمت کی طرف بڑھانے چلا جا رہا تھا۔

”عمران صاحب۔ آپ نے ٹرانسمیٹر کال میں رچرڈ کا نام بیا تھا اور یقیناً پاکاڈو میں رہنے والے رچرڈ کے نام سے اچھی طرح واقف ہوں گے۔“ اچانک خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

”اوہ۔ اوہ۔ وری گڈ پوائنٹ۔ یہ پوائنٹ تو واقعی میرے ذہن سے ہی نکل گیا تھا۔ گڈ کیپٹن شکیل۔ تم نے واقعی ہمیں بچے ہوئے پھلوں کی طرح ان کی جھولی میں گرنے سے بچا لیا ہے۔“ عمران نے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

”ایسی کوئی بات نہیں عمران صاحب۔ آپ کے ذہن میں چونکہ

بہت پوائنٹ ہوتے ہیں اس لئے ضروری نہیں کہ آپ ہر پوائنٹ پر غور کرتے رہیں۔“ کیپٹن شکیل نے کہا۔

”کیپٹن شکیل نے واقعی بہت اہم بات کی ہے لیکن پاکاڈو میں ظاہر ہے ہمیں ہر صورت میں اس رچرڈ کی امداد تو حاصل کرنی پڑے گی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ریڈ آرمی نے اس رچرڈ اور اس کے اڈے کی باقاعدہ فہرست نگرانی شروع کر دی ہو۔“ جویا نے کہا۔

”ہمیں وہاں فون کال کرنی ہوگی کسی پبلک فون بوتھ سے اور میری چھوٹی جیب میں اتنے سکے بہر حال محفوظ ہیں کہ ہم کال کر سکیں۔“ عمران نے کہا۔

”جہاز کا مطلب ہے کہ پاکاڈو میں جا کر بھی ہم ٹرانسمیٹر کال نہیں کر سکتے۔“ جویا نے چونک کر کہا۔

”اگر دور سمندر سے ہونے والی ٹرانسمیٹر کال سیکشن ہیڈ کوارٹر میں کچھ ہو سکتی ہے تو پاکاڈو کے اندر سے کی جانے والی کال تو یقیناً کچھ ہو جانے کی حالت میں نے وہاں مشین روم میں موجود تمام مشینز کو کوئریوں سے تباہ کر دیا تھا لیکن شاید کوئی اور مشین روم بھی ہوگا وہاں۔“ عمران نے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے تھوڑی دیر بعد لاٹج پاکاڈو کے ساحل کے وران حصے میں پہنچ کر رک گئی۔

”جنتاب۔ یہاں سے آپ قریب ہی موجود ایک پارک تک پہنچ جائیں گے اور وہاں سے آپ کو ٹیکسی مل جائے گی۔“ لاڈل نے

کہا۔

”اوکے۔ اب تم بے فکر رہو۔ میں رچرڈ سے کوئی بات نہیں کروں گا اور تم نے بھی اپنی زبان بند رکھنی ہے ورنہ ریڈ آرمی والے جہیں مار ڈالیں گے۔“ عمران نے لاٹج سے اترتے ہوئے کہا اور لاڈل نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر واقعی تھوڑا سا پیدل چلنے کے بعد وہ ایک تفریحی پارک میں پہنچ گئے۔ عمران ایک پبلک فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے رسیور اٹھا کر انکوآئری کے مخصوص نمبر ڈالتے۔ یہ نمبر ہر ترقی یافتہ علاقے میں ایک ہی رکھے جاتے ہیں تاکہ کسی کو اس کے لئے پریشانی نہ اٹھانی پڑے اور اس کے لئے بوتھ میں سکے ڈالنے کی بھی ضرورت نہ ہوتی تھی۔

”انکوآئری پیئر۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”رچرڈ بار کا نمبر دیں۔“ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے فوراً ہی ایک نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے جیب سے سکے نکالے اور مخصوص خانے میں ڈال کر اس نے وہ نمبر پریس کر دیئے جو انکوآئری آپریٹر نے بتائے تھے۔

”رچرڈ بار۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک چھٹی ہوئی مردانہ آواز سنائی دی۔

”رچرڈ سے بات کرو میں اس کا دوست پرنس آف ڈسپ بول رہا ہوں۔ وہ میری کال کا منتظر ہوگا۔“ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے

میں کہا۔

”پریس سر۔ ہولڈ آن کریں۔“ اس بار بولنے والے کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا۔

”ہیلو۔ رچرڈ بول رہا ہوں۔“ چند لمحوں بعد رچرڈ کی آواز سنائی دی۔

”رچرڈ جہیں کی جانے والی ٹرانسمیٹر کال کچھ ہو گئی تھی اس لئے مجھے خطیہ انداز میں پاکاڈو پہنچنا پڑا ہے۔ بہر حال جہاز شکنیہ کہ جہاز کی بھیجی ہوئی لاٹج سے ہم صحیح سلامت پاکاڈو پہنچ گئے ہیں اور اس وقت میں شگ ہو پارک کے ایک پبلک فون بوتھ سے بول رہا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ ریڈ آرمی جہاز اور جہازے بار کی نگرانی کر رہی ہو یا انہوں نے ہمارے تم تک پہنچنے کے لئے کوئی اور اقدام اٹھایا ہو اس لئے تم مجھے فوری طور پر کوئی ایسی رہائش گاہ کا پتہ بتا دو جہے جہازے علاوہ اور کوئی نہ جانتا ہو۔ میں وہاں پہنچ کر پھر تم سے بات کروں گا۔“ عمران نے کہا۔

”اچھا ٹھیک ہے۔ جہاں تم موجود ہو جہاں سے دو سو گز کے فاصلے پر مشرق کی طرف ایک چھوٹی سی رہائش گاہ لگنی ہے۔ اس کی کوئی نمبر سولہ پر پہنچ جاؤ۔ وہاں ایک آدمی ہو گا جس کا نام رائسن ہے۔ وہ میرا خاص آدمی ہے۔ میں وہاں فون کر دیتا ہوں وہ جہازے لئے انتہائی بااعتماد آدمی ثابت ہو گا اور اس کو ٹیکسی کے بارے میں اس کے اور میرے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا۔“ رچرڈ نے کہا۔

"اسے کیا کہنا ہو گا..... عمران نے پوچھا۔
"صرف اپنا نام پرنس آف ڈھمپ بنا دینا۔ اجنبی کالی ہے۔
دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے شکریہ..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر بوتھ سے
باہر آیا اور پھر اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا جو ایک بگسڈ یوں اکتھے
کھڑے باتیں کر رہے تھے جیسے وہ سردار مل گئے ہوں۔

"آؤ..... عمران نے دور سے کہا اور واپس مڑ گیا اور پھر واقعی
تھوڑی دور چلنے کے بعد وہ ایک چھوٹی سی یلین جڈ یہ انداز کی رہائشی
کالونی میں داخل ہو گئے۔ کالونی میں بنی ہوئی عمارتوں سے ظاہر ہوتا
تھا کہ یہ کالونی ابھی حال ہی میں تعمیر کی گئی ہے۔ عمران کے ساتھی
فاصلہ دے کر اس کے پیچھے آ رہے تھے۔ یقیناً انہیں اندازہ تھا کہ ہو
سکتا ہے کہ ریڈ آرمی پورے پاکادو میں انہیں نکال دے گی اور ان
کے اصل حلیوں سے بہر حال وہ واقف تھے۔ عمران سولہ نمبر کو فنی
کے گیٹ پر پہنچ کر رک گیا اور پھر اس نے کال ہیل کا بٹن پریس کر
دیا۔ چند لمحوں بعد چھوٹا پچانک کھلا اور ایک ایگری نوجوان باہر آ
گیا۔

"میرا نام پرنس آف ڈھمپ ہے..... عمران نے کہا تو وہ
نوجوان بے اختیار ہنک پڑا۔

"آپ اکیلے ہیں جبکہ بگ باس نے تو بتایا تھا کہ آپ کے ساتھی
بھی آپ کے ساتھ ہوں گے..... آنے والے نے کہا۔

"وہ بھی آجائیں گے۔ پچانک کھلا چھوڑ دو۔ آؤ..... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ اس آدمی سمیت اندر داخل ہو گیا۔

"جہارا نام رانس ہے ناں..... عمران نے کہا تو اس نوجوان
نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ البتہ اس کے سنے ہوئے ہجرے پر اب
گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"میں نے جہارے ہجرے پر شکوک دیکھ کر ہی جہارا نام بتایا
ہے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ دراصل بگ باس نے کہا تھا کہ میں آپ کا خصوصی طور پر
خیال رکھوں اور آپ اپنے ساتھیوں سمیت آئیں گے لیکن جب آپ
اکیلے آئے تو میں ڈر گیا تھا..... رانس نے مسکراتے ہوئے کہا۔
اسی لمحے عقب میں کھٹکا ہوا تو رانس تیزی سے مڑا۔ اس کے ساتھ ہی
عمران بھی مڑ گیا۔ کھٹے ہوئے پچانک سے جو کیا اور اس کے بعد اس
کے ساتھی اندر داخل ہو رہے تھے۔

"یہ میرے ساتھی ہیں۔ اب تم جا کر پچانک بند کر دو۔" عمران
نے کہا تو رانس سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا جبکہ عمران دھڑک دھڑک
ہی دک گیا تھا جہاں سیاہ رنگ کی ایک بڑی سی کار موجود تھی۔

"کیا یہ نوجوان ہمیں رہے گا..... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ یہ رپرڈ کا خاص اور بااختیار آدمی ہے..... عمران نے کہا
اور صفدر اور دوسرے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیے۔ رانس
پچانک بند کر کے واپس آیا اور پھر عمران کے کہنے پر اس نے انہیں

پوری کو فنی دکھادی۔

"یہ بتاؤ کہ یہاں میک اپ کرنے کا سامان بھی موجود ہو گا یا
نہیں..... عمران نے سنگ روم میں واپس پہنچتے ہوئے رانس سے
پوچھا۔

"میک اپ کا سامان۔ نہیں جناب البتہ آپ حکم دیں تو میں
مارکیٹ سے لاسکتا ہوں..... رانس نے جواب دیا۔

"تم فی الحال ہم سب کے لئے ہاٹ کافی بنا کر لے آؤ۔ میں اس
دوران جہارے بگ باس سے چند باتیں کر لوں..... عمران نے
کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور رانس سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔ عمران
کے باقی ساتھی بھی کرسیوں پر تقریباً ڈھیر سے ہو گئے تھے کیونکہ وہ
بری طرح تھک گئے تھے۔ عمران نے سامنے سنٹرل ٹیبل پر بڑے
ہوئے فون کار سیور اٹھایا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیے۔

"رپرڈ بار..... رابطہ قائم ہوتے ہی وہی پہلے والی چیختی ہوئی
مردانہ آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ رپرڈ سے ہاٹ کراؤ۔" عمران
نے کہا۔

"میس سر۔ ہولہ کیجئے سر..... دوسری طرف سے اس بار مودبانہ
لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ رپرڈ بول رہا ہوں..... چند لمحوں بعد رپرڈ کی آواز سنائی
دی۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں رپرڈ۔ کیا جہارا کوئی براہ
راست فون نمبر نہیں ہے۔ ہر بار جہارے اس فون آپریٹری کی انتہائی
کڑھٹ اور چیختی ہوئی آواز سننا پڑتی ہے..... عمران نے کہا۔

"آپ پہلے بتا دیتے یہاں کا تو ماحول ہی ایسا ہے۔ بہر حال فون
نمبر نوٹ کر لیں..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی
ایک فون نمبر بتا دیا گیا۔

"اوکے۔ کم از کم آئندہ یہ تو سکون رہے گا۔ اب یہ بتاؤ کہ تم نے
جیننگ کرائی ہے۔ ریڈ آرمی تو نگرانی نہیں کر رہی جہادی۔" عمران
نے کہا۔

"میں نے جیننگ کرائی ہے۔ ایسی کوئی بات نہیں اور ویسے بھی
ریڈ آرمی کے سیکشن انچارج کیپٹن شاہو سے میرے بڑے گہرے
تعلقات ہیں..... رپرڈ نے کہا۔

"وہ بے چارہ تو ہلاک ہو چکا ہے۔ اب تو کوئی اور ہو گا۔ بہر حال
تم نے ہوشیار رہنا ہے کیونکہ کرل جوشن چیف آف ریڈ آرمی یہاں
موجود ہے اور اس کے پاس ٹرانسمیٹر کال کی وجہ سے جہارا نام پہنچ چکا
ہے..... عمران نے کہا۔

"اوو۔ پھر تو مجھے فوری طور پر ایگریجیا جانا ہو گا کیونکہ کرل
جوشن تو انتہائی خطرناک آدمی ہے..... رپرڈ نے قدرے گھبرائے
ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے اگر تم جانا چاہتے ہو تو چلے جاؤ لیکن جانے سے پہلے

یہ بتا دو کہ جہاں آدمی رانسن مارکیٹ سے میک اپ کا سامان اور اسلحہ وغیرہ لے آ سکتا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ وہ انتہائی قابل اعتماد ہے۔ آپ اس پر مکمل اعتماد کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔ رچرڈ نے کہا۔

"نہاں اس کو فنی میں رقم بھی موجود ہے یا مجھے کسی مشین گیم کا سہارا لینا پڑے گا۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ ایسی کوئی بات نہیں پرنس۔ کو فنی کے ایک سیف میں ہماری رقم موجود ہے اور رانسن آپ کو یہ رقم دے سکتا ہے۔ آپ رانسن کی بات مجھ سے کرا نہیں۔۔۔۔۔ رچرڈ نے کہا اور اسی لمحے رانسن ٹرائی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ ٹرائی پر بات کافی کا سامان تھا۔

"رانسن۔ اپنے بگ باس سے بات کرو۔۔۔۔۔ عمران نے رانسن سے کہا تو رانسن ٹرائی چھوڑ کر تیزی سے عمران کے قریب آیا اور عمران نے رسیور اس کے ہاتھ میں دے دیا اور خود اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"میں بگ باس۔ میں رانسن بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ رانسن نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"رانسن۔ پرنس کو جس قدر بھی رقم چاہئے اور جب بھی چاہئے سیف سے نکال کر دے دو۔ بلکہ سیف کی چابی ان کے حوالے کر دو اور جو کچھ بھی پرنس بازار سے منگوائیں تم نے حکم کی تعمیل کرنی ہے۔ مجھے کسی قسم کی شکایت نہیں مٹنی چاہئے اور یہ سن لو کہ میں

ایک ضروری کام سے فوری طور پر ایکڑ پیا جا رہا ہوں اور اگر واپسی پر مجھے کوئی شکایت ملی تو تم چلتے ہو کہ کیا ہو گا۔۔۔۔۔ رچرڈ نے کہا۔

"بگ باگ۔ آپ کو پرنس کو میری طرف سے کوئی شکایت نہ ہو گی۔۔۔۔۔ رانسن نے جواب دیا۔

"اوکے۔ رسیور پرنس کو دو۔۔۔۔۔ رچرڈ نے کہا تو رانسن نے رسیور عمران کے ہاتھ میں دے دیا۔

"ارے تم نے تو اس شریف نوجوان کو ڈرا دیا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ایسا میں نے اس لئے کیا ہے کہ آپ کو کوئی شکایت نہ ہو ورنہ یہ واقعی ہر لحاظ سے قابل اعتماد آدمی ہے۔ یہ آپ کی خاطر جان دینے سے بھی دریغ نہیں کرے گا۔۔۔۔۔ رچرڈ نے جواب دیا۔

"اب ایک اور فرمائش سن لو۔ تم نے ایکڑ پیا جا کر مجھے اپنی مار کو قسم ریز فوری طور پر بھجوانی ہیں۔ فوری طور پر۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اپنی مار کو قسم ریز۔ وہ کیا ہوتی ہیں اور کہاں سے ہیں گی۔ مجھے تو ان کے بارے میں قطعی کوئی علم نہیں ہے۔۔۔۔۔ رچرڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ناراک میں ایک سپیشل مارکیٹ ہے جہاں ایس ایم مارکیٹ کہا جاتا ہے۔ کیا تم نے دیکھا ہے اسے۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میرا تو اس مارکیٹ میں ہی پرنس ہے۔ وہاں میری لائن کا قسم کا سامان ملتا ہے۔ کیا وہاں یہ ریز مل جائیں گی۔۔۔۔۔ رچرڈ نے کہا۔

"ایس ایم مارکیٹ میں ایک سپر سنور ہے جس کا نام رائیو ہے۔ اس کا مالک جارج آر تھر ہے۔ میں اسے فون کر کے سمجھا دوں گا۔ میں بتاتا تو اسے بھی کہہ سکتا تھا کہ وہ مجھے یہاں وہ سیٹ بھجوا دے لیکن اس میں شاید دیر ہو جائے اس لئے تم نے یہ سیٹ وصول کر کے

جس قدر تیزی سے ممکن ہو یہاں بھجوانا ہے۔ اس ذریعے سے جو بھی تمہیں مھوڑا محسوس ہو۔ بہر حال مجھے یہ سیٹ جلد از جلد چاہئے اور سنو جارج آر تھر تم سے کوئی رقم وصول نہیں کرے گا۔ تمہیں صرف اپنا

نام اور پاکوڈ کا نام اسے بتانا ہو گا۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میں جارج کو ذاتی طور پر جانتا ہوں پرنس۔ میرا اس سے طویل عرصے سے پرنس ہے۔۔۔۔۔ رچرڈ نے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو اور بھی آسانی ہو گی۔ رانسن کے نام پر اور اس کو فنی کے پتے پر سیٹ بھجوانا چاہئے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"بچ جانے گا آپ بے فکر رہیں۔۔۔۔۔ رچرڈ نے جواب دیا۔

"تم کب جاؤ گے۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"میں یہاں سے اپنے ذاتی طیارے سے باجان جاؤں گا اور پھر وہاں سے فوری طور پر ایکڑ پیا کی فلائٹ پکڑ لوں گا۔ بنگ میں یہاں سے کرا کر جاؤں گا۔ وہاں پہنچ کر میں آپ کو کال کروں گا۔۔۔۔۔ رچرڈ

نے کہا۔

"اوکے۔ دس یو گڈ لک۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انگوائری کے نمبر

پریس کر دیئے۔ اس دوران رانسن نے کافی کی پیالی اس کے سامنے رکھ دی تھی اور وہ خالی ٹرائی دھکیلتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا تھا۔

عمران نے انگوائری سے ایکڑ پیا اور ناراک کے پاکوڈ سے رابطہ نمبر پوچھے اور پھر جارج سے اس نے تفصیلی بات کر کے رسیور رکھ دیا۔

"اس جگر میں ہاٹ کافی تو کولڈ کافی بن چکی ہو گی۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پیالی اٹھالی۔

"مجھے دو۔ میں اسے گرم کر کے لے آتی ہوں۔۔۔۔۔ جویا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم ہنس کیوں رہے ہو۔ کیا میں نے کوئی غلط بات کی ہے۔۔۔۔۔ جویا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سوائے تنویر کے سب ہنس رہے ہیں۔ اب تم خود کچھ جاؤ کہ تم نے کیا غلطی کی ہے۔۔۔۔۔ عمران نے کافی کا گھونٹ پیئے ہوئے

کہا۔

"کیا غلطی کی ہے بتاؤ تو ہی۔۔۔۔۔ جویا نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"اگر صفحہ اپنا کام کر لے تو پھر جہاں کو لڈ کافی مجھے جا کر گرم کرنا پڑے گی۔۔۔۔۔ عمران نے گول مول سے انداز میں بات کرتے

ہوئے کہا۔

”کیا مطلب۔ میں کبھی نہیں..... جو لینے کہا۔

”مس جو لینے۔ عمران صاحب کا مطلب ہے کہ شادی سے پہلے خاتون خدمت کرتی ہے اور شادی کے بعد یہ فریضہ مرد کو ادا کرنا پڑتا ہے.....“ صفدر نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو جو لینا ہے اختیار ہنس پڑی۔

”اس کے ذہن میں سوائے اس کیسے کے اور کوئی کیرا پی نہیں رہی تھی۔“ نانسنس..... جو لینے مصروفی غصے سے کہا البتہ اس کا چہرہ کچھ اور بتا رہا تھا۔

”پھر نہ ذہن رہے گا اور نہ سپہ چارہ کیرا۔ کیوں تنویر۔ جہارے کیسے کی کیا پوزیشن ہے.....“ عمران نے تنویر سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

”بگو اس مت کرو۔ مجھے فضول باتیں پسند نہیں ہیں.....“ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ آپ فون پر چیف کو رپورٹ دے سکتے ہیں یا نہیں.....“ عمران کے بولنے سے پہلے ہی صفدر بول پڑا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران نے باز نہیں آنا اور تنویر کا غصہ لمحہ بہ لمحہ بڑھتا چلا جائے گا۔

”کیا رپورٹ دوں۔ تم بتاؤ.....“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”جو بھی حالات ہیں وہی بتائے جاسکتے ہیں اور کیا بتانا ہے۔“

صفدر نے جواب دیا۔

”سوچ لو۔ ایسا نہ ہو کہ تم لوگ کسی مصیبت میں پھنس جاؤ۔“ عقلمند لوگ مصیبت کو خود دعوت نہیں دیا کرتے۔ میرا کیا ہے میں تو اس کا ملازم نہیں ہوں اگر وہ چیک نہ دے گا تو مجھے کیا پرواہ ہے۔ رچرڈ کا سیف یقیناً ہماری مالیت کے نوٹوں کی گلیڑیوں سے بھرا ہوا ہو گا.....“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں بات کرتی ہوں۔“ صفدر درست کہہ رہا ہے۔ چیف کو حالات معلوم ہونے چاہئیں.....“ جو لینے کہا اور ہاتھ بڑھا کر ریسور اٹھا لیا لیکن عمران نے کریڈل پر ہاتھ رکھ دیا۔

”کرنل جوشن کی ریڈ آرمی عام فوجیوں پر مشتعل نہیں ہے۔“ کچھیں اور فارن کال چیک ہو جانے کا خدشہ بہر حال موجود ہے۔“ عمران نے اس باز استہانی سنجیدہ لہجے میں کہا تو جو لینے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے ریسور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

کرنل جوشن ہکاڈو سیکشن میں موجود تھا جبکہ ایلفرڈ ہکاڈو پہنچتے ہی باوجود کرنل جوشن کے روکنے کے نہ رکا اور اس نے کرنل جوشن سے کہہ دیا تھا کہ جب یہ لوگ ہلاک ہو جائیں تو وہ اسے فون کر کے بتا دے لیکن اب وہ ایک لمحے کے لئے بھی یہاں نہیں رکتا چاہتا تھا۔ پتہ چنانچہ کرنل جوشن کو مجبوراً اسے جانے کی اجازت دینا پڑی اور پھر ایئر سیکشن کی گاڑی اسے ایئر پورٹ چھوڑ آئی جہاں اس کا خصوصی جیٹ طیارہ موجود تھا۔ کرنل جوشن اپنے کمرے میں موجود تھا۔ اس کے پاس ٹرانسمیٹر پڑا ہوا تھا اور وہ مسلسل شراب پیتے میں مصروف تھا لیکن کچپٹن ٹاکم کی طرف سے کال ہی نہ آ رہی تھی۔

”نانسنس۔“ نہانے کیا کر رہا ہے۔ میں کیڈو سے یہاں پہنچ گیا ہوں لیکن اس کی طرف سے کال ہی نہیں آ رہی.....“ کرنل جوشن نے غصے سے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اپنا کال سے خیال آیا کہ کہیں

وہ لوگ کسی جگہ میں نہ پھنس گئے ہوں۔ اس نے میز پر موجود انٹرکام کا ریسور اٹھا لیا اور اس کے دو نمبر پر میس کر دیئے۔

”میس سر.....“ ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

”کچپٹن کو شو سے کہو کہ وہ کچپٹن ٹاکم کی مخصوص ٹرانسمیٹر فریکوئنسی پر اسے کال کر کے پوچھے کہ اس نے اب تک رپورٹ کیوں نہیں دی اور پھر مجھے اطلاع دے۔“ کرنل جوشن نے کہا اور ریسور رکھ دیا۔ اس نے سارنٹ کو شو کو جو کچپٹن شاہو کا اسسٹنٹ تھا کچپٹن کے عہدے پر ترقی دے کر سیکشن کا انچارج بنا دیا تھا کیونکہ اس کا خیال تھا کہ ترقی دینے کی وجہ سے وہ اس کا زیادہ وفادار رہے گا۔ تھوڑی دیر بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل جوشن نے ہاتھ بڑھا کر ریسور اٹھا لیا۔

”میس.....“ کرنل جوشن نے کہا۔

”کچپٹن کو شو بول رہا ہوں سر۔ کچپٹن ٹاکم کال کا جواب نہیں دے رہا.....“ دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

”کال کا جواب نہیں دے رہا۔ کیوں.....“ کرنل جوشن نے اجنبائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اب میں کیا کہہ سکتا ہوں سر۔ ہو سکتا ہے کہ اس کا ٹرانسمیٹر خراب ہو گیا ہو یا سمندر میں گر گیا ہو.....“ کچپٹن کو شو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔“ گھٹات پر جہارے آدمی موجود ہیں یا نہیں.....“ کرنل

جوشن نے چونک کر پوچھا۔
 "نوسر۔ وہاں کیپٹن ٹاکم کی بی بی ڈیوٹی تھی۔۔۔۔۔ کیپٹن کو خوش
 جواب دیتے ہوئے کہا۔
 "وہاں آدی بھیکو اور معلوم کرو کہ رپرڈ کی لائچ جو ان پاکیشیائی
 اہلکاروں کو لینے گئی تھی اس کا کیا ہوا اور اگر معلوم نہ ہو سکے تو پھر
 اپنے آدی لائچ میں وہاں بھیکو۔ تجھے بہر حال فوری رپورٹ چاہئے اور
 ہاں میں نے تمہیں رپرڈ بار اور رپرڈ کی نگرانی کرانے کا کہا تھا اس کا
 کیا ہوا۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے چونک کر پوچھا۔
 "نگرانی ہو رہی ہے سر۔ ویسے ابھی تک کوئی اطلاع نہیں آئی۔
 کیپٹن کو خوش نے جواب دیا۔
 "نگرانی کرنے والوں سے بھی رپورٹ لے کر تجھے بتاؤ اور کیپٹن
 ٹاکم کے بارے میں بھی رپورٹ دو۔ جلدی۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے
 کہا اور رسیور دکھ دیا۔
 "یہ عمران تو عذاب بن گیا ہے۔ کاش میں نے ڈنٹن سے یہ
 معاہدہ نہ کیا ہو۔ اب تو یہ مسکند عذاب بن گیا ہے۔۔۔۔۔ کرنل
 جوشن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد انٹر کام کی گھنٹی بج اٹھی
 تو کرنل جوشن نے جلدی سے رسیور اٹھالیا۔
 "میں۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے کہا۔
 "کیپٹن کو خوش بول رہا ہوں سر۔ نگرانی کرنے والوں نے رپورٹ
 دی ہے کہ رپرڈ بار میں دو بار پرس آف ڈھمپ کی فون کال آئی ہے

جسے رپرڈ نے اٹھ کیا ہے اور جناب یہ بھی رپورٹ ملی ہے کہ رپرڈ
 اپنے خصوصی طیارے میں فوری طور پر پاجان جا رہا ہے جہاں سے
 اس کا ارادہ اٹھ کر بیٹھا جانے کا ہے۔۔۔۔۔ کیپٹن کو خوش نے کہا تو کرنل
 جوشن بے اختیار اچھل پڑا۔
 "اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ کیپٹن ٹاکم اور اس کے آدی بھی
 ٹاکم رہے ہیں اور عمران اب ہاکاڈو پہنچ گیا ہے۔۔۔۔۔ کرنل جوشن
 نے تیز تیز لپکے میں بات کرتے ہوئے کہا۔
 "وہ کیسے سر۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے حیرت ہرے لپکے میں کہا
 گیا۔
 "ٹائلس۔ اتنی بات بھی تم نہیں سمجھ سکتے کہ عمران نے رپرڈ
 کو فون کال کی ہے اور فون سمندر میں تو نہیں لگے ہوئے ہوتے۔
 کرنل جوشن نے تیز لپکے میں کہا۔
 "میں سر۔ میں سر۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کیپٹن کو خوش نے
 بوکھلائے ہوئے لپکے میں کہا۔
 "اور میں اب کچھ گیا ہوں کہ رپرڈ فوراً اٹھ کر بیٹھا کیوں جا رہا ہے۔
 تم اسے فوری طور پر اغوا کر کے ہاں ریڈ سیکشن میں لے آؤ اور اسے
 نادرنگ روم میں کرسی پر بٹکا دو اور تجھے فوری اطلاع دو۔ حکم کی
 تعمیل کرو اور نہ وہ نکل جائے گا اور سٹوائے کسی قیمت پر کوئی فون
 کال نہ کرنے دینا ورنہ وہ اس عمران کو اطلاع دے دے گا اور اس
 کے ساتھ ہی سیکشن ہیڈ کو انری حفاظت کا خصوصی انتظام کرو۔ ہو

سکتا ہے کہ عمران یہاں رہ کر دے۔ وہ ایسا ہی آدی ہے۔ کرنل
 جوشن نے اپنی عادت کے مطابق تیز تیز لپکے میں کہا۔
 "میں سر۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کیپٹن کو خوش نے کہا اور کرنل
 جوشن نے بغیر کچے کچے رسیور دکھ دیا۔
 "ہو نہ۔ تو عمران اس رپرڈ کے ذریعے اٹھ کر بیٹھا سے اینٹی
 مار کو تھم ریز منگوانا چاہتا ہے۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے بڑبڑاتے ہوئے
 کہا اور پھر ایک خیال کے تحت دوسری طرح چونک پڑا۔
 "یہ۔ یہ۔ سیکشن کے لوگ عمران اور اس کے ساتھیوں کا مقابلہ نہ
 کر سکیں گے۔ تجھے پاجان سے فوری طور پر سپیشل گروپ کے لوگ
 منگوانے ہوں گے۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی
 اس نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس پر تیزی سے فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا
 شروع کر دی۔
 "ہیلو ہیلو۔ چیف آف ریڈ آرمی کرنل جوشن کاننگ۔ اور۔
 فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد کرنل جوشن نے بار بار کال دیتے
 ہوئے کہا۔
 "میں۔ سپیشل سیکشن انچارج ہوٹو بول رہا ہوں۔ اور۔۔۔۔۔ چند
 لمحوں بعد ایک موڈ بانڈ سی مروانہ آواز سنائی دی۔
 "میجر اوساکا سے بات کرو۔ اور۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے چپٹے
 ہوئے لپکے میں کہا۔
 "میں سر۔ اور۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ میجر اوساکا بول رہا ہوں سر۔ اور۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد
 سپیشل گروپ کے انچارج میجر اوساکا کی آواز سنائی دی۔
 "کرنل جوشن بول رہا ہوں میجر اوساکا۔ ہاکاڈو سیکشن ہیڈ کو وارنر
 سے۔ اور۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے تیز لپکے میں کہا۔
 "میں سر۔ حکم سر۔ اور۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔
 "پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق علی عمران عرف پرس آف
 ڈھمپ کے بارے میں جانتے ہو۔ اور۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے کہا۔
 "میں سر۔ اچھی طرح جانتا ہوں سر۔ اور۔۔۔۔۔ دوسری طرف
 سے کہا گیا۔
 "عمران اپنے پانچ ساتھیوں سمیت ایک خفیہ مشن پر یہاں ہاکاڈو
 میں پہنچا ہوا ہے۔ ان کا یہ مشن حکومت پاکیشیا سے بھی خفیہ ہے۔
 وہ جریرہ کیڈ اور اس سے ملنے جریرہ واگ میں پاجان کی خفیہ
 تنصیبات کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ وہ کافی عرصے سے اس مشن پر کام
 کر رہے ہیں۔ انہوں نے دو تین بار کیڈ اور واگ پر حملہ بھی کیا ہے
 اور ریڈ آرمی کے کئی ایجنٹ اور آدی بھی ہلاک کر دیے ہیں۔ ان کے
 خاتمے کے لئے میں خصوصی طور پر ہاکاڈو آیا ہوا ہوں۔ میں نے واگ
 جریرے کو ان کے حملے سے بچانے کے لئے اس کے گرد ایک
 خصوصی ریز مار کو تھم کا سرکٹ قائم کر دیا ہے اور یہ سرکٹ ایسا ہے
 کہ سوائے اینٹی مار کو تھم ریز کے اسے کسی صورت بھی ختم نہیں کیا
 جاسکتا اور اینٹی مار کو تھم ریز عمران کو یا تو اٹھ کر بیٹھا سے مل سکتی ہیں یا

کوشن نے کہا۔

”اس کے اس طرح غائب ہونے کی اطلاع لازماً عمران تک پہنچ جائے گی۔ بہر حال ٹھیک ہے جو ہو گا دیکھا جائے گا۔“ کرنل جوشن نے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

”اسے جوشن میں لے آیا جائے سر۔“ کیپٹن کوشن نے کہا۔

”ہاں۔“ کرنل جوشن نے اس طرح چونک کر کہا جیسے ”کسی خیال میں تم تھوڑے سیٹھ کوشن کے بولنے کی وجہ سے جو نکلا ہو۔“ کیپٹن کوشن نے اپنی جیب سے ایک سرخ نکالی جس میں بے رنگ ساحل بھرا ہوا تھا اور سوئی پر کیپ چڑھی ہوئی تھی۔ اس نے رپرڈ کے قریب جا کر کیپ ہٹائی اور پھر سوئی اس کے بازو میں کوٹ کے اوپر سے اندر تار دی اور اس نے سرخ میں موجود تمام محمول اس کے بازو میں انجیکٹ کر دیا۔ محمول انجیکٹ ہونے کے بعد اس نے سوئی واپس چھینچی اور پھر اس نے سوئی پر دوبارہ کیپ چڑھا کر اسے ایک کونے میں بڑی ہوئی باسکٹ میں پھینک دیا۔ تھوڑی دیر بعد رپرڈ کے جسم میں ہلکی سی حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے اور کچھ دیر بعد اس نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھول دیں۔ پہلے کچھ دیر تک اس کی آنکھوں میں دھند سی چھائی رہی لیکن پھر وہ چونک کر سیدھا ہونے لگا لیکن ظاہر ہے کہ کسی کے راز میں اس کا پورا جسم بلکہ ہاتھ اور پیر بھی جکڑے ہوئے تھے اس لئے اس کے ہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”جہاد نام رپرڈ ہے اور تم رپرڈ پار کے مالک ہو۔“ کرنل جوشن نے غصے سے بولے لہجے میں کہا تو رپرڈ چونک کر سامنے بیٹھے ہوئے کرنل جوشن اس کی سائیڈ پر کھڑے کیپٹن کوشن اور ان کے پیچھے کھڑے ہوئے کوڑا بردار اور مشین گن بردار کو دیکھنے لگا۔ اس کے ہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”ہاں۔“ لیکن تم کون ہو۔ یہ کون سی جگہ ہے اور تم کب کیوں جکڑا گیا ہے۔“ رپرڈ نے اس بار غصے سے بولے لہجے میں کہا۔ ”وہ شاید فوری حیرت کے جھٹکے سے نجات حاصل کر چکا تھا۔“

”میرا نام کرنل جوشن ہے۔ چیف آف ریڈ آرمی اور یہ کیپٹن کوشن ہے ہاؤڈ میں ریڈ آرمی سیکشن ہیڈ کوارٹر کا انچارج اور تم اس وقت ریڈ آرمی کے سیکشن ہیڈ کوارٹر میں موجود ہو۔“ کرنل جوشن نے بڑے طنز لہجے میں کہا۔

”ریڈ آرمی سیکشن۔ میں نے کیا کیا ہے۔ میں نے تو کبھی ریڈ آرمی کے خلاف کوئی کام نہیں کیا۔“ رپرڈ نے کہا۔

”تم نے پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران عرف پرنس آف ڈھب کو لالچ بھیج کر سمندر سے نکالا اور اب تم نے اسے پناہ دے رکھی ہے اور تم اس کے کہنے پر اب اکیڈمیا جا رہے ہو تاکہ وہاں سے مخصوص سائنسی ریز کا توڑ لے آؤ اور یہ لوگ باجیان کی انتہائی خفیہ تحقیقات کو جو ریڈ آرمی کی حفاظت میں ہیں تباہ کرنے کے مشن پر کام کر رہے ہیں۔“ کرنل جوشن نے کٹ کٹانے والے لہجے میں کہا تو رپرڈ

کے ہرے پر حیرت کے تاثرات مزید گہرے ہوتے چلے گئے۔

”پرنس آف ڈھب، ریڈ آرمی اور باجیان کے خلاف کیسے کام کر سکتا ہے۔ پاکیشیائی اور باجیان کے درمیان انتہائی گہرے دوستانہ تعلقات ہیں اور پرنس آف ڈھب کے بارے میں مجھے معلوم ہے کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے بھی کام کرتا رہتا ہے۔ میں تو یہی سمجھتا تھا کہ اس کا ہاں مشن کسی مجرم تنظیم کے خلاف ہو گا اور ریڈ آرمی کے بارے میں تو مجھے ہرگز معلوم نہیں تھا کہ وہ بھی اس کے خلاف کام کر رہی ہے۔“ رپرڈ نے جواب دیا۔

”اگر تم سچے ہو تو جہاد کی زندگی بچائی جاسکتی ہے ورنہ میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ تمہیں اور جہاد کے گروپ کو ہلاک اور جہاد سے اڑے کو تباہ و برباد کر دیا جائے۔“ کرنل جوشن نے کہا۔

”میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں نے تو ہمیشہ ریڈ آرمی کے ساتھ مل کر ریڈ آرمی کے دشمنوں کے خلاف کام کیا ہے۔“ رپرڈ نے جواب دیا۔

”اگر ایسی بات ہے تو ابھی جہاد امتحان ہو جاتا ہے۔ تم بتاؤ کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو تم نے کہاں چھپایا ہوا ہے۔“ کرنل جوشن نے کہا۔

”میں نے چھپایا ہوا ہے۔ نہیں جانتا۔ میں نے تو انہیں کوئی رہائش گاہ نہیں دی۔“ رپرڈ نے کہا تو کرنل جوشن کا چہرہ یلغٹ غصے سے بگڑنا چلا گیا۔

”ہو نہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم نے اب تک جو کچھ کہا ہے وہ جھوٹ ہے جبکہ مجھے معلوم ہے کہ اس عمران نے تمہیں دو بار فون کال کی ہے۔“ کرنل جوشن نے غصے سے جھٹکے ہوئے کہا۔

”میں سچ کہہ رہا ہوں جناب۔ میں آپ جیسے بڑے افسر کے سامنے کیسے جھوٹ بول سکتا ہوں۔“ رپرڈ نے کہا۔

”اس کی کھال ہوجیز دو۔ میں دیکھتا ہوں کہ یہ کیسے سچ نہیں بولتا۔“ کرنل جوشن نے جھٹکے ہوئے کہا تو کوڑا بردار بمبلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور پھر اس سے پہلے کہ رپرڈ کچھ کہتا کہہ خاتین شائین کی آوازوں کے ساتھ ہی رپرڈ کی بیٹھوں سے گورنگ اٹھا۔ کوڑا بردار آوی انتہائی بے رحمی اور سفاکی کے ساتھ اس طرح مسلسل اس کے جسم پر کوڑے برسائے چلا جا رہا تھا جیسے وہ کسی انسان کی بجائے کسی دیوار پر کوڑے مار رہا ہو۔ اس کے ہاتھ کسی مشین کی طرح چل رہے تھے۔

”بس رک جاؤ۔“ کرنل جوشن نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا کیونکہ رپرڈ کی گردن دھلک گئی تھی۔ اس کا لباس پھٹ گیا تھا اور جسم پر جگہ جگہ سے خون لکھنا شروع ہو گیا تھا۔ چہرہ بھی کوزوں کی ضربوں سے شدید زخمی ہو کر مسخ ہو گیا تھا۔

”خاصا جاندار آدمی ہے۔ بہر حال کب تک برداشت کرے گا۔ اسے پانی پلاؤ اور جوشن میں لے آؤ۔“ کرنل جوشن نے کہا تو مشین گن بردار تیزی سے حرکت میں آیا۔ اس نے سائیڈ میں موجود

المداری سے پانی کی ایک بڑی سی بوتل نکالی اور پھر اس نے اس کا ڈھکن کھولا اور ایک ہاتھ سے اس نے دھڑکے جڑے پیچھے ہی تھے کہ وہ بے اختیار ایک جھٹکے سے پیچھے ہٹ گیا۔

"سر۔ سر۔ یہ تو مرچکا ہے۔۔۔۔۔ پانی پلانے والے نے کہا تو کرنل جوشن اور کیپٹن کو شو دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

"مر گیا ہے۔ اوہ۔ وری بیٹے۔ نائسنس۔ اب کون بتائے گا۔ وری بیٹے۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے کہا۔ اس کے لیے میں مایوسی تھی اور پھر دو مڑکر ٹارگٹ روم سے باہر آگیا۔ کیپٹن کو شو بھی اس کے پیچھے تھا۔

"اس کی لاش کہیں ڈرانے میں بیٹھ نکلا وہ کیپٹن کو شو اور دوسری بات یہ کہ سپیشل سیکشن کے انچارج میجر اوساکا کو میں نے ان لوگوں کے مقابلے پر کام کرنے کے لئے کال کیا ہے۔ اس کی فون کال آئے تو مجھ سے ملاوٹا میں اپنے کمرے میں جا رہا ہوں۔ کرنل جوشن نے مجھے ٹھکے سے لے کر میں کہا اور پھر قدم بڑھاتا اپنے کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہاں پہنچ کر اس نے المداری سے شراب کی نئی بوتل نکالی اور اس کا ڈھکن ہٹا کر اس نے بوتل ہی منہ سے نکالی اور جب تقریباً آدھی بوتل اس کے حق سے نیچے اتر گئی تو اس نے بوتل واپس میز پر رکھ دی اور لیے لیے سانس لینے لگا البتہ اب اس کے ہجرے پر پھانی ہوئی مایوسی کسی حد تک دور ہو گئی تھی۔

"ہاگاڈو بڑا شہر نہیں ہے اس لئے میجر اوساکا خود ہی ان لوگوں کو

نریس کر لے گا۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے بیڑا تے ہوئے کہا۔ اسی لئے میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل جوشن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ہیں۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے کہا۔

"کیپٹن کو شو بول رہا ہوں سر۔ میجر اوساکا کی کال ہے۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں۔ کراؤ بات۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے کہا۔

"ہیلو سر۔ میں میجر اوساکا بول رہا ہوں ہاگاڈو سے۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد میجر اوساکا کی آواز سنائی دی۔

"تم کھینچ گئے ہو یہاں۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے کہا۔

"ہیں سر۔ میں اپنے گروپ کے ساتھ پوری تیاری سے آیا ہوں۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں نے اس عمران کے آدمی دھڑک کو اغوا کرایا تھا تاکہ اس سے اس کی پتا گاؤ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکوں لیکن وہ معمولی سے تشدد سے ہی ہلاک ہو گیا اس لئے اب تمہیں خود ہی اسے اور اس کے ساتھیوں کو نریس کرنا ہو گا۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے کہا۔

"کیا یہ دھڑک کوئی سیکرٹ ایجنٹ تھا جس کا تعلق عمران سے تھا۔۔۔۔۔ میجر اوساکا نے حیرت میرے لیے میں کہا۔

"نہیں۔ اسے کامیاب تھا۔ ویسے دوستی ہو گی یا پھر دولت کے لالچ نے کام دیکھا یا ہو گا۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا اڈا کہاں ہے کیونکہ وہاں سے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔۔۔۔۔ میجر اوساکا نے کہا۔

"دھڑک بار کا مالک تھا وہ اور اسلئے کا بین الاقوامی سمگر تھا۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے کہا۔

"ہیں اتنا کافی ہے جناب اب میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کر لوں گا اور انہی ہلاک بھی کر دوں گا۔ اب یہ میری ذمہ داری ہے۔۔۔۔۔ میجر اوساکا نے کہا۔

"اوکے۔ مجھے یقین ہے کہ تم کامیاب رہو گے۔ مجھے ساتھ ساتھ رپورٹ دیتے رہنا۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے کہا اور رسیور رکھ دیا لیکن تھوڑی دیر بعد ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ہیں۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے کہا۔

"کیپٹن کو شو بول رہا ہوں سر۔ دارالحکومت سے اسسٹنٹ سیکرٹری ڈیفنس کی کال ہے جناب۔ وہ آپ سے فوری طور پر بات کرنا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل جوشن بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے ذہن میں فوری طور پر یہ خدشہ ابھرا تھا کہ کہیں اس عمران نے ڈیفنس سیکرٹری سے تو بات نہیں کی لیکن پھر اس نے فوراً ہی اپنے آپ کو سنبھال لیا۔

"کراؤ بات۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے کہا۔

"ہیلو ہیلو۔ اسسٹنٹ سیکرٹری ڈیفنس مائیکو بول رہا ہوں۔

چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہیں۔ کرنل جوشن بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے باوقار لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا کیونکہ بہر حال وہ باپان کی سب سے حاکمور ہیکس ریڈ آرمی کا چیف تھا۔

"ڈیفنس سیکرٹری صاحب ملک سے باہر ایک اہم دورے پر گئے ہوئے ہیں اور جناب پرائم منسٹر صاحب نے ایک ہنگامی میٹنگ کال کی ہے کیڈو جبرے کے سلسلے میں اس لئے مجھے حکم دیا گیا ہے کہ آپ کو اس میٹنگ میں شریک ہونے کی اطلاع دی جائے۔ آپ فوراً دارالحکومت پہنچ جائیں۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ میں آ رہا ہوں۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے کہا اور رسیور رکھ کر دو اڈے کھرا ہوا۔ کیڈو جبرے کے سلسلے میں کال کا سن کر اس نے یہی سمجھا تھا کہ چونکہ ڈیفنس سیکرٹری ملک سے باہر تھے اس لئے اس عمران نے یقیناً اپنے چیف کو اطلاع دی ہو گی اور پاکیشیائی حکومت نے اس سلسلے میں پرائم منسٹر سے بات کی ہو گی لیکن اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اب وہ کھل کر بات کرنے کا گاہک ڈولفن کے بارے میں اسے اطلاع نہ تھی۔ یہ کام میجر چانگ اور ہمزئی کی سازش سے ہوا تھا اور اسے جب اطلاع ملی تو اس نے اس کے گرد مار کو قسم دے کر حرکت قائم کر کے اسے سہل کر دیا تاکہ حکومت کو اطلاع دی جاسکے۔ اسے یقین تھا کہ پرائم منسٹر صاحب بہر حال اس پر کسی قسم کا کوئی شک نہ کریں گے کیونکہ حکومت کی نظروں میں اس کا ریکارڈ بے دار تھا۔

یہ سوچتے ہوئے وہ کمرے سے باہر نکلا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس احاطے میں پہنچ گیا جہاں ایک طرف ہیلی ہیلپر ہیلی کا پٹر کھڑا تھا۔

کیپٹن کو شو کو کال کرو اور ہیلی کا پٹر پائلٹ کو بھی۔ کرئل جوشن نے پورچ میں موجود ایک سپاہی سے کہا تو وہ سپاہی تیزی سے دوڑتا ہوا اندرونی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد کیپٹن کو شو اور اس کے بعد ایک اور بارودی آدمی باہر آ گیا۔ دوسرا آدمی ہیلی کا پٹر کا پائلٹ تھا۔

ہیلی کا پٹر تیار کرو۔ ہم نے فوراً دارالحکومت جانا ہے۔ کرئل جوشن نے پائلٹ سے کہا۔

میں سر..... اس آدمی نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہیلی ہیلپر کمرے ہوئے ہیلی کا پٹر کی طرف بڑھ گیا۔

آپ جارہے ہیں سر..... کیپٹن کو شو نے کہا۔

ہاں۔ پرائم ہنسر صاحب نے ایک ہنگامی میٹنگ کال کی ہے جس میں میری شرکت ضروری ہے اس کے لئے اسسٹنٹ ڈیفنس سیکرٹری نے کال کی تھی..... کرئل جوشن نے کہا۔

میں سر..... کیپٹن کو شو نے کہا۔

سپیشل گروپ یہاں پہنچ گیا ہے۔ وہ ان پاکیشیائی ہینجنوں کے خلاف کام کرے گا۔ اب جب تک ان پاکیشیائی ہینجنوں کا خاتمہ نہ ہو جائے تم نے سپیشل گروپ کے انچارج میجر اوسا کا کے تحت کام کرنا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اسے جہادی یا جہاد سے آدمیوں کی ضرورت

پڑے اور اگر وہ کال کر کے میرے بارے میں معلوم کرے تو اسے بتا دینا اور جیسے ہی یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہلاک ہوں اس نے مجھے فوری طور پر رپورٹ دینی ہے..... کرئل جوشن نے کہا۔

میں سر..... کیپٹن کو شو نے کہا تو کرئل جوشن سر ہلاتا ہوا ہیلی کا پٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا جبکہ کیپٹن کو شو مڑا ہوا انداز میں اس کے پیچھے چل رہا تھا۔

عمران اور اس کے ساتھی سنگ روم میں موجود تھے۔ انہوں نے کھانا کھا لیا تھا اور کھانا کھانے کے بعد عمران نے رانس کو مارکیٹ بھیجا تھا تاکہ وہ نہ صرف میک اپ کا خصوصی سامان لے آئے بلکہ ان سب کے لئے دوسرے لباس بھی خرید کر لے آئے اور اس وقت وہ سب رانس کے انتظار میں سنگ روم میں موجود کچلی پھلکی گپ شپ کر رہے تھے۔

عمران صاحب اب جب تک رچر ڈاکیٹر بیا سے اپنی مار کو تھم رہا ہے مجھے ہمیں نہیں رہنا ہو گا..... صفدر نے کہا۔

ہاں۔ اس کا واقعی اور کوئی حل نہیں ہے..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

یہ بات تو تھ ہے کہ حکومت باچان کو ڈولفن کے اس اڈے کے بارے میں علم نہیں ہے اس لئے کیوں نہ اسے باقاعدہ حکومت

باچان کے علم میں لایا جائے۔ وہ ظاہر ہے خود ہی اسے جہاد کر دے گی اس طرح بھی تو ہمارا مشن مکمل ہو سکتا ہے..... جویا نے کہا۔

سوچ لو۔ اس طرح جہاد اچیف یہ تجھے گا کہ ہم مشن میں ناکام رہے ہیں اس لئے یہ کام دوسروں کے ذریعے کرانا چاہتے ہیں۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

جو کام حکومتی سطح پر ہو سکتا ہے اس کے لئے سیکرٹ سروس کو استعمال کرنا تو مہارت ہے۔ تمہیں شاید اپنے چیک کی فکر ہوگی لیکن اگر ایک چیک تمہیں نہیں ملے گا تو کیا ہو جائے گا..... جویا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

حیرت ہے۔ کنوس چیف کے ماتحت بھی کنوس ہی واقع ہوئے ہیں۔ یہ نہیں کہا کہ چیک کی رقم مجھ سے لے لیانا..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔ جویا بھی ہنس پڑی تھی۔

چلو ایسے ہی ہی۔ مجھ سے لے لیانا چیک کی رقم..... جویا نے ہنستے ہوئے کہا۔

کننی رقم ہے تمہارے پیکی اکاؤنٹ میں..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ جتنی بھی ہو تمہیں بہر حال اتنی ماییت کا چیک مل جائے گا جتنی تم چیف سے وصول کرتے ہو۔ جویا نے کہا۔

”مس جو یا اس نے جان بوجھ کر زیادہ رقم بنا دینی ہے۔“ تنویر نے کہا۔

”میں چیف سے پوچھ لوں گی۔“ جو یا نے کہا۔
”تنویر واقعی رقیب ہے۔ اچھی بھلی رقم کمانے کا سکوپ بنا تھا اسے بھی ختم کر دیا۔“ عمران نے رو دیتے والے لہجے میں کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

”تم بناؤ تو یہی۔“ کتنی رقم کا چیک وصول کرتے رہے ہو تم چیف سے۔“ جو یا نے کہا۔ وہ شاید اب اس بات میں لطف لے رہی تھی۔

”رقم کیا کہہ رہی ہو۔“ جہاد چیف جو دنیا کا سب سے بڑا کنکس ہے اور شاید قارون بھی اسٹاکس نہ ہو گا وہ مجھے رقم دے گا۔“

”جو نہ۔“ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
”کیوں خواہ مخواہ چیف کو بدنام کرتے رہتے ہو۔“ چیف اگر کنکس ہوتا تو ہماری تختیاں اور ہمارے اخراجات پر کبھی تو اعتراض کرتا اس نے آج تک ایک پیسے پر بھی اعتراض نہیں کیا۔“ تنویر نے کہا۔

”تم اس کے فرمانبردار، تابع اور بلکہ بے کار ماتحت ہو اس لئے وہ جہیں بے کاری والاؤں دہتا رہتا ہے۔ دراصل جہیں معلوم ہی نہیں ہے کہ دوسرے ممالک کے سیکرٹریٹ کیا وصول کرتے ہیں۔“ عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے البتہ تنویر کے ہجرے پر

غصے کے تاثرات ابھرائے۔

”ہم اگر بے کار ہیں تو جہادی وجہ سے بے کار ہیں۔ تم ہمیں کام ہی نہیں کرنے دیتے۔“ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”سوائے جو یا کی باتوں پر تائیاں پینے کے اور جہیں آتا ہی کیا ہے۔“ عمران نے کہا تو تنویر کا ہجرہ غصے سے سخا ہو گیا۔

”تم۔ تم۔ جہادی یہ جرات۔“ تنویر نے ٹھکت جھگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

”تنویر کیا ہو گیا ہے جہیں۔ یہ مذاق ہو رہا ہے اور تم۔“ جو یا نے آنکھیں ٹکاتے ہوئے کہا۔

”لیکن اسے کیا حق ہے میری توہین کرنے کا۔“ تنویر نے قدرے ڈھیلے پڑتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب آپ چیک کی رقم بنا رہے تھے۔“ عمران کے بولنے سے پہلے ہی صفدر بول پڑا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران نے باز نہیں آنا اور حالات بگڑتے چلے جائیں گے۔

”بے چاری رقم۔ تو تم آج یہ سیکرٹ آؤٹ کرانا چاہتے ہو تو پھر دل تھام کر بیٹھو۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ جہاد چیف سرے سے کوئی رقم دیتا ہی نہیں۔“ عمران نے بڑا سہنس پیدا کرتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

”آپ کا مطلب ہے کہ رقم آپ چیک پر خود بھرتے ہیں۔“ چیف صرف دستخط کر دیتا ہے۔“ صفدر نے فوراً ہی کہا تو سب بے

اختیار چونک پڑے۔

”کیا واقعی۔“ جو یا نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔
”اگر ایسا ہوتا تو ایک ہی چیک میں پوری حکومت پاکیشا کا خزانہ خالی ہو جاتا۔ ایسی کوئی بات نہیں۔“ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو پھر کیا مطلب ہے جہادی بات کا۔“ جو یا نے مچھلنے ہوئے لہجے میں کہا۔

”چیف چیک پر صرف دو ہندسے لکھ دیتا ہے۔ ایک سے سو کے درمیان اور باقی صفریں ڈالنے والا کام وہ میرے حوالے کر دیتا ہے۔“ عمران نے کہا۔

”اوہ۔ آپ تو پھر بھی خزانہ خالی کر سکتے ہیں۔“ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”خاک خالی کر سکتا ہوں کیونکہ وہ ان دو ہندسوں کے آگے پوائنٹ ڈال دیتا ہے۔“ عمران نے کہا تو سب اس طرح خاموش ہو گئے جیسے انہیں عمران کی بات سمجھ ہی نہ آئی ہو لیکن بعد کچھ دنوں بعد وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

”اوہ۔ پوائنٹ کا مطلب ہے اعشاریہ اور اس کے بعد ڈالی جانے والی صفریں واقعی صفری ہو جاتی ہیں اور آپ کو صرف دو ہندسوں والی رقم ہی ملتی ہے۔“ صفدر نے کہا۔

”جہاد چیف تو ہمیشہ ننانوے کے چکر میں ہی پڑا رہتا ہے۔“

عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور رائسن اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ایک الیکریکی نو جوان تھا اور اسے دیکھ کر عمران اور اس کے سارے ساتھی بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ ان کے تصور میں بھی نہ تھا کہ رائسن اس طرح بھی کسی اچھی کو براہ راست اندر لے آ سکتا ہے۔

ختم شد

ریڈ آرمی نیٹ ورک

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

کیا۔ عمران کے دوست رجنے غداری کی اور ریڈ آرمی کے ساتھ مل گیا۔
کیا۔ عمران جزیرہ دواک کو اپن بھی کر سکا یا ناکامی اس کا مقدمہ شہری۔
کیا۔ کرنل جوشن۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے موت کا فرشتہ ثابت ہوا۔ یا
عموان اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی طویل اور انتہائی جان لیوا جدوجہد آخری نتیجہ کیا نکلا
کاسیانی۔ موت۔
کیا۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس دولہن اور ریڈ آرمی کے کرنل جوشن کو شکست دے سکی
یا۔ خود بے بسی کی موت کا شکار ہو گئی۔
الغرضی دلچسپ ہنگامہ خیز واقعات
سطر پر چھیلا ہوا انتہائی سہولت
مسلل اور نازک اسٹاپ ایکشن
ایک ایسی کہانی جو جاسوسی لب میں یادگار حیثیت کی حامل ہے
شائع ہو گئی ہے۔

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

خاموش چنچیں

مصنف۔ مظہر کلیم ایم اے

خاموش چنچیں۔ جنہوں نے ایک لمحے میں عمران کے ملک کے دو ہزار انسانوں
کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔
خاموش چنچیں کا آئندہ ٹارگٹ دولاکہ افرو تھے خاموش چنچیں کی حقیقت کیا تھی؟
عمران اور اس کی پوری ٹیم ایک خون کے عالم میں خاموش چنچوں کا پیچھا کرتی ہے
پھر قدم قدم پر موت کا پھندا۔ ہر لمحہ عذاب کا لمحہ۔
دولاکہ افرو کی زندگیوں کے خاتمے میں صرف ایک منٹ باقی رہ گیا۔
عمران اور اس کی ٹیم اس لمحے شکار کھیلنے میں مصروف تھی۔
دولاکہ افرو کے سروں پر موت کی تلوار تلک رہی تھی اور عمران اور اس کے
ساتھی عقابوں کو کبودیوں کے وسیع چوڑے کر تماشہ دیکھ رہے تھے۔
کیا خاموش چنچوں نے دولاکہ افرو کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ یا
خود وہ خاموش ہو کر رہ گئیں؟ غیر ملکی میں عمران اور اس کی ٹیم کا حیرت انگیز ٹیڈم
یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

شودرمان

مصنف۔ مظہر کلیم ایم اے

شودرمان۔ شیطان کے پہاڑوں کی مرکزی عمارت۔ جسے شیطانی
قوتوں نے ناقابل تغیر بنا دیا تھا۔
شودرمان۔ کافرستان کے پہاڑی جنگل میں صدیوں سے قائم ایسی
عمارت۔ جہاں مکمل شیطانی قوتوں کا راج تھا۔
کا جلا۔ شیطانی دنیا کا ایک ایسا شیطانی مذہب جو خیر و شر کی
آویزش میں شر کی قوتوں کی نمائندگی کرتا تھا۔
مہا مہان۔ کا جلا کا سب سے بڑا پہاڑی۔ شیطان کا خصوصی
پروردگار اور شودرمان کا رکھوالا۔ جو انتہائی خوفناک شیطانی
قوتوں کا حامل تھا۔
کا جلا۔ جس کے پردہ کا دوں نے عمران کو پاکیشیا سے اغوا کر کے اپنے
قبضے میں کر لیا۔ کیا عمران شیطان کا پردہ کار بن گیا۔ یا۔؟
دہ لمحہ۔ جب خیر اور بدوشی کی قوتوں نے عمران کو بھی شودرمان
کی تباہی اور مہا مہان کی ہلاکت کا مشن سونپ دیا۔ پھر کیا ہوا۔؟

دہ لمحہ۔ جب عمران اپنے ساتھ جوزف۔ جوان اور مائیکر کو لے کر
شودرمان کی تباہی اور کا جلا کی سرکوبی کے لئے کافرستان کے قدیم
پہاڑی جنگل میں داخل ہو گیا۔ وہ علاقہ جہاں انتہائی خوفناک
شیطانی قوتوں کا مکمل راج تھا۔
دہ لمحہ۔ جب عمران اپنے ساتھیوں سمیت شیطانی قوتوں کے
خوفناک شکنجے میں جکڑے جانے کے بعد بے بس ہو گیا۔ کیا عمران
واقعی شیطانی قوتوں سے شکست کھا گیا۔ یا۔؟
کیا عمران شودرمان کو تباہ کرنے اور مہا مہان کو ہلاک کرنے میں
کامیاب ہو سکا۔ یا۔؟ خود ان کا شکار ہو گیا۔؟
انتہائی حیرت انگیز انجام۔
کیا عمران شیطانی قوتوں کے انتہائی خوفناک جال کو توڑنے میں
کامیاب ہو سکا۔؟

خیر و شر کے درمیان ہونے والی ایک ایسی
آویزش جس کا ہر لمحہ قیامت کا لمحہ ثابت ہوا

پراسرار۔ حیرت انگیز۔ منفرد اور دلچسپ واقعات سے چھلور
ایک ایسا الٹو ناول جو جاسوسی ادب میں یادگار حیثیت کا حامل ہے

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

مصنف
مظفر کلیم
ایم اے

فیس آف ڈیو تھ

جہاں شائد۔ پاکشیا کی حلیف ملک جسے اسرائیل اور کافرستان نے
پاکشیا کی حمایت کرنے پر ہولناک سزا دینے کا فیصلہ کر لیا۔
فیس آف ڈیو تھ اور ریڈ آرمی اسرائیل کی دو ہولناک تنظیمیں جو جہاں شائد پر
قیامت بن کر ٹوٹ پڑیں۔
فیس آف ڈیو تھ کا کرنل پاپلس۔ ہارڈ۔ میجر ہائوس۔ ہارٹ اور سینکڑوں
موت کے ہر کارے۔ ریڈ آرمی کا کرنل ہیریج، میجر ہیریج اور بے شمار
کارکن جو مجسم موت تھے۔
جہاں شائد کے ہنٹے۔ بے گناہ اور معصوم عوام کا شکار کھیلنے کے لئے کھلے عام
جہاں شائد میں دفناتے پھر رہے تھے۔
اور پھر تباہی۔ ہولناک تباہی۔ دھماکے۔ خودکش دھماکے
ڈیم۔ بجلی گھر۔ آبی ڈپو۔ مسافر بردار طیارے۔ ٹرینیں۔ یہاں ہائیں
اور لیڈر۔ سب اس ہولناک تباہی کی زد میں آ گئے اور موت کے
مہیب سانسے پورے جہاں شائد پر پھیلنے چلے گئے۔
فاسٹ ڈیو تھ۔ پاکشیا کی سیکرٹ سروس پر مبنی نئی تنظیم، جس کا لیڈر
تنویر تھا۔ وہی تنویر۔ جو صرف موت کی زبان میں بات کرنے کا تکل

تھا۔ جو مجسم فاسٹ ڈیو تھ تھا۔
بلیک ڈیو تھ۔ عمران۔ ہائیگر۔ جوزف اور جوڈا پر مبنی تنظیم۔ جس
کا ہر ممبر موت کو اپنے جلو میں لے کر چلنے کا عادی تھا۔
فیس آف ڈیو تھ اور ریڈ آرمی کے مقابلے میں فاسٹ ڈیو تھ اور بلیک ڈیو
میدان میں اتر آئیں۔ انتہائی خوفناک اور روگٹے کھڑے کر دینے والے
جہاں تک ٹکڑوں کا آغاز ہو گیا۔
فاسٹ ڈیو تھ کے تنویر۔ صدر لچی۔ نعمانی اور چوہان جنہوں نے دلبری
ہمت اور جرات کے نئے نشان قائم کر دیئے۔
بلیک ڈیو تھ کے عمران۔ جوزف اور جوڈا۔ جن کے مقابلے میں آکر
ریڈ آرمی اور فیس آف ڈیو تھ کو پہلی بار معلوم ہوا کہ موت کا اصل روپ کیا ہے
ایک ایسا سنی پیر لحد۔ جب پوری ایم فلوچ اور بے بس ہو چکی تھی
اور فیس آف ڈیو تھ کے عیاش لیڈر کا ہاتھ جو لیا کی عصمت کی طرف
بڑھنے لگا۔ اور یہ وہی لمحہ تھا جب تنویر کے مفلوج جسم میں وحشت،
بربریت اور ناشتاقام کے جذبول نے مل کر آتش فشاں کا روپ دھار لیا۔
اس لمحے کا انہماک کیا ہوا۔؟

موت کی دلدل میں ڈوب ڈوب کر ابھرنے اور ابھرا ہوا کر ڈوبنے والے
لہات کی ہولناک کہانی۔ قطعی منفرد۔ موت کی سرسبز میں ڈوبا ہوا پسینہ۔
اور
دھماکوں، خون کی لپٹے، فواروں اور پھڑکنے والے انسانی اعضا پر مشتمل منظر پرکشش
ایک ایسا ایڈیو گراف اور لٹرائی ناول جس کی ہر اکر اور ہر لفظ اپنے فواج کے خاص کئے پر کام کرتا ہے۔
یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان۔